مظہر کلیم
ایم اے
عمران سیریز
ٹارک

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/65 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ٹاراک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران کا ایک دوست ایجنٹ عمران سے خفیہ معاہدے کی نقل دوستی کی بنیاد پر مانگنے پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ اس کی ساتھی ایجنٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر صورت میں خاتمہ چاہتی تھی۔ گو خفیہ معاہدے کی نقل اس طرح دوسروں کو دے دینا ملک سے غداری کے مترادف ہو سکتی تھی لیکن اس کے باوجود عمران نے دوستی کی لاج رکھتے ہوئے معاہدے کی نقل مہیا کر دی۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس کے دوست کی ساتھی عورت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمہ کے لئے باقاعدہ جال پھیلا رکھا ہے تو وہ بے اختیار تڑپ اٹھا اور پھر ٹاراک اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان انتہائی خوفناک ٹکراؤ ناگزیر ہو گیا اور یہ اسی ٹکراؤ کا نتیجہ تھا کہ ٹاراک کی ایجنٹ ایون جس پر ٹاراک کو ناز تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا کے درمیان اس قدر ہولناک اور تیز رفتار جسمانی فائٹ ہوئی کہ اس فائٹ کا ہر لمحہ موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔ مگر اس فائٹ کے نتیجے میں زندگی کس کے حصے میں آئی اور موت کس کے حصے میں۔ اس کی تفصیل تو بہرحال آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گی لیکن مجھے یقین ہے کہ منفرد انداز میں لکھا گیا یہ ناول آپ کے

اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا کیونکہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً آپ کی آراء میرے لئے بہتر راہنما ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو سکے کہ کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں۔

ملہووالی سے حافظ صغیر احمد لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور ہم انہیں نجانے کتنی بار پڑھ چکے ہیں۔ آپ سے ایک سوال ہے کہ عمران جب راڈز والی کرسیوں میں جکڑا جاتا ہے تو چاقو کے ذریعے فرش کھود کر تاریں توڑ دیتا ہے۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ عمران کے پاس ایسا کونسا چاقو ہے جس سے وہ اس قدر پختہ اور جدید فرش کو توڑ لیتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم حافظ صغیر احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو عمران تو راڈز میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔ تو پھر وہ کیسے چاقو سے فرش توڑ سکتا ہے۔ یہ بات تو میری سمجھ میں نہیں آئی البتہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے مخصوص بوٹ کی نو میں موجود مخصوص چاقو کے پھل کو استعمال کر کے باہر موجود تاروں کو کاٹ دے یا پھر فرش میں موجود لائننگ کو چیک کر لے تو اس میں تو حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ فرش کے اوپر لائننگ ڈالی جاتی ہے اور اسے آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ایسے چاقو کے پھل خصوصی طور پر اس انداز میں بنائے جاتے ہیں کہ وہ عام چاقو سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جمال پور سے اللہ دتہ بابر لکھتے ہیں۔ "آپ کے لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ عمران سیریز لکھنا بند کر دیں اور گوشہ نشین ہو جائیں۔ پانچ وقت کی نماز پڑھیں اور دعوت و تبلیغ کا کام کریں کیونکہ آپ نے ناولوں میں بے حساب جھوٹ بولے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور استغفار کو معمول بنا لیں۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلم کا جادو عطا کیا ہے تو آپ کو چاہئے کہ آپ اس کا مناسب استعمال کریں۔ یہ کیا کہ آپ ملک کے تمام نوجوانوں کو ایک خیالی کردار کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ برائے مہربانی یہ جھوٹ اور فریب کا سلسلہ بند کر دیں اور نوجوانوں کی سوچ کو تباہ کرنا بند کر دیں۔ یہ میرا پہلا اور آخری خط ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے میرا یہ خط شائع نہیں کرنا"۔

محترم اللہ دتہ بابر صاحب۔ خط لکھنے اور اپنے جذبات اور خیالات کا اس خلوص سے برملا اظہار کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کو دراصل غصہ اس بات پر ہے کہ آپ کے نقطہ نظر سے میں ناولوں میں جھوٹ لکھتا رہتا ہوں اور جھوٹ واقعی گناہ کبیرہ ہے۔ تو محترم جھوٹ اور تخلیق میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ تخلیق کو جھوٹ اور سچ کے پیمانوں میں نہیں تولا جاتا۔ جھوٹ وہ ہوتا ہے جو سچائی کے الٹ ہو جبکہ تخلیق اس سے ماورا ہوتی ہے۔ وہ کسی سچائی کی الٹ نہیں ہوتی بلکہ بذات خود

ایک سچائی ہوتی ہے۔اسی لئے اسے جھوٹ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال آپ نے جس خلوص بھرے انداز میں خط لکھا ہے اور میری عاقبت سنوارنے کے لئے مجھے پرخلوص مشورہ دیا ہے اس کے لئے میں آپ کا ذاتی طور پر بے حد مشکور ہوں۔ میں نے آپ کا یہ خط اس لئے تفصیل سے شائع کر دیا ہے تا کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں۔

منڈی بہاؤالدین سے وقاص محمود قادری لکھتے ہیں۔" ہم سب بہن بھائی آپ کے ناولوں کے شیدائی ہیں۔ میں پہلے آپ کے ناولوں کی بجائے رومانس سے بھرپور جذباتی کہانیاں اور ناول پڑھنے کا شوقین تھا لیکن پھر جب آپ کا ایک ناول پڑھا تو مجھے محسوس ہوا کہ جو سچائی آپ کے ناولوں میں ہے اور جو پاکیزگی اور بلند کرداری آپ کے ناولوں میں سے ملتی ہے وہ ان رومانس بھری جذباتی کہانیوں میں نہیں ہوتی۔ آپ کے ناول کردار سازی کرتے ہیں جبکہ دوسری کہانیاں کردار کشی کی طرف لے جاتی ہیں۔اس لئے میں نے وہ کہانیاں چھوڑ کر آپ کے ناولوں کا مطالعہ شروع کر دیا ہے اور مسلسل کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس انداز میں لکھنے کی توفیق بخشے"۔

محترم وقاص محمود قادری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ کردار انسانی زندگی پر بے حد اثرات مرتب کرتا ہے جو شخص اپنے کردار کو ارفع رکھتا ہے وہ دنیاوی زندگی میں بھی بے حد کامیاب و کامران رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی اس انداز میں مدد کرتا ہے کہ وہ پرخطر راہوں سے بھی صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔اس لئے میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ کردار کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ قارئین بلند کرداری کے مثبت اثرات کو لاشعوری طور پر محسوس کرتے ہوئے اسے اپنی زندگیوں میں اپنا سکیں۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈنگہ شہر گجرات سے ایم اے طاہر لکھتے ہیں۔" میں آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ میں قصائی ہوں اور میری شہر میں گوشت کی دکان ہے۔ آپ اپنے ناولوں میں اکثر قصائیوں کے بارے میں لکھتے رہتے ہیں۔ مثلاً" راڈکس" ناول میں روزین جب جوزفین کو لے کر عیاش ڈاکٹر اسلم کے پاس جاتی ہے تو آپ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اسلم اسے اس طرح دیکھتا ہے جس طرح قصائی بکری کو دیکھتا ہے۔ حالانکہ قصائی بکری کو دیکھتا ضرور ہے لیکن صرف ذبح کر کے فروخت کرنے کے لئے جبکہ ڈاکٹر اسلم جوزفین کو بری نیت سے دیکھتا ہے۔ جبکہ آپ نے عیاش ڈاکٹر اسلم اور قصائی کو ملا دیا ہے۔امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم ایم اے طاہر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں چونکہ انتہائی دلچسپ بات لکھی ہے اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ آپ کا تقریباً پورا خط قارئین کے سامنے لے آؤں۔ جہاں تک ڈاکٹر اسلم کے دیکھنے کے سلسلے میں قصائی اور بکری کی مثال دی گئی ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے۔ محاورتاً قصائی جب بکری کو دیکھتا ہے تو وہ نظروں

ہی نظروں میں اس کے جسم کو اس انداز میں ٹٹول لیتا ہے کہ اس بکری میں کتنا گوشت ہو سکتا ہے تاکہ اس حد تک اس کی قیمت لگائی جاسکے۔ اس میں نظروں نظروں میں ٹٹول لینے کی بات واضح طور پر لکھنے کی بجائے یہ مثال دی گئی تاکہ اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ بھی نہ لکھنے پڑیں اور جو کچھ مصنف قارئین تک پہنچانا چاہتا ہے وہ اس مثال سے بخوبی پہنچ بھی جائے۔ مثالیں اور محاورے اسی لئے لکھے جاتے ہیں تاکہ بات کا صحیح ابلاغ قارئین کو ہو سکے۔ امید ہے آپ کی ناراضگی اب دور ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے ڈیڈی سرکاری دورے پر ایک ہفتے کے لئے گریٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں اس لئے اب سوپر فیاض ان کے قائم مقام کے طور پر کام کر رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اب سنٹرل انٹیلی جنس بیورو پر سوپر فیاض کی بلاشرکت غیرے حکومت قائم ہو چکی تھی اور چونکہ ان دنوں عمران کے پاس بھی کوئی کام نہ تھا اس لئے اس نے آج صبح ناشتے کے بعد یہی پروگرام بنایا کہ سوپر فیاض کی اس عارضی حکومت سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ وہ کار لے کر سیدھا سنٹرل انٹیلی جنس بیورو پہنچ گیا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ موجودہ حالات میں سوپر فیاض کا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا ہو گا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سوپر فیاض کا دماغ عرش سے فرش پر واپس کیسے لایا جا

سمتا ہے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں اس کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سر عبدالرحمن کی عدم موجودگی میں ان کا آفس بند رہتا تھا اور سوپر فیاض قائم مقام ڈائریکٹر جنرل ہونے کے باوجود اپنے ہی آفس میں بیٹھتا تھا اس لئے عمران کا رخ اس کے آفس کی طرف ہی تھا۔ باہر موجود چپڑاسی نے عمران کو دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"صاحب بے حد پریشان لگتے ہیں"...... چپڑاسی نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے تین بار بلا کر بغیر کسی وجہ کے جھاڑ چکے ہیں"...... چپڑاسی نے جواب دیا۔

"ارے کمال ہے۔ کس سے جھاڑتے ہیں۔ ہاتھوں سے یا کسی ڈسٹر سے"...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو چپڑاسی بے اختیار ہنس پڑا اور عمران نے پردہ ہٹایا اور آفس میں داخل ہو گیا۔ سوپر فیاض رسیور کان سے لگائے اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عمران کو آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تو تمہارے فلیٹ فون کر رہا تھا۔ چلو اچھا ہوا کہ تم خود ہی آ گئے ہو"...... سوپر فیاض نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرنے کے بعد کہا تو عمران کی آنکھیں سرچ لائٹوں کی طرح گھومنے لگیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض کو اس سے کوئی کام پڑ گیا ہے ورنہ سوپر فیاض اور

اس طرح اٹھ کر اس کا استقبال کرے اور مصافحہ کرے۔

"میں نے سوچا کہ جا کر اپنے دوست کو اس کی ترقی پر چاہے عارضی ہی سہی بہرحال ترقی تو ہے، مبارک باد دے آؤں اور اس سے اس خوشی کے موقع پر دعوت بھی کھا آؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ترقی پر لعنت بھیجو۔ اس ترقی نے الٹا میرے گلے میں پھندہ ڈال دیا ہے۔ اور ہاں۔ دعوت کی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک چھوڑ ایک ہزار دعوتیں کھلانے کے لئے تیار ہوں۔ آخر تم میرے دوست ہو"۔ سوپر فیاض نے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ کیا سیکرٹری داخلہ نے جھاڑ پلا دی ہے۔ تم مجھے بتاؤ میں سیکرٹری داخلہ کی بیگم سے اسے ایسی جھاڑ پلواؤں گا کہ باقی ساری عمر وہ گھر کا رخ بھی نہیں کرے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کی جرأت ہے کہ مجھے جھاڑ پلائے۔ وہ دراصل ایک اور مسئلہ ہے اور وہ واقعی بے حد اہم ہے"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیل دے دی تو باہر موجود چپڑاسی فوراً اندر آ گیا۔

"مشروب کی تین بوتلیں لے آؤ۔ ایک تم پی لینا"...... سوپر فیاض نے چپڑاسی سے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک

پھسلتی چلی گئیں سوپر فیاض کی توجون ہی تبدیل ہو چکی تھی۔

" واہ۔ اسم بامسمی بن گئے ہو۔ بہت خوب"...... عمران نے کہا۔

" لعنت بھیجو اسم بامسمی پر"...... سوپر فیاض نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" بھیج دی اور بولو"...... عمران نے کہا۔

" مذاق مت کرو۔ میری جان پر بنی ہوئی ہے اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہاری جان تو مختلف بینکوں کے اکاؤنٹس میں ہوتی ہے۔ اسے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" سنو عمران۔ پلیز تم میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو۔ تمہارے مجھ پر بڑے احسانات ہیں۔ پلیز میری مدد کرو۔ پلیز"۔ سوپر فیاض نے اس بار رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ کیا ہوا۔ تم تو واقعی پریشان لگتے ہو۔ چپڑاسی کی بات سچی تھی۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" چپڑاسی کی بات۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھرنے لگے تھے۔

" میں نے اس سے تمہارے موڈ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگا کہ صاحب پریشان ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اسے کیسے معلوم ہوا تو کہنے لگا کہ مجھے تین بار بلا کر بغیر کسی وجہ کے جھاڑ چکے ہیں۔ اب تمہاری حالت بتا رہی ہے کہ واقعی اس کی بات سچی ہے۔ یہ چپڑاسی ٹائپ

لوگ صاحبان کے مزاج آشنا ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لعنت بھیجو چپڑاسی پر۔ میری بات سنو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" بھیج دی اور بولو"...... عمران نے کہا۔

" پھر وہی مذاق۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میں پریشان ہوں اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے"...... سوپر فیاض نے اس بار غصے سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا تو اسی لمحے پردہ ہٹا اور چپڑاسی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں ٹرے تھی جس میں مشروب کی دو بوتلیں ملٹی کلر ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل پہلے سوپر فیاض کے سامنے رکھی اور دوسری بوتل اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔

" تمہاری بوتل کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ۔ وہ صاحب۔ میں بعد میں پی لوں گا"...... چپڑاسی نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور خالی ٹرے اٹھائے تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

" میری بات سنو۔ پلیز عمران۔ مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ریجنٹ سے واقف ہو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" ہاں۔ اچھی طرح واقف ہوں۔ کیوں"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ تم جیسا شیطان یقیناً اس سے واقف ہو گا"...... سوپر فیاض نے بے اختیار

بولتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی تمہارا دوست بننے کے لئے شیطان بننا ضروری ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ارے لعنت بھیجو شیطان پر"...... سوپر فیاض نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"بھیج دی اور بولو"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی مذاق۔ سنو۔ کیا جانتے ہو اس تنظیم کے متعلق۔ پلیز بتاؤ مجھے"...... سوپر فیاض نے سر مارتے ہوئے کہا۔

"ریجنٹ سٹریٹ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کی معروف سڑک ہے۔ وہاں بڑے بڑے بزنس پلازہ ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم۔ تم۔ نہیں بتاؤ گے۔ میرا مذاق اڑاؤ گے۔ ہونہہ"۔ سوپر فیاض کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھا کہ وہ عمران سے کس لہجے میں بات کرے۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر غصہ۔ میں نے سچ بتایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو اس ریجنٹ سٹریٹ پر۔ میں نے بین الاقوامی مجرم تنظیم کی بات کی ہے۔ تم سٹریٹ کا رونا لے بیٹھے ہو۔ نانسنس"۔ سوپر فیاض نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بھیج دی اور بولو۔ ریجنٹ سٹریٹ پر بھیج دی"...... عمران نے

کہا۔

"کیا۔ کیا بھیج دی"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"لعنت۔ خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ لعنت بھیجو اور ہاں۔ یہ بھی بتا دوں کہ میرے پاس لعنت کا اتنا سٹاک نہیں ہے کہ تمہارے کہنے پر مسلسل بھیجتا رہوں اس لئے اگر تم نے مزید لعنت بھجوانی ہے تو پھر پہلے رقم نکالو تاکہ میں جا کر بازار سے دو چار ٹن لعنت خرید لاؤں اور یہاں تمہارے آفس میں سٹاک کر دوں اور پھر اطمینان سے بیٹھا تمہارے کہنے پر اسے بھیجتا رہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم۔ تم باز نہیں آؤ گے۔ ٹھیک ہے یہ میری غلطی تھی کہ میں تمہیں دوست سمجھ بیٹھا تھا۔ تم میرے دشمن ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میری اعلیٰ حکام کے سامنے بے عزتی ہو۔ وہ لوگ مجھے نکما اور جاہل سمجھیں"...... سوپر فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اس کی حالت دیکھ کر سمجھ گیا کہ اب وہ جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ گیا ہے اس لئے اب اگر اسے مزید تنگ کیا تو پھر وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ میں تو تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہا تھا۔ چلو معاہدہ کر لیتے ہیں۔ تم لعنت بھجوانا بند کر دو تو"...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

"لعنت بھیجو"...... سوپر فیاض نے ایک بار پھر جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر وہ خود ہی رک کر بے اختیار ہنس پڑا۔ شاید اسے

بھی احساس ہو گیا تھا کہ وہ مسلسل یہ الفاظ بول رہا ہے۔

"سنو سوپر فیاض۔ صرف آفس میں بیٹھ کر لعنت بھیجنے سے مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم کے بارے میں تفصیلات نہیں مل سکتیں۔ اس کے لئے تمہیں خرچ کرنا پڑے گا۔ زیادہ نہیں۔ تھوڑا سا"۔ عمران نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"...... پھر جو تم کہو گے میں تمہیں دے دوں گا"۔ سوپر فیاض نے جلدی سے کہا۔

"وعدہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وعدہ"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اب پہلے بتاؤ کہ مجرموں کی اس بین الاقوامی تنظیم کے بارے میں کیوں اور کس لئے پوچھ رہے ہو کیونکہ سنٹرل انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں تو بین الاقوامی تنظیمیں نہیں آتیں"...... عمران نے کہا۔

"سیکرٹری داخلہ صاحب کو کہیں سے اطلاع ملی ہے کہ بین الاقوامی مجرم تنظیم کا کوئی خطرناک ایجنٹ یہاں پاکیشیا میں کسی اہم ترین ملکی شخصیت کو قتل کرنے کے لئے پہنچ چکا ہے۔ اب چونکہ تمہارے ڈیڈی تو یہاں موجود نہیں ہیں اور تمہارے ڈیڈی تو سیکرٹری داخلہ کو کہہ بھی سکتے ہیں کہ یہ بات ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتی لیکن میں تو ایسا نہیں کہہ سکتا اس لئے انہوں نے مجھے فون کیا اور نادر شاہی حکم داغ دیا کہ میں بارہ گھنٹوں کے اندر اندر اس

مجرم کو ٹریس کر کے اسے گرفتار کر کے رپورٹ دوں۔ اب تم خود بتاؤ کہ کیا اس مجرم نے اخبار میں اشتہار دے رکھا ہے کہ وہ فلاں جگہ موجود ہے اسے گرفتار کر لیا جائے لیکن سیکرٹری داخلہ صاحب کو کون سمجھائے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایک مجرم ہے اور اس نے یہاں قتل کی واردات کرنی ہے تو پھر تو واقعی یہ کیس سنٹرل انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں ہی آتا ہے لیکن سیکرٹری داخلہ صاحب کو کس نے بتایا ہے کہ مجرم یہاں موجود ہے اور اس کا تعلق ریجنٹ سے ہے اور وہ کسی اہم ملکی شخصیت کو قتل کرنے کے لئے آیا ہے اور دوسری بات یہ کہ انہوں نے بارہ گھنٹوں کی حد کیوں رکھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں کیسے ان سے پوچھ سکتا ہوں"۔ سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم ڈیڈی کے قائم مقام ہو اس لئے جو کچھ ڈیڈی پوچھ سکتے ہیں وہ تم بھی پوچھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں پوچھ سکتا۔ یہ بات طے سمجھو۔ تم مجھے بتاؤ تاکہ میں انہیں رپورٹ دے کر اپنی جان چھڑاؤں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"لیکن مسئلہ صرف رپورٹ دینے سے تو ختم نہیں ہو گا۔ اس مجرم کو گرفتار بھی کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ کہاں سے اس مجرم کو پکڑ کر لے

"آؤں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اگر تم شیرٹن میں دعوت کھلانے کا وعدہ کرو تو میں اس سلسلے میں کچھ کروں"...... عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم ایک دعوت کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں دس دعوتیں کھلاؤں گا"...... فیاض نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا کر رہے ہو۔ کسے فون کر رہے ہو"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"مجرم کو۔ تاکہ اسے پکڑوا کر تم سے دس دعوتیں کھا سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیکرٹری داخلہ سر راشد کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر راشد سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو سوپر فیاض کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا

کہ سیکرٹری داخلہ کا پی اے بھی عمران کو جانتا ہو گا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ آج سر سلطان کی بجائے میرا نمبر کیسے آ گیا ہے"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو سوپر فیاض کی آنکھیں مزید پھیلتی چلی گئیں۔

"میں نے سنا ہے کہ آپ بارہ گھنٹوں بعد ریٹائر ہونے والے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو پیشگی مبارک باد دے دوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں کیوں بارہ گھنٹے بعد ریٹائر ہوں گا اور پھر ریٹائرمنٹ پر مبارک باد کا کیا سوال"...... سر راشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا گہرا دوست ہے۔ میں نے اسے فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ کے کسی کام گیا ہوا ہے جس پر میں بڑا حیران ہوا۔ چنانچہ میں نے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ آپ نے سوپر فیاض کو کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ریجنٹ کے بارے میں بتا کر کہا ہے کہ اس تنظیم کا کوئی آدمی یہاں پاکیشیا میں موجود ہے اور وہ یہاں کے کسی اہم آدمی کو قتل کرنے کے لئے آیا ہوا ہے اور آپ نے

سوپر فیاض کو کہا ہے کہ وہ ہر حالت میں بارہ گھنٹوں کے اندر اندر اس مجرم کو گرفتار کر کے انہیں رپورٹ دے۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ چونکہ بارہ گھنٹوں بعد ریٹائر ہونے والے ہیں اس لئے آپ نے سوچا ہو گا کہ یہ کارنامہ بھی کھاتے میں پڑ جائے اور مبارک باد اس لئے دے رہا ہوں کہ ریٹائرمنٹ تک بے داغ اور باعزت طویل سروس پر مبارک باد ہی دی جا سکتی ہے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر راشد بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے حالانکہ وہ انتہائی سنجیدہ اور مدبر آدمی تھے اور شاید ان کے چہرے پر مسکراہٹ تو کبھی کبھار ہی آتی تھی لیکن اب وہ عمران کی باتوں پر کسی بچے کی طرح ہنس رہے تھے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ سر سلطان تمہارے بارے میں درست کہتے ہیں۔ بہرحال نہ میں ریٹائر ہو رہا ہوں اور نہ ہی میں نے اس خیال سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بارہ گھنٹے دیئے تھے لیکن تم نے یہ ساری معلومات کہاں سے حاصل کر لیں۔ کیا سپرنٹنڈنٹ فیاض نے تم سے بات کی ہے"...... سر راشد نے کہا۔

"وہ تو مجھے ملا ہی نہیں اور آپ کو تو علم ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں اس لئے اس قسم کے کاموں میں تو مجھے ماہر ہونا ہی چاہئے اور شاید اسی لئے آنٹی مجھے کہتی رہتی ہیں کہ میں انہیں بتا دیا کروں کہ آپ کی آفس سرگرمیاں کس قدر وسیع ہیں لیکن میں نے انہیں یقین دلا رکھا ہے کہ آپ کی

سرگرمیاں واقعی آفس تک ہی محدود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم شیطان۔ تو تم یہاں تک پہنچ گئے ہو۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ ساری باتیں صرف اس لئے کی ہیں کہ میں تمہیں تفصیل بتا دوں۔ ایک ہفتے بعد پاکیشیا میں ایک اہم کانفرنس ہو رہی ہے جس میں تقریباً بیس ملکوں کے وزرا شرکت کر رہے ہیں۔ اس میں گریٹ لینڈ کے وزیر داخلہ بھی شرکت کریں گے۔ گریٹ لینڈ کے سیکرٹری داخلہ نے مجھے فون کر کے کہا کہ مجرموں کی ایک بین الاقوامی تنظیم ریجنٹ کے بارے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ اس کانفرنس میں گریٹ لینڈ کے وزیر کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے انہوں نے کوئی آدمی پاکیشیا بھیج رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تو پاکیشیا اس مجرم کو کانفرنس سے پہلے گرفتار کر لے تو ٹھیک ورنہ گریٹ لینڈ اس کانفرنس میں شرکت نہیں کرے گا۔ سر عبدالرحمن سرکاری دورے پر گریٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں۔ میں نے فون پر ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ کام سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذمے لگایا جائے۔ وہ لازماً یہ کام کر لے گا۔ چنانچہ میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون کر کے حکم دے دیا اور بارہ گھنٹوں کی بات اس لئے کی کہ وہ فوری حرکت میں آ جائے"۔ دوسری طرف سے سر راشد نے کہا۔

"ڈیڈی خود بھی تو سوپر فیاض کو فون پر حکم دے سکتے تھے"۔ عمران نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ بااصول آدمی ہیں۔ چونکہ سوپر فیاض قائم مقام بن چکا ہے اس لئے انہوں نے کہا کہ اگر میں کہوں تو وہ دورہ چھوڑ کر پاکیشیا آ جائیں اور پھر وہ سوپر فیاض کو حکم دیں جس پر میں نے انہیں منع کر دیا کیونکہ جس کام کے لئے وہ گئے ہوئے ہیں وہ بھی پاکیشیا کے لئے بے حد اہم ہے"...... سر راشد نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سوپر فیاض کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ بارہ گھنٹوں کی بجائے گیارہ گھنٹوں میں مجرم پکڑے تاکہ اس کی حرکت مزید تیز ہو جائے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ تم سر راشد سے اس طرح بے تکلفانہ بات چیت کر لیتے ہو۔ حیرت ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" آخر میں سوپر فیاض کا دوست ہوں۔ کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کا نہیں ہوں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

" اچھا تم اب بتاؤ کہ اس ریجنٹ کے بارے میں کیا جانتے ہو"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

" میں تو واقعی اتنا ہی جانتا ہوں کہ یہ گریٹ لینڈ کی معروف سڑک ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ البتہ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی اور اگر تم دعوت کھلا دو تو یقیناً سمجھ آ جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سی بات"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

" یہی کہ سیکرٹری داخلہ کو بھی اطلاع گریٹ لینڈ کے حکام نے دی ہے۔ ریجنٹ تنظیم بھی گریٹ لینڈ میں ہے اور وہ یہاں کانفرنس میں گریٹ لینڈ کے مندوب کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ تم خود بتاؤ کہ کیا یہ کام وہ گریٹ لینڈ میں نہیں کر سکتی جو اس نے یہاں آنے کی تکلیف کی"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی اہم پوائنٹ ہے۔ لیکن یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" دعوت کھلا دو تو حل ہو جائے گا۔ جب میرا معدہ خالی ہو تو پھر ذہن بھی خالی ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس وقت دعوت۔ ابھی تو تم یقیناً ناشتہ کر کے آئے ہو گے۔ یہ وقت ہے دعوت کا"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تو تمہاری وجہ سے کہہ رہا تھا کیونکہ تمہیں بارہ گھنٹوں کا وقت ملا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

" کیا تم واقعی سنجیدہ ہو۔ میرا مطلب ہے اس وقت دعوت کھانے میں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" مجھے تو چوبیس گھنٹے بھوک لگتی رہتی ہے کیونکہ آغا سلیمان پاشا کھانے کو نہیں دیتا۔ صرف سونگھنے کے لئے دیتا ہے۔ البتہ تمہیں بھابھی بڑا ہیوی ناشتہ کرا دیتی ہے اس لیے تمہیں یقیناً بھوک نہیں ہو گی اس لئے فوری طور پر یہی ہو سکتا ہے کہ تم میرے اور اپنے

کھانے کی رقم میرے پاس پیشگی جمع کرا دو تاکہ میں اپنے دماغ کو سمجھا سکوں کہ دعوت کھالی ہے پھر وہ کام شروع کر دے گا"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں انکار کر دوں گا۔ میں نے وعدہ کر لیا ہے تو ٹھیک ہے کھلا دوں گا دعوت۔ مرے کیوں جا رہے ہو"۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ پھر رات کو اس پوائنٹ پر سوچ لیں گے۔ بتاؤ کب پہنچوں شیرٹن"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم انتہائی بے مروت آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں رقم دے دیتا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا اور جیب سے پرس نکال کر اس نے اس میں سے دس بڑی مالیت کے نوٹ نکالے اور عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ لو لیکن سنو۔ اب رات کو دعوت کھانے کے بعد بل تم نے ادا کرنا ہے"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل بالکل۔ وعدہ رہا کہ میں بل دیکھ کر تمہیں دے دوں گا"۔ عمران نے کہا اور نوٹ لے کر جیب میں رکھ لئے۔

"اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے یہ"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"پہلے چپڑاسی کو بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"فکر مت کرو۔ تم پر مزید کوئی بوجھ نہیں پڑے گا۔ بلاؤ اسے"...

عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے گھنٹی بجا دی۔ دوسرے لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

"پارکنگ کے چوکیدار سلامت علی کو بلا لاؤ"...... عمران نے کہا تو چپڑاسی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"چوکیدار کو کیوں بلوایا ہے"...... سوپر فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پچھلے ماہ اس کے جوان بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اس سے پوچھنا ہے کہ اس کے بیٹے کا اب کیا حال ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ کیا یہی وقت ملا ہے تمہیں یہ بات پوچھنے کا۔ بعد میں پوچھ لینا"...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر غصہ کیوں آگیا ہے تمہیں۔ دو چار منٹ کی تو بات ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سلام کیا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"سلامت علی کیا حال ہے تمہارے بیٹے کا۔ میں جب آیا تھا تو تم پارکنگ میں موجود نہیں تھے۔ میں نے دوسرے چوکیدار سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم کسی کام گئے ہوئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جناب آپ کی مہربانی ہے۔ آپ اور بڑے صاحب نے بڑی مدد کی ہے۔ اب وہ ٹھیک ہے البتہ کام پر نہیں جا رہا کیونکہ ڈاکٹروں نے

کہا ہے کہ ابھی دو ماہ تک وہ کام پر نہ جائے"...... سلامت علی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پھر تو گھر میں مسئلہ بن گیا ہو گا۔ بال بچے والا آدمی کام سے رک جائے تو مسئلہ بن جاتا ہے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" جی جناب۔ مگر یہ کیا کم ہے جناب کہ وہ دو ماہ میں ٹھیک ہو جائے گا"...... سلامت علی نے کہا۔

" اچھا یہ تھوڑی سی رقم رکھ لو۔ یہ سوپر فیاض نے دی ہے تمہارے لڑکے کے بچوں کے اخراجات کے لئے "...... عمران نے جیب سے وہ نوٹ نکال کر سلامت علی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو سوپر فیاض نے اسے دعوت کے لئے دیئے تھے۔ سوپر فیاض نے انتہائی سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

"جج۔ جناب۔ آپ کی مہربانی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے گا"۔ سلامت علی نے سوپر فیاض اور عمران کو سلام کیا اور نوٹ لے کر جلدی سے واپس چلا گیا۔

" تم۔ تم"...... سوپر فیاض نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" بس بس۔ مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دعوت کا بل میں نے ادا کرنا ہے تم نے نہیں۔ تمہاری طرف سے بہرحال دعوت ہو گئی"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے کہا اور

سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اب بتاؤ کیا بات ہے اس میں"...... سوپر فیاض نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" کون سی بات"...... عمران نے چونک کر اس طرح پوچھا جیسے اسے واقعی کسی بات کا علم نہ ہو۔

" وہی گریٹ لینڈ۔ ریجنٹ والی"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ لیکن اس کے لئے تو معلومات حاصل کرنا پڑیں گی۔ اب میں نجومی تو نہیں ہوں کہ یہاں بیٹھے بیٹھے زائچہ بنا کر اور ستاروں کی چال دیکھ کر بتا دوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کرو معلومات حاصل۔ میں نے تمہیں منع کیا ہے"۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پہلے تو یہ سوچنا پڑے گا کہ کہاں سے معلومات لی جائیں"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض کے نتھنے بے اختیار پھولنے پچکنے لگے۔

" ارے ارے تمہیں پھر غصہ آرہا ہے۔ آنے دو ڈیڈی کو۔ انہیں کہنا پڑے گا کہ وہ تمہارے آفس میں ایک ڈاکٹر کی ڈیوٹی لگائیں تاکہ وہ تمہارے غصے میں آنے پر تمہارا بلڈ پریشر چیک کر کے تمہیں دوا دیتا رہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض اس طرح ہنس پڑا جیسے کوئی بے بس آدمی اپنی بے بسی پر ہنستا ہے۔

" ناامیدی کفر ہے اس لئے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن زبان اور لہجہ گریٹ لینڈ کا تھا اس لئے سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ فارمیک سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اب سوپر فیاض کے چہرے پر حیرت تھی۔

"فارمیک بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آج کیسے یاد کیا ہے"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بے تکلفانہ آواز سنائی دی۔

"تمہیں معلوم تو ہے فارمیک کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو پاکیشیا کا سپرنٹنڈنٹ آنریبل فیاض میرا گہرا اور اچھا دوست ہے اور وہ اسم بامسمی بھی ہے۔ مطلب ہے کہ صرف نام کا ہی فیاض نہیں ہے بلکہ حقیقتاً بھی فیاض ہے۔ ڈیڈی آج کل گریٹ لینڈ کے سرکاری دورے پر ہیں اس لئے سوپر فیاض قائم مقام ڈائریکٹر جنرل بھی ہے۔ اس کے باوجود وہ دوستوں کا دوست ہے ورنہ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو آفس میں ہی گھسنے نہ دیتا جبکہ اس نے مجھے نہ صرف آفس میں خوش آمدید کہا ہے بلکہ مشروب کی ایک بوتل بھی پلائی

ہے اور میرے سامنے پارکنگ کے چوکیدار کے بیٹے کی بیماری کے دوران بھاری رقم بھی اسے خرچہ کے لئے دی ہے۔ ایسے نیک آدمی کی مدد کرنا ہم سب پر فرض ہے"...... عمران کی زبان جب رواں ہوئی تو ظاہر ہے پھر وہ آسانی سے کہاں رک سکتی تھی۔

"عمران صاحب اگر آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے آفس سے فون کر رہے ہیں تو اس بار سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کی پوری تنخواہ ان کے فون بل میں کٹ جائے گی۔ مجھے آپ کے ڈیڈی کے اصولوں کا بخوبی علم ہے"...... دوسری طرف سے فارمیک کی آواز سنائی تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے بے اختیار فون کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن پھر درمیان سے ہی ہاتھ واپس کھینچ لیا کیونکہ اسے یقیناً یہ خیال آ گیا ہو گا کہ کام تو اس کا ہی ہو رہا ہے اور اگر اس نے لائن کاٹ دی تو اس کا کام نہ ہو سکے گا۔

"ارے۔ ارے۔ واقعی۔ چلو تم نے اچھا کیا کہ بتا دیا۔ ویسے سوپر فیاض تنخواہ لیتا ہی نہیں۔ تنخواہ تو اس کی بیگم وصول کرتی ہے اور چونکہ وہ میری بھابھی ہے اس لئے میں اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا اس لئے مختصر بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گریٹ لینڈ سے ملنے والی اطلاع کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"مجھے چیک کرنا پڑے گا کیونکہ ریجنٹ تو یہاں عام سا نام ہے"۔ فارمیک نے جواب دیا۔

"یہ معلوم کرو کہ گریٹ لینڈ کے حکام کو اس ریجنٹ کے بارے میں کہاں سے اطلاع ملی ہے اور انہوں نے کیسے یہ کہا ہے کہ یہ مجرموں کی کوئی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ پھر ہی بات آگے بڑھ سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا لیکن آپ کو یہ اطلاع کہاں دوں"...... فارمیک نے کہا۔

"کتنا وقت لگ جائے گا۔ یہ سوچ کر جواب دینا کہ مجھے اتنا وقت مجبوراً سوپر فیاض کے آفس میں ہی گزارنا پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس صورت میں تو صرف نصف گھنٹہ لگانا ہو گا مجھے"...... دوسری طرف سے فارمیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم فون کر لینا"...... عمران نے کہا اور پھر سوپر فیاض کے فون کا نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ فارمیک کون ہے"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا گریٹ لینڈ میں خصوصی ایجنٹ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا یہ اتنی جلدی ساری تفصیل معلوم کر لے گا"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی رحم دل واقع ہوئے ہیں لیکن ایکسٹو کے پاس رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں کچھ پوچھ رہا ہوں اور تم کچھ جواب دے رہے ہو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"میں بھی تمہاری بات کا جواب دیا ہے۔ ڈیڈی واقعی رحم دل ہیں کہ انہوں نے تم جیسے کو یہاں سپرنٹنڈنٹ بنا کر رکھا ہے۔ چیف ایکسٹو کے پاس نہ دل ہے اور نہ رحم نام کی کوئی چیز۔ اس کا کوئی آدمی اگر معمولی سی سستی دکھائے یا کام نہ کرے تو وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کاش یہ فارن ایجنٹ سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع دے دے تاکہ وہ یہ مشن ہی خود لے لے۔ میری تو جان چھوٹ جائے گی"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ ان چھوٹے چھوٹے کیسوں پر کام نہیں کرتا۔ اگر گریٹ لینڈ کا مندوب ہلاک بھی ہو جاتا ہے تو اس سے پاکیشیا کی سلامتی کو کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ معذرت اور افسوس کا اظہار حکومت کی طرف کر لیا جائے گا اور معاملہ ختم"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے منہ بنا

لیا اور پھر آدھے گھنٹے تک وہ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے۔ آدھے گھنٹے سے کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"فیاض بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔ فیاض نے اپنا پورا عہدہ بتاتے ہوئے کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں۔ یہاں علی عمران صاحب موجود ہوں گے"...... دوسری طرف سے فارمیک کی آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے فارمیک کی آواز عمران نے بھی سن لی تھی۔

"یس۔ بات کریں"...... سوپر فیاض نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا بات بنی یا نہیں"...... عمران نے رسیور لے کر کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق ریجنٹ نام کی کوئی بین الاقوامی مجرم تنظیم گریٹ لینڈ میں موجود نہیں ہے۔ گریٹ لینڈ کے سیکرٹری داخلہ کے پرسنل سیکرٹری سے جو معلومات مل سکی ہیں اس کے مطابق گریٹ لینڈ پاکیشیا میں ہونے والی اس کانفرنس میں شرکت کے فیصلے کی منسوخی کے بارے میں سوچ رہی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ بجائے براہ راست جواب دینے کے انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ لازماً کانفرنس

سے پہلے یہ کہہ کر بات ختم کر دیں گے کہ چونکہ پاکیشیا اس آدمی کو ٹریس نہیں کر سکا اس لئے وہ رسک نہیں لے سکتے"...... فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں فارمیک۔ یہ سرکاری حکام اس قدر لمبا چکر نہیں چلا سکتے۔ بیورو کریسی کے لوگ سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہوا کرتے۔ وہ اگر شرکت کا فیصلہ منسوخ کرتے تو لازماً صاف معذرت کر لیتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں خود ہی مزید معلومات حاصل کر لوں گا۔ تمہارا شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ایک دعوت میں تو اتنا ہی کام ہو سکتا ہے۔ تم نے دس دعوتیں کھلانے کا وعدہ کیا تھا"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"بس بس۔ مزید پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے ہی تم نے خوامخواہ اتنی رقم ضائع کرا دی۔ ٹھیک ہے میں خود ہی کام کر لوں گا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اوکے۔ تمہارا میرا معاہدہ ختم۔ اب تم جانو اور ریجنٹ جانے۔ البتہ اگر ایک فون کی اجازت دے دو تو مہربانی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"کس کو فون کرو گے"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"فکر مت کرو۔ مختصر بات کروں گا۔ مجھے بھابھی کی وجہ سے واقعی تمہاری تنخواہ کی فکر لگ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ تنخواہ میں لیتا ہوں۔ تمہاری بھابھی نہیں"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"ایک ہی بات ہے"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ریالٹو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریالٹو سے بات کراؤ"...... میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ریالٹو بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے ریالٹو اور مجھے گریٹ لینڈ میں ایسی تنظیم کی تلاش ہے جسے ریجنٹ کہا جاتا ہے۔ کیا تم اس بارے

میں کچھ جانتے ہو۔ تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو اور ریجنٹ کی تلاش۔ لیکن یہ ریجنٹ تو عام سے مجرموں پر مبنی تنظیم ہے۔ بدمعاشوں۔ غنڈوں اور پیشہ ور قاتلوں اور بلیک میلروں پر مبنی تنظیم۔ اس کی تلاش آپ کو کیوں ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اسے جانتے ہو۔ اس تنظیم نے میرے ایک دوست کو دھمکی دی ہے کہ اسے ہلاک کر دیا جائے گا اور انہوں نے ایک آدمی بھی یہاں بھیج دیا ہے۔ میرا یہ دوست ایک ماہ قبل ہی گریٹ لینڈ سے آیا ہے۔ ویسے تو وہ انتہائی شریف کاروباری آدمی ہے۔ کمپیوٹر کا بزنس کرتا ہے۔ وہ بیچارہ تو ان کے بارے میں جانتا تک نہیں۔ اس نے مجھ سے بات کی ہے تو میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ میں معلوم کروں گا کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں انہوں نے دھمکی دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ کے دوست کے ساتھ ان کا کوئی لین دین ہو گا۔ وہ ایسے معاملات میں بے حد سخت ہیں اور دنیا کے آخری کنارے تک اس آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑتے اس لئے آپ اپنے دوست سے کہیں کہ وہ ان کی رقم انہیں ادا کر کے اپنی جان بچا لے"...... ریالٹو نے جواب دیا۔

"ان کا کچھ پتہ بھی چلے گا تو بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی اور نام سے اس سے ٹکرائے ہوں کیونکہ یہ کئی ناموں سے بزنس کرتے ہیں لیکن اصل نام ریجنٹ ہی ہے۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ میرا نام سامنے نہ آئے"...... ریالٹو نے کہا۔

"وعدہ ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"پھر سنیں۔ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں ایک بدنام زمانہ کلب ہے جسے ریلفا کلب کہا جاتا ہے۔ اس ریلفا کلب کا مینجر ٹموتھی ریجنٹ کا اہم عہدے دار ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ ویسے صرف اس تنظیم کا نام سننے میں آیا ہے اور بس"...... ریالٹو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ لو اب تو تمہارا کام ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کام ہوا۔ میں نے تو اس آدمی کو پکڑنا ہے جو یہاں آیا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں اب میں کہاں سے معلوم کروں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"سارے کام میں نے ایک ہی دعوت میں کر دیئے تو پھر باقی عمر کہاں سے کھاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"مرو نہیں۔ کھلا دوں گا دعوت۔ تم اس آدمی کو ٹریس کرو"۔ سوپر فیاض نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے رسیور

اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور زبان گریٹ لینڈ کی ہی تھی۔

"ریلفا کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"ریلفا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا سخت تھا۔

"لارڈ برکلے بول رہا ہوں۔ ٹموتھی سے بات کراؤ"...... عمران نے گریٹ لینڈ کی زبان اور لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹموتھی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ برکلے بول رہا ہوں"...... عمران نے پہلے کی طرح بدلی ہوئی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لیکن قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے کسی کو پاکیشیا بھیجا ہے فل آف مشن پر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"حکومت کو تمہارے مشن کا علم ہو گیا ہے اور انہوں نے پاکیشیائی حکومت کو اطلاع دے دی ہے اور تمہیں نہیں معلوم لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ اطلاع وہاں کی سیکرٹ سروس کو پہنچ گئی ہو گی اور اس طرح تمہارا آدمی یقیناً ہلاک کر دیا جائے گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ تمہاری پوری تنظیم کا ہی خاتمہ کرنے پر اتر آئیں"۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی خطرہ ہو سکتا ہے ولسن کو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم یہ مشن یہاں بھی تو پورا کر سکتے تھے۔ پھر تم نے وہاں کیوں بھیجا ہے ولسن کو"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں مشن ہی یہی دیا گیا تھا کہ یہ کام وہاں پاکیشیا میں کرنا ہے اور ولسن ایسے کاموں کا ماہر ہے اور پھر وہاں میلکم بھی موجود ہے۔ اس نے سارے انتظامات کر لئے تھے لیکن اب آپ کی اطلاع کے بعد مجھے ولسن اور میلکم سے بات کرنا ہو گی تاکہ وہ پوری طرح الرٹ رہیں۔ مشن تو بہرحال نہیں چھوڑا جا سکتا"...... ٹموتھی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ الرٹ کر دو۔ میں نے بھی اسی لئے تمہیں اطلاع دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ جناب"...... ٹموتھی نے جواب دیا اور عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سوپر فیاض انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم ابھی تک کمرے میں ہی ہو۔ خاصا دن چڑھ آیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں اب نکلنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ حکم"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کسی میلکم کو جانتے ہو۔ جس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ گلوبل کلب کا مالک ہے۔ گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے۔ یہاں وہ اسلحے کی اسمگلنگ سے متعلق ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گلوبل کلب۔ یہ کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"معصوم روڈ پر واقع سٹالر ہوٹل کے نیچے بنا ہوا ہے یہ کلب"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا اس میلکم سے کس طرح کا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی خاص تعلق نہیں ہے باس۔ آپ حکم فرمائیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گریٹ لینڈ کی کوئی مجرم تنظیم ہے جس کا نام ریجنٹ ہے۔ اس نے یہاں پاکیشیا میں ہونے والی کانفرنس میں شرکت کرنے والے گریٹ لینڈ کے مندوب کو یہاں پاکیشیا میں ہلاک کرنے کے لئے اپنا ایک آدمی جو یقیناً پیشہ ور قاتل ہو گا، بھیجا ہے۔ اس کا نام ولسن ہے۔ یہاں اس ولسن کی مدد میلکم کر رہا ہے۔ ہم نے اس ولسن کو پکڑنا ہے تاکہ اس سازش کا خاتمہ کیا جاسکے کیونکہ کانفرنس ایک دو روز میں ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ اس ولسن کی گرفتاری کے بعد وہ دوسرا آدمی بھیج دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میلکم اور ولسن کے بعد وہ اتنی جلدی نیا سیٹ اپ نہیں کر سکیں گے۔ میلکم کو ہلاک کرنا ہے اور اس ولسن کو زندہ پکڑنا ہے یہ مشن سوپر فیاض کا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت گریٹ لینڈ کو جب معلوم ہو کہ یہ کارنامہ سوپر فیاض نے سرانجام دیا ہے تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ بھی کسی سے کم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا باس۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس میلکم سے میں اس کے آفس میں ہی پوچھ گچھ کر کے اس ولسن کا پتہ معلوم کروں اور پھر ولسن کو زندہ اٹھالیا جائے اور میں وہاں میک اپ میں جاؤں"۔ ٹائیگر

نے کہا۔

"تم نے خود اس ولسن کو نہیں اٹھانا۔ تم نے صرف اس کے بارے میں تفصیل بتانی ہے۔ اسے سوپر فیاض گرفتار کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ کو کہاں اطلاع دوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوپر فیاض کے آفس میں۔ نمبر نوٹ کر لو۔ کتنی دیر میں یہ کام ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا۔

"آدھے گھنٹے میں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ گریٹ لینڈ سے ان دونوں کو الرٹ کر دیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں اس میلکم کے آفس کا خفیہ راستہ جانتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ تم اس طرح کام کرتے ہو۔ حیرت ہے۔ یعنی یہیں بیٹھے بیٹھے تم نے سب کچھ معلوم بھی کر لیا۔ حیرت ہے"...... سوپر فیاض نے نہ صرف تین بار حیرت ہے کا لفظ بولا تھا بلکہ اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں نے سوچا کہ ڈیڈی پر بھی تمہارا رعب پڑ جائے کہ ان کی

عدم موجودگی میں تم نے اتنی جلدی بین الاقوامی مجرم کو پکڑ لیا ہے
لیکن اب کیا کروں تم جیسے کنجوس آدمی کے ساتھ دوستی کا مجھے کوئی
فائدہ نہیں ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض
بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے میرے لئے جو کچھ کیا ہے مجھے اس پر واقعی فخر ہے۔ تم فکر
مت کرو۔ میں واقعی تمہیں سو دعوتیں کھلاؤں گا"...... سوپر فیاض
مسرت کی شدت سے واقعی خاصی فیاضی پر اتر آیا تھا۔

" یعنی صرف دعوتیں۔ میں سمجھا تھا کہ چلو کچھ دن مفلسی سے
نجات مل جائے گی اور میں بھی ذرا ہاتھ کھول کر خرچ کرنے کا لطف
اٹھا لوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک تو تمہاری یہ مفلسی ہی جان نہیں چھوڑتی"...... سوپر
فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر پرس نکال
لیا۔

" رہنے دو۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ اس پرس میں صرف تین ہزار
روپے باقی ہیں۔ اتنے سے تو مونگ پھلیاں بھی نہیں ملتی ان
دنوں"۔ عمران نے کہا۔

" تین ہزار نہیں۔ دس ہزار ہیں۔ وہ میں تمہیں دے دیتا ہوں"۔
سوپر فیاض نے کہا۔

" گریٹ لینڈ، سیکرٹری داخلہ سر راشد اور ڈیڈی کی طرف سے
تمہاری کارکردگی کی تعریفیں اور ہو سکتا ہے کہ صدر مملکت کی طرف

سے بھی کوئی تعریفی سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔ اخبارات میں
تمہارے کارنامے کی دھوم، بڑی بڑی سرخیاں، فوٹو سیشن، انعامات،
ٹرافیاں اور مجھے کیا ملے گا۔ صرف دس ہزار روپے۔ نہیں سوری۔
میں ٹائیگر کو منع کر دیتا ہوں۔ تم جانو اور ولسن"...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

" ارے ارے۔ رک جاؤ۔ چلو میں تمہیں بیس ہزار کا چیک دے
دیتا ہوں"...... سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ویسے
عمران کے فقرے سن کر اس کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا تھا۔

" ایک لاکھ کا چیک۔ سمجھے۔ اس سے ایک پیسہ بھی کم نہیں۔
اور وہ بھی بغیر کسی اعتراض کے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض
نے پرس سے چیک بک نکالی اس پر رقم لکھی۔ دستخط کئے اور پھر
چیک عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" تم سے بڑا بلیک میلر شاید ہی کوئی دنیا میں ہو"...... سوپر
فیاض نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ بلیک منی ہے"...... عمران نے چیک لیتے
ہوئے چونک کر لیکن سخت لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ یہ تو میری بچت کی رقم ہے"...... سوپر فیاض
نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پھر تم نے مجھے بلیک میلر کیوں کہا"...... عمران نے آنکھیں
نکالتے ہوئے کہا۔

"غلطی ہو گئی۔ معافی چاہتا ہوں"...... سوپر فیاض نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس موقع پر وہ عمران کو کسی طرح بھی ناراض نہ کر سکتا تھا۔

"ارے واہ۔ بس اسی پوز میں تصویر بنوا دو تاکہ میں اسے فخر سے اخبار میں شائع کرا سکوں کہ جس کی تعریفیں زمانہ کر رہا ہے وہ میرے آگے ہاتھ جوڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض تیزی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ دیا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی بات پر وہ غصہ کھا گیا ہے لیکن موقع کی نزاکت کی وجہ سے وہ کچھ کہنے کی بجائے غصہ ضبط کرنے باتھ روم چلا گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد سوپر فیاض واپس آیا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے گھنٹی بجائی اور چپڑاسی کے آنے پر اسے چائے لانے کا کہہ دیا۔

"واہ۔ اگر تم اس طرح خاطر مدارت کرتے رہے تو ایک ولسن کیا دس ولسن ہاتھ جوڑ کر تمہارے سامنے کھڑے کر دوں گا"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے بسی کے انداز میں ہنس پڑا۔ پھر چائے آنے پر وہ چائے پیتے رہے۔ پھر ابھی چائے انہوں نے ختم کی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سوپر فیاض نے رسیور اٹھا لیا۔

"فیاض بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ عمران صاحب یہاں ہوں گے ان سے بات کرائیں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"بات کرو"...... سوپر فیاض نے کہا اور جلدی سے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ جب میں خفیہ راستے سے میلکم کے آفس پہنچا تو ولسن وہاں پہلے سے موجود تھا۔ دروازہ چونکہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور اندر سے باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں اس لئے میں وہاں رک کر باتیں سننے لگا۔ ان باتوں سے مجھے معلوم ہوا کہ میلکم کے ساتھ آفس میں موجود دوسرا آدمی ولسن ہے اور وہ دونوں اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس طرح ان کا پتہ چلا سکتی ہے اور کس طرح اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں جس پر مجبوراً مجھے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنا پڑی اور پھر میں اندر داخل ہوا اور میں نے میلکم کو ہلاک کر دیا اور ولسن کو اٹھا کر اس خفیہ راستے سے باہر نکال لایا۔ میلکم کو مجھے اس لئے ہلاک کرنا پڑا کہ میں نے اس کی جو باتیں سنی ہیں اس کے مطابق میلکم آپ کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں ولسن کو بتا رہا تھا اور ولسن کہہ رہا تھا کہ وہ مشن سے پہلے آپ کو ہلاک کر دے گا لیکن میلکم نے اسے منع کر دیا۔ میں نے سوچا کہ میلکم کو جب ہوش آئے گا اور ولسن کو نہ پائے گا تو لازماً وہ گریٹ لینڈ اپنے ہیڈ کوارٹر کو آپ کے بارے میں بھی اطلاع دے گا۔ اس طرح شاید آپ کا کوئی اور مسئلہ اپ سیٹ نہ ہو جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب ولسن کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔

" میری کار کی عقبی سیٹ کے نیچے پڑا ہوا ہے۔ میں ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں۔ آپ جہاں حکم دیں وہاں اسے پہنچا دیا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اور تمہاری کار کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" سٹار روڈ کے تیسرے چوراہے کے قریب باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" سوپر فیاض وہاں آرہا ہے۔ ولسن کو اس کے حوالے کر دینا۔ باقی کام وہ خود کر لے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اب جا کر اس ولسن کو وصول کر لو اور پھر جو چاہے افسانہ بنا لینا۔ میری طرف سے پوری اجازت ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم بھی ساتھ چلو"...... سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر کو تو تم اپنا مخبر بتا سکتے ہو۔ میرے بارے میں اپنے عملے کو کیا بتاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... سوپر فیاض نے کہا اور تیزی سے سائیڈ میز پر موجود اپنی کیپ اٹھا کر اس نے سر پر رکھی اور تیزی سے آفس کے باہر کی طرف لپک پڑا۔ عمران مسکراتا ہوا اس کے پیچھے باہر آیا تو سوپر فیاض خود ہی دوڑتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا

تھا جہاں اس کی سرکاری جیپ موجود تھی۔

" یہ تم سب چپڑاسی آپس میں بانٹ لینا لیکن فیاض کو نہ بتانا ورنہ وہ تمہیں گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا"۔ عمران نے جیب سے چیک نکال کر باہر موجود سوپر فیاض کے چپڑاسی کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

" ایک۔ ایک لاکھ۔ مم۔ مگر"...... چپڑاسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ یہاں کتنے چپڑاسی ہیں اس لئے یہ رقم کچھ زیادہ نہیں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے ایک خوبصورت نوجوان لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہو رہی تھی۔

"اوہ۔ ایون تم۔ آؤ"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے اسے اٹھا کر میز کی دراز کھول کر اندر رکھی اور دراز بند کر دی۔

"کیا بات ہے گیری۔ تمہارے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود ہیں"...... لڑکی نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ہمارا کام ہی ایسا ہے کہ پریشانیاں تو چلتی ہی رہتی ہیں"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی مشن ناکام ہو گیا ہے"...... ایون نے

چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تمہارا اندازہ درست ہے"...... گیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جس قسم کے تاثرات مجھے تمہارے چہرے پر نظر آئے ہیں اس کا یہی مطلب ہے۔ بہرحال کیا مسئلہ ہے۔ مجھے بتاؤ"...... ایون نے کہا۔

"چھوڑو۔ کوئی اور بات کرو۔ یہ مسائل تو پیدا ہوتے اور حل ہوتے رہتے ہیں"...... گیری نے ٹالنے والے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے"...... ایون نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ارے یہ بات نہیں۔ میں دراصل تمہیں اس چکر میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ کیس چیف سے کہہ کر خود لے لینا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری اس خوبصورت رفاقت سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھوں"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں سمجھی نہیں"...... ایون نے کہا۔

"چونکہ اس کیس میں تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اس میں کسی طرح بھی ملوث ہو"...... گیری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم کیس ہے۔ نہیں۔

اب تو تمہیں مجھے بتانا پڑے گا"...... ایون نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہی ضد تو مجھے اچھی لگتی ہے۔ تمہارا چہرہ خونخوار بلی جیسا ہو جاتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ خونخواری میری پسندیدہ صفت ہے"...... گیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی۔ کیا مسئلہ ہے"...... ایون نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتی ہو"...... گیری نے کہا۔

"ہاں۔ سنا ہوا ہے کہ دنیا کی تیز ترین سیکرٹ ایجنسی ہے۔ لیکن ہمارا اس سے کیا تعلق پیدا ہوا گیا ہے۔ کاسٹریا اور پاکیشیا میں تو نہ دوستانہ تعلقات ہیں اور نہ ہی مخالفانہ"...... ایون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق گریٹ لینڈ سے تو ہے۔ بس اسی چکر میں ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا گئے ہیں"...... گیری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ تفصیل بتاؤ"...... ایون نے کہا۔

"کاسٹریا حکومت گریٹ لینڈ کے ایک سائنسی مشیر جانسن کو ہلاک کرنا چاہتی تھی لیکن گریٹ لینڈ سے تعلقات خراب ہونے کا رسک بھی نہ لے سکتی تھی۔ اس لئے حکومت نے یہ طے کیا کہ اس

جانسن کو اس وقت ہلاک کیا جائے جب وہ گریٹ لینڈ سے باہر ہو اور اس انداز میں ہلاک کیا جائے کہ کسی کو کاسٹریا پر شک بھی نہ ہو سکے۔ چنانچہ چیف نے یہ مشن اسٹیو کو دے دیا۔ اسٹیو پلاننگ کرنے کا ماہر ہے۔ اس نے گریٹ لینڈ کے ایک خفیہ سنڈیکیٹ جسے ریجنٹ گروپ کہا جاتا ہے، سے رابطہ کیا۔ اس دوران معلوم ہوا کہ چند روز بعد پاکیشیا میں کوئی سرکاری کانفرنس ہو رہی ہے جس میں گریٹ لینڈ کی طرف سے جانسن شرکت کر رہا ہے۔ چونکہ اسٹیو کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہر بات کا یقیناً علم ہو جاتا ہے چاہے کسی بھی ذریعے سے ہو اور ویسے بھی اس کام سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی تعلق ہی نہ تھا اور یقیناً اس ریجنٹ گروپ کے بارے میں بھی پاکیشیائی کچھ نہ جانتے ہوں گے اس لئے اسٹیو نے انہیں حکم دے دیا کہ وہ یہ کام پاکیشیا میں مکمل کرائیں۔ جس پر ریجنٹ گروپ نے وہاں کے ایک مقامی گروپ کو ہائر کر لیا اور اپنا ایک ایسا آدمی وہاں بھیج دیا جو ایسے کاموں کا ماہر تھا تاکہ جیسے ہی جانسن پاکیشیا پہنچے یہ آدمی جس کا نام ولسن ہے اسے ہلاک کر کے واپس گریٹ لینڈ آ جائے۔ لیکن اس بارے میں اطلاع کسی طریقے سے گریٹ لینڈ کے حکام کو مل گئی اور انہوں نے یہ اطلاع پاکیشیا کے سیکرٹری داخلہ کو دے دی جس نے یہ کام پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ذمے لگا دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جانسن کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ولسن بھی انٹیلی جنس کے قبضے میں پہنچ گیا۔ گو وہ وہاں سے فرار

ہونے کی کوشش کرتے ہوئے ہلاک ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی
مقامی گروپ کا چیف میلکم بھی اپنے آفس میں ہلاک کر دیا گیا اور پھر
انٹیلی جنس نے میلکم کے پورے گروپ کو گرفتار کر لیا اور جب
تک یہ خبریں ہم تک پہنچتیں وہاں کانفرنس بھی ہو گئی اور جانسن اس
میں شرکت کر کے واپس بھی آگیا۔ اس طرح اسٹیو کی تمام پلاننگ
ناکام ہو گئی"...... گیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں پریشانی کی کون سی بات ہے۔ اگر وہاں مشن ناکام
ہو گیا ہے تو کیا ہوا۔ یہ مشن کسی اور ملک میں کامیاب ہو سکتا ہے۔
جانسن آج نہیں تو کل کسی بھی ملک جا سکتا ہے اور اس سارے
کھیل میں انٹیلی جنس کا نام تو تم نے لیا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا نام نہیں لیا جبکہ پریشان تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ
سے ہو رہے تھے"...... ایون نے کہا۔

"اس مشن کی ناکامی پر تفصیلی تحقیقات کرائی گئیں تو پتہ چلا کہ
جس روز انٹیلی جنس نے یہ ساری کارروائی کی ہے اسی روز پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران سنٹرل انٹیلی جنس
کے سپرنٹنڈنٹ کے آفس میں طویل وقت تک موجود رہا ہے اور
عمران کی وہاں موجودگی کا مطلب ہے یہ ساری کارروائی دراصل
پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہے لیکن ظاہر یہی کیا گیا ہے کہ یہ
انٹیلی جنس کی کارروائی ہے"...... گیری نے جواب دیا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے جو تم اس قدر پریشان ہو"۔ ایون

نے کہا۔

"میں کب پریشان ہوں۔ میں تو صرف یہ نہیں چاہتا کہ تم
پریشان ہو جاؤ"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں پریشان ہونے لگی اور تمہارے پاس کیا مشن ہے۔
کھل کر بات کرو"...... ایون نے کہا۔

"گریٹ لینڈ پاکیشیا اور چند مسلم ممالک کے درمیان ہونے
والی اس کانفرنس کو عام سی کانفرنس ظاہر کیا گیا تھا جیسی کانفرنسیں
عام طور پر ہوتی رہتی ہیں لیکن کاسٹریا حکومت کو جو معلومات ملی ہیں
اس کے مطابق اصل میں اس کانفرنس کی آڑ میں جانسن نے وہاں
حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے حکومت پاکیشیا کے ساتھ ایک
معاہدہ کرنا تھا۔ اس معاہدے کا روح رواں بھی جانسن ہی تھا اور اگر
جانسن ہلاک ہو جاتا تو یہ معاہدہ کھٹائی میں پڑ کر ختم بھی ہو سکتا تھا
اس لئے جانسن کی ہلاکت کا مشن دیا گیا۔ اسٹیو نے جب اس کی
پلاننگ کی کہ جانسن کو پاکیشیا میں ہلاک کر دیا جائے تو حکومت نے
اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا کیونکہ جانسن کے پاکیشیا میں ہلاک ہونے
کے بعد کسی صورت بھی یہ معاہدہ نہ ہو سکتا تھا لیکن ہوا یہ کہ مشن
ناکام ہو گیا اور جانسن نے معاہدہ کر لیا"...... گیری نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا پریشانی ہے"...... ایون نے ایسے لہجے میں کہا
جیسے اسے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"اب حکومت نے اس معاہدے کی کاپی حاصل کرنے کا مشن دیا

ہے تاکہ ہماری حکومت کو معلوم ہو سکے کہ معاہدے کی کیا تفصیلات ہیں تاکہ کاسٹریا اس سلسلے میں اپنے مفاد کے تحت کام کر سکے اور چیف نے اس معاہدے کی کاپی پاکیشیا سے حاصل کرنے کا مشن میرے ذمے لگایا ہے"...... گیری نے کہا۔

"اس معاہدے کی کاپی پاکیشیا کی بجائے گریٹ لینڈ سے بھی تو حاصل کی جا سکتی ہے"...... ایون نے کہا۔

"ہاں۔ حاصل کی جا سکتی ہے لیکن حکومت اسے پاکیشیا سے حاصل کرنا چاہتی ہے کیونکہ گریٹ لینڈ سے اس کے ایسے معاہدے ہیں کہ گڑبڑ کی صورت میں حکومت کو نقصان پہنچ سکتا ہے جبکہ پاکیشیا کے ساتھ ایسے کوئی معاہدے موجود نہیں ہیں"...... گیری نے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو عام سا مشن ہے۔ پھر تم کیوں مجھے نہیں بتا رہے تھے"...... ایون نے کہا۔

"عام سا مشن نہیں ہے بلکہ شاید میری زندگی کا سب سے کٹھن مشن ثابت ہو گا"...... گیری نے کہا تو ایون ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسے"...... ایون نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اب میرا وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ ہو گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی کے باوجود معاہدے کی کاپی لے آنا ایسے ہے جیسے بھوکے شیر کے منہ سے نوالہ چھین لینا"...... گیری

نے جواب دیا۔

"احمق ہو تم۔ خوامخواہ ان ایشیائیوں کو اہمیت دے رہے ہو۔ تم یہ مشن مجھے دو پھر دیکھو کہ میں کیا کرتی ہوں"...... ایون نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم چونکہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ اس لئے تم یہ بات کہہ سکتی ہو کیونکہ میں ان کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ علی عمران سے میری طویل دوستی بھی رہی ہے۔ میں کاسٹریا آنے سے پہلے گریٹ لینڈ میں رہا ہوں اور بے شمار بار عمران سے میری ملاقات ہوئی ہے اور بعض مشنز میں ہم نے اکٹھے بھی کام کیا ہے"...... گیری نے کہا۔

"پھر تم وہاں مت جاؤ۔ میں جاؤں گی۔ پھر دیکھوں گی کہ تمہارا دوست عمران میرا کیا بگاڑ لیتا ہے"...... ایون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تو گیری نے مسکراتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں ایون بول رہی ہوں گیری کے آفس سے"۔ ایون نے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" چیف۔ مجھے گیری نے پاکیشیائی مشن کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ذہنی طور پر بے حد مرعوب ہے اس لئے یہ مشن اس سے مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپ یہ مشن میرے حوالے کر دیں۔ میں اسے مکمل کروں گی"...... ایون نے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ میں احمق ہوں کہ میں نے بغیر سوچے سمجھے یہ مشن گیری کو دیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ گیری اس عمران کا دوست رہا ہے اور وہ اس کے بارے میں وہ کچھ جانتا ہے جو کوئی اور نہیں جانتا اور گیری کی صلاحیتوں کا بھی مجھے علم ہے اس لئے میں نے گیری کا انتخاب کیا ہے۔ رہا تمہارا سوال۔ تو تم چونکہ پہلے کبھی ان لوگوں سے نہیں ٹکرائی اور نہ ہی تمہیں ان کی کارکردگی کا علم ہے اس لئے تمہیں وہاں اکیلے بھیجنا تو تمہیں ہلاک کر دینے کے مترادف ہے اس لئے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر گیری تمہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ ویسے یہ مشن گیری کا ہے اور گیری کا ہی رہے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر گیری اس مشن میں ناکام رہتا ہے تو پھر وہ زندہ بھی نہ رہ سکے گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو ایون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب بولو۔ کیا کہتی ہو تم"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ میں تمہیں اکیلا نہیں بھیج

سکتی"۔ ایون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن یہ سوچ لو کہ اس مشن میں تم میری ماتحت رہ کر کام کرو گی"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے اور میرا وعدہ رہا کہ میں تمہاری پلاننگ کے خلاف کچھ نہیں کروں گی"...... ایون نے کہا۔

" اوکے۔ پھر تم تیاری کرو۔ میں نے کل پاکیشیا روانہ ہو جانا ہے"...... گیری نے کہا تو ایون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جب تک کوئی کیس نہ ہو آپ بھی دانش منزل کا رخ نہیں کرتے اور مجھے لگتا ہے کہ اب کسی کیس نے پاکیشیا کا رخ نہیں کرنا۔ اس لئے آپ نے بھی اب چکر نہیں لگانا"...... بلیک زیرو نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"کنجوس آدمی کا یہی انجام ہوتا ہے کہ ایک ایک کر کے سب اسے اکیلا چھوڑ جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ ضرورت مند تو ضرورت مند ہوتا ہے۔ وہ کب تک کنجوس آدمی کے پیچھے بھاگتا رہے۔ آخرکار اسے دوسرے دروازے دیکھنے پڑتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے دانش منزل کی بجائے کوئی اور دروازہ دیکھ لیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق ایسا تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ تم سے بھی زیادہ کنجوس ثابت ہوا اور صرف ایک لاکھ دس ہزار ہی وصول ہو سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی کیس تھا جسے آپ نے سوپر فیاض کے کھاتے میں ڈال دیا لیکن کیا کیس تھا"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ شو۔ تمہاری اسی ذہانت کی وجہ سے تو اس عمارت کا نام بھی دانش منزل رکھا گیا ہے۔ بہرحال وہ کیس ہمارا نہیں تھا سنٹرل انٹیلی جنس کا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم نے جبراً اس میں مداخلت کر دی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیس کیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سوپر فیاض کے آفس جانے سے لے کر وہاں سے واپس آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ لیکن پھر اس ولسن کا کیا ہوا۔ یہ تو حکومتی معاملات تھے۔ یہ کیس تو سیکرٹ سروس کا بنتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ معمولی سی بات تھی۔ ویسے وہ ولسن فرار ہونے کی کوشش میں مارا گیا۔ وہ کانفرنس بھی ٹھیک ٹھاک ہو گئی۔ اس طرح معاملات تکمیل پذیر ہو گئے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ کیا صاحب یہاں آئے ہیں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے"...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

"کاسٹریا سے آپ کے دوست گیری یہاں دارالحکومت آئے ہیں۔ وہ کسی انتہائی ضروری کام کے سلسلے میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فون کر کے کہا کہ آپ جہاں بھی ہوں آپ کو اطلاع کر دوں۔ اس کے بقول اس ملاقات سے پاکیشیا کو فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے میں نے کال کی ہے"...... سلیمان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"لارڈ ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ۔ پہلی منزل میں وہ رہائش پذیر

ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے اور پھر انکوائری آپریٹر سے ہوٹل لارڈ کا فون نمبر لیا اور کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر دوبارہ ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا فون نمبر ڈائل کر دیا۔

"لارڈ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر بارہ۔ پہلی منزل میں مسٹر گیری سے بات کرائیں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں گیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران۔ تم کہاں موجود ہو۔ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے جو فون پر نہیں بتایا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود تمہارے پاس آجاتا ہوں تاکہ میزبانی کا خرچہ تم پر پڑ جائے۔ تم تو جانتے ہو کہ میں انٹرنیشنل مفلس وقلاش آدمی ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"آجاؤ"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ کون ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی میں کام کرتا تھا۔ کاسٹرین نژاد ہے۔ اس سے بڑے طویل عرصے تک دوستی رہی ہے۔ خاصا تیز۔ فعال اور ذہین ایجنٹ ہے۔ پھر یہ کاسٹریا شفٹ ہو گیا۔ اس لئے اب ملاقات کافی عرصے بعد ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں یہ گیری اس کیس کے سلسلے میں تو نہیں آیا۔ جس کا ذکر آپ نے ابھی کیا ہے۔ اس میں بھی تو گریٹ لینڈ کا ہی سلسلہ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ تو معاملہ ہی ختم ہو گیا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی کار ہوٹل لارڈ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہال سے گزر کر وہ پہلی منزل کی راہداری میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ نمبر بارہ کے سامنے موجود تھا۔ دروازے کے ساتھ ہی نیم پلیٹ موجود تھی جس پر لگے ہوئے کارڈ پر گیری کا نام موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دروازے پر گیری کھڑا نظر آیا۔

"اوہ عمران۔ آؤ آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔

"میزبانی کے لئے کوئی آرڈر بھی دے رکھا ہے یا خالی ملاقات پر ہی ٹرخا دو گے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اندرونی دروازے کے سامنے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کھڑی تھی۔ اس کے جسم پر البتہ مکمل لباس تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ بھرپور میزبانی ہو گی"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا علم تو مجھے اندر داخل ہوتے ہی ہو گیا ہے۔ ماشاء اللہ بھرپور میزبانی کے تمام لوازمات مکمل ہیں"...... عمران نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ایون ہے میری فرینڈ اور ساتھی۔ اور ایون۔ یہ میرا دوست ہے علی عمران۔ جس کے بارے میں تمہیں میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا"...... گیری نے عمران اور اس لڑکی کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ گیری تو آپ سے اس قدر متاثر ہے کہ میں بتا نہیں سکتی۔ اس نے جس انداز میں آپ کی تعریفیں کی ہیں اس لحاظ سے تو میں سوچ رہی تھی کہ آپ انتہائی خرانٹ قسم کے آدمی ہوں گے لیکن آپ تو معصوم سے آدمی ہیں"...... ایون نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن

اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا شاید گیری اسے پہلے ہی اس بارے میں بتا چکا تھا۔

" اس نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کی ہوں گی تاکہ یہ مستقل طور پر آپ کی دوستی سے مستفید ہوتا رہے"...... عمران نے جواب دیا تو ایون اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگی جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو لیکن گیری بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ اب سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ گیری نے فون کا رسیور اٹھا کر روم سروس کو ہاٹ کافی اور اس کے ساتھ دوسرے لوازمات لانے کا کہہ دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

" بڑے طویل عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ پہلے گریٹ لینڈ میں تو ملاقات ہو جایا کرتی تھی لیکن اب ظاہر ہے تم کاسٹریا آتے نہیں اور مجھے پاکیشیا آنے کا موقع ہی نہیں ملتا"...... گیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کاسٹریا میں تم کس ایجنسی سے متعلق ہو"...... عمران نے کہا۔

" کافی پی لیں پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... گیری نے جواب دیا۔

" مطلب یہ کہ پہلے تم مجھے کھلا پلا کر پھر ڈرانا چاہتے ہو تاکہ میں بھوکے پیٹ ہونے کی وجہ سے کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جاؤں"۔ عمران نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز

سنائی دی اور چند لمحوں بعد ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر اس نے کافی اور دوسرا سامان میز پر رکھا اور پھر ٹرالی ایک طرف کھڑی کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا تھا۔ ایون نے کافی تیار کی اور پھر وہ سب کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

" عمران۔ میرا تعلق کاسٹریا کی ایجنسی ٹاراک سے ہے۔ اس ایجنسی کا دائرہ کار عام طور پر یورپ ہی رہتا ہے کیونکہ ایشیا کے ساتھ کاسٹریا کے تعلقات صرف رسمی ہیں اس لئے ایشیا میں ہمیں کام نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن ہمارے تعلقات گریٹ لینڈ سے بے حد گہرے ہیں اور گریٹ لینڈ اور کاسٹریا بے شمار دفاعی اور تجارتی معاہدوں میں شامل ہیں۔ گزشتہ دنوں کاسٹریا کو اطلاع ملی کہ گریٹ لینڈ کے ایک سائنسی مشیر پاکیشیا میں ایک کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں۔ یہ کانفرنس صرف آڑ تھی۔ البتہ اصل بات یہ تھی کہ پاکیشیا اور چند دیگر مسلم ممالک کے ساتھ گریٹ لینڈ کسی معاہدے میں شامل ہو رہا تھا اور اس کے محرک بھی وہی صاحب تھے جو گریٹ لینڈ کے مندوب کے طور پر کانفرنس میں شریک ہو رہے تھے۔ حکومت کاسٹریا کو جو اطلاع ملی اس کے مطابق یہ معاہدہ گریٹ لینڈ کی دفاعی لیبارٹریوں کو ایک مخصوص کیمیکل کی سپلائی تھا۔ اس کیمیکل کو سٹار گاس کہا جاتا ہے۔ اور کوڈ میں اس کا نام ڈبل ایس ہے۔ اس کیمیکل کی تیاری میں خام مال چونکہ پاکیشیا اور چند دوسرے مسلم

ممالک سے ہی ملتا ہے اس لئے گریٹ لینڈ چاہتا ہے کہ یہ کیمیکل پاکیشیا اور دوسرے ممالک اسے سپلائی کریں جبکہ اس سے پہلے کاسٹریا یہ کیمیکل کثیر مقدار میں طویل عرصے سے گریٹ لینڈ کو سپلائی کر رہا ہے۔ اس اطلاع پر کاسٹریا کو تشویش ہوئی۔ کاسٹریا کے حکام سے ایک حماقت ہوئی کہ انہوں نے اس معاہدے کو روکنے کے لئے اس مندوب کے خاتمے کا پلان بنایا تاکہ یہ معاہدہ ہی کھٹائی میں پڑ کر ختم ہو جائے۔ اس کے لئے انہوں نے گریٹ لینڈ کے کسی پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کو ہائر کیا اور یہ پلان بنایا گیا کہ جب گریٹ لینڈ کا مندوب پاکیشیا کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچے تو اسے ہلاک کر دیا جائے۔ اس طرح الزام پاکیشیا پر لگ جائے گا اور معاہدہ ختم کر دیا جائے گا لیکن اس کی اطلاع کسی طرح گریٹ لینڈ کے حکام کو ہو گئی اور انہوں نے اس کی اطلاع پاکیشیا کو دے دی اور یہاں کی انٹیلی جنس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اس پیشہ ور قاتل اور اس کی مدد کرنے والے مقامی گروپ کو گرفتار کر کے ہلاک کر دیا اور پھر کانفرنس ہو گئی اور معاہدہ بھی ہو گیا۔ کاسٹریا حکام نے جب اس بارے میں تحقیقات کرائیں تو انہیں بہرحال یہ اطلاع مل گئی کہ انٹیلی جنس کی کارروائی کے پیچھے آپ کا ہاتھ تھا اور آپ اس روز تقریباً سارا دن انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کے آفس میں رہے تھے"...... گیری نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاسٹریا حکومت نے مجھے خاص طور پر یہاں بھیجا ہے کہ میں اس معاہدے کی کاپی لے آؤں تاکہ کاسٹریا حکومت دیکھ سکے کہ کس قدر مقدار کا معاہدہ ہوا ہے اور کیا اس معاہدے سے کاسٹریا کو کوئی نقصان پہنچے گا یا نہیں۔ مجھے یہ مشن اس لئے دیا گیا ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اگر پہلے کی طرح حماقت سے کام لیا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس آڑے آجائے گی اور وہ میرے اور تمہارے تعلقات سے بھی واقف ہیں اور انہیں یقین تھا کہ تم اس بے ضرر سے معاہدے کی کاپی مجھے دلا دو گے۔ میرا کاسٹریا حکومت کی طرف سے وعدہ ہے کہ حکومت اس بارے میں کوئی کارروائی نہیں کرے گی"...... گیری نے کہا۔

"کس قسم کی کارروائی"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے کہ گریٹ لینڈ حکومت یا دیگر مسلم ممالک کو یہ بات نہیں بتائی جائے گی کہ معاہدے کی کاپی کاسٹریا حکومت کے پاس پہنچ چکی ہے"...... گیری نے جواب دیا۔

"لیکن تمہاری حکومت اس معاہدے کی کاپی پڑھ کر کون سا امتحان پاس کرے گی۔ یہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو گیری بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے یقین تھا کہ تم یہی بات کرو گے تو میں بتا دوں کہ حکومت کاسٹریا یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ اگر اس کا کیمیکل گریٹ لینڈ نہیں خریدے گا تو اس کے لئے وہ کوئی اور منڈی تلاش کرے۔ پاکیشیا اور

دیگر مسلم ممالک کو اس کیمیکل کی تیاری اور سپلائی میں بہرحال کچھ عرصہ لگ جائے گا اور اس عرصے کے دوران کاسٹریا حکومت اپنے کیمیکل کے لئے نیا خریدار تلاش کر سکتی ہے"...... گیری نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بات وہ گریٹ لینڈ کے حکام سے بھی پوچھ سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کاسٹریا حکام نے کوشش کی ہے لیکن گریٹ لینڈ حکومت نے سرے سے کسی معاہدے کے وجود سے ہی انکار کر دیا ہے"۔ گیری نے کہا۔

"تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ تمہاری حکومت کو غلط اطلاعات مہیا کی گئی ہوں۔ ایسا کوئی معاہدہ ہوا ہی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اطلاعات حتمی ہیں"...... گیری نے کہا۔

"لیکن اس سے حکومت پاکیشیا کو کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"فائدہ۔ کیسا فائدہ"...... گیری نے چونک کر کہا۔

"اس بات کا کہ اس معاہدے کی کاپی تمہیں دے دی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"اس میں فائدے نقصان والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو صرف میں دوستانہ طور پر تم سے درخواست کر رہا ہوں"...... گیری نے کہا۔

"اور اگر میں انکار کر دوں تب"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں واپس چلا جاؤں گا اور حکومت کو رپورٹ دے دوں گا کہ تم نے انکار کر دیا ہے۔ پھر حکومت جانے اور اس کا کام"۔ گیری نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"اگر اجازت ہو تو میں یہاں سے فون کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"اس میں اجازت کی کیا بات ہے۔ کر لو"...... گیری نے کہا تو عمران نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی اور گیری اور ایون دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سرسلطان۔ میں ہوٹل لارڈ کے کمرہ نمبر بارہ پہلی منزل میں موجود ہوں۔ یہ کمرہ کاسٹریا کے ایک صاحب گیری کے نام بک ہے وہ میرا دوست ہے اور کاسٹریا کی ایک ایجنسی سے متعلق ہے"۔

عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر گیری کی بتائی ہوئی باتیں دوہرا دیں۔

"چونکہ گیری نے مجھ پر دوستانہ اعتماد کیا ہے اور کھل کر بات کی ہے اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ کیا واقعی کیمیکل کی سپلائی کے بارے میں گریٹ لینڈ سے کوئی معاہدہ ہوا ہے اور کیا کانفرنس اس کے لئے آڑ کے طور پر بلائی گئی تھی۔ اگر ایسا معاہدہ ہوا ہے تو پھر مجھے اس کی ایک کاپی بھی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کر کے تمہیں کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سر سلطان وہی ہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں"...... گیری نے کہا۔

"ہاں۔ اور تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ سر سلطان انتہائی بااصول آدمی ہیں۔ اگر ایسا معاہدہ ہو گا تو وہ بتا دیں گے اور اگر نہ ہو گا تب بھی بتا دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے"...... گیری نے کہا۔

"اگر معاہدہ ہوا ہو گا تو کیا تم کاپی دے دو گے"...... گیری نے کہا۔

"ہاں۔ تم میرے دوست ہو اور تم نے دوستی کے تحت کاپی مانگی

ہے۔ اس لئے کاپی تمہیں مل جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایون میری بات نہیں مان رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ تم مجھے کسی صورت بھی کاپی نہیں دو گے"...... گیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر مس ایون یہاں آ کر تمہارا نام لے دیتیں۔ تب بھی میں معاہدے کی کاپی مس ایون کو دے دیتا۔ اس سے پاکیشیا کو کیا فرق پڑتا ہے یہ ایک تجارتی معاہدہ ہو گا اور ایسے معاہدے تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ویسے جہاں تک میرا خیال ہے ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہو گا"...... عمران نے کہا تو گیری اور ایون دونوں چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے یقین ہے"...... گیری نے کہا۔

"اس لئے کہ ایک عام سے تجارتی معاہدے کے لئے اس طرح کی کارروائی نہیں کی جاتی کہ باقاعدہ کسی کانفرنس کی آڑ لی جائے اور نہ ہی کاسٹرین حکومت گریٹ لینڈ کے مندوب کو پاکیشیا میں ہلاک کرنے کے لئے باقاعدہ کارروائی کرتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ کارروائی تو اس معاہدے کو روکنے کی غرض سے کی گئی تھی"...... گیری نے جواب دیا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گیری بول رہا ہوں"...... عمران نے گیری کے لہجے اور آواز میں کہا تو گیری تو بے اختیار مسکرا دیا البتہ ایون بے اختیار اچھل پڑی تھی۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئی تھیں۔

"آپ کے کمرے میں علی عمران صاحب موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ان سے سلطان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ہوٹل کے فون آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ کرائیں بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے جان بوجھ کر نہ صرف سنجیدہ لہجے میں بات کی بلکہ سر سلطان کو باقاعدہ تکلف کے ساتھ جناب بھی کہہ دیا کیونکہ وہ گیری اور ایون کے سامنے سر سلطان کا پورا پورا بھرم رکھنا چاہتا تھا۔

"میں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔ کانفرنس کے بعد ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ کسی کیمیکل کی سپلائی کے سلسلے میں۔ لیکن اس کی کاپی میرے پاس دو گھنٹوں بعد پہنچے گی۔ تم بتاؤ کہ اسے کہاں بھجوایا جائے"...... سر سلطان نے کہا۔

"گیری کو بھجوا دیں اس ہوٹل میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور

رکھ دیا۔

"معاہدہ تو واقعی ہوا ہے اور اب کاپی بھی تمہیں پہنچ جائے گی اور کوئی حکم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی دوستی کا بھرم رکھا ہے۔ تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہ اتار سکوں گا"...... گیری نے جواب دیا۔

"اس میں احسان والی کوئی بات نہیں۔ یہ کوئی دفاعی معاہدہ نہیں ہے تجارتی معاہدہ ہے۔اس کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ بہرحال اب تمہارا کام تو ہو گیا۔ اب مجھے بتاؤ کہ یہاں کی سیر کرنے کا کیا پروگرام ہے تاکہ مس ایون کو پاکیشیا کی بھرپور انداز میں سیر کرا سکوں"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ کاپی لے کر مجھے فوری واپس جانا ہو گا۔ ہم یہاں رک نہیں سکتے"...... گیری نے کہا۔

"تم بے شک چلے جاؤ۔ مس ایون کو یہاں کچھ روز کے لئے چھوڑ دو۔ ویسے تمہیں تو معلوم ہے کہ میں انتہائی بے ضرر سا آدمی ہوں"۔ عمران نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ میں کوشش کروں گی کہ پھر کبھی پاکیشیا آ کر یہاں کی سیر کر سکوں۔ فی الحال مجھے گیری کے ساتھ جانا ہے"...... ایون نے کہا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور گیری اور ایون دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر گیری سے

مصافحہ کر کے عمران کمرے سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار
تیزی سے سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ دراصل
کاپی گیری تک پہنچنے سے پہلے اسے ایک نظر خود بھی دیکھنا چاہتا تھا
کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ ایسا کوئی تجارتی معاہدہ نہیں ہوا ہو
گا اور سر سلطان بھی یہی اطلاع دیں گے لیکن سر سلطان نے معاہدہ
ہونے کو تسلیم کر لیا تھا۔ اسے لئے مجبوراً عمران کو کاپی بھیجنے کا کہنا پڑا
تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔

" یہ بتاؤ کہ تم نے معاہدے کی کاپی کیوں اس غیر ملکی ایجنٹ کو
بھجوانے کا کہا ہے "...... سلام دعا کے بعد سر سلطان نے عمران سے
مخاطب ہو کہا۔

" عام سا تجارتی معاہدہ ہو گا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے "۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہے تو عام سا تجارتی معاہدہ۔ لیکن کاسٹرین حکام براہ
راست بھی تو اس کی کاپی طلب کر سکتے تھے "...... سر سلطان نے کہا۔

" وہ گریٹ لینڈ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے لیکن آپ مجھے یہ
بتائیں کہ اس عام سے معاہدے کے لئے باقاعدہ کانفرنس کا ڈرامہ
کیوں رچایا گیا ہے۔ اس کا کیا پس منظر ہے "...... عمران نے کہا تو
سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

" ہاں۔ میں نے بھی یہی سوال وزارت صنعت کے سیکرٹری سے
کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ گریٹ لینڈ کی فرمائش تھی وہ اسے اوپن

نہ کرنا چاہتے تھے "...... سر سلطان نے جواب دیا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وزارت صنعت سے
ایک فائل وہاں پہنچ گئی تو عمران نے وہ فائل لی اور اسے کھول کر
اس میں موجود کاغذات کو غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ چار کاغذ
تھے۔ یہ باقاعدہ حکومتی سطح پر معاہدہ تھا۔ عمران اسے تفصیل سے
پڑھتا رہا لیکن وہ واقعی ایک عام سا تجارتی معاہدہ تھا جس سے گریٹ
لینڈ نے واقعی اس کیمیکل کی بھاری مقدار خریدنے کا دس سال تک
کا معاہدہ کیا تھا۔ عمران نے فائل بند کی اور اسے سر سلطان کی میز پر
رکھ دیا۔

" اب کسی کے ہاتھ اسے گیری کو بھجوا دیں اور مجھے اجازت
دیں "...... عمران نے کہا اور پھر سر سلطان کے اثبات میں سر ہلانے پر
وہ اٹھا اور سلام کر کے آفس سے باہر آ گیا۔ گو اس نے معاہدہ خود پڑھ
لیا تھا اور وہ واقعی عام سا معاہدہ تھا لیکن عمران کے حلق سے یہ ساری
صورت حال اتر نہ رہی تھی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ
گریٹ لینڈ سے اس بارے میں معلومات حاصل کرے گا کہ آخر
گریٹ لینڈ نے اس عام سے تجارتی معاہدے کے لئے ایسی کارروائی
کرنے کی فرمائش کیوں کی اور کاسٹرین حکومت کیوں اس معاہدے
کے لئے اس قدر بے چین ہو رہی ہے۔

کاسٹریا کے دارالحکومت کے ایک کلب میں گیری اور ایون موجود تھے۔ وہ آج ہی پاکیشیا سے واپس پہنچے تھے اور گیری نے معاہدے کی کاپی چیف کو پہنچا کر اپنی تحریری رپورٹ بھی دی اور پھر وہ دونوں ہیڈ کوارٹر سے سیدھے اس کلب میں آگئے تھے تاکہ یہاں بیٹھ کر وہ سفر کی تھکاوٹ دور کر سکیں۔

" یہ سب کچھ مجھے بے حد مصنوعی لگ رہا ہے گیری "...... اچانک ایون نے کہا تو گیری بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا۔ کس کی بات کر رہی ہو "...... گیری نے چونک کر کہا۔

" یہی کہ ہم پاکیشیا جائیں اور عمران بڑے اطمینان سے اس معاہدے کی کاپی ہمیں دے دے اور ہم واپس یہاں پہنچ جائیں مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ سب کچھ مصنوعی ہو "...... ایون نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

" ظاہر ہے تمہیں یہ سب کچھ مصنوعی ہی لگتا ہے کیونکہ اس مشن کے لئے ہمیں انگلی بھی نہیں ہلانی پڑی اور اگر عمران میرا دوست نہ ہوتا یا ہم اس کی مرضی کے بغیر یہ کاپی حاصل کرنے کی کوشش کرتے تو نجانے کیا حالات پیش آتے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی تیز اور فعال سیکرٹ سروس ہے۔ ہمیں اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر کام کرنا پڑتا "...... گیری نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ پہلے تو اس عمران سے مل کر مجھے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جو کچھ اس کے بارے میں تم نے بتایا ہے یا عام طور پر بتایا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ وہ تو ایک معصوم سا اور سیدھا سادا سا آدمی ہے لیکن اس نے جس طرح فون پر تمہاری آواز اور لہجے میں بات کی۔ اس سے مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ واقعی خطرناک آدمی ہے۔ اگر میں سامنے بیٹھی ہوئی نہ ہوتی تو میں تمہاری بات پر یقین ہی نہ کرتی کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی آواز اور لہجے کی بغیر کسی پریکٹس کے اس قدر کامیاب نقل بھی کر سکتا ہے "...... ایون نے کہا۔

" تم صرف یہ دعا کرو کہ یہ واقعی عام سا معاہدہ ہو۔ اس کے پیچھے کوئی چکر بازی نہ ہو۔ ورنہ معاملات واقعی بگڑ بھی سکتے ہیں "۔ گیری نے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات "...... ایون نے کہا۔

" عمران لازماً ہمارے ہوٹل سے نکل کر سر سلطان کے آفس گیا

ہو گا اور اس نے لازماً اس کاپی کو پہلے چیک کیا ہو گا لیکن اس کے
باوجود جس انداز میں یہ معاہدہ ہوا ہے اور جس طرح حکومت نے
گریٹ لینڈ کے اس آدمی کو ہلاک کرنے کی سازش کی ہے۔ یہ سب
کچھ عمران تو کیا میرے حلق سے بھی نہیں اتر رہا اس لئے میں نے
چیف سے کہا ہے کہ اگر کوئی خاص بات ہو تو وہ مجھے ضرور اطلاع
کرے کیونکہ عمران نے لازماً اس بارے میں معلومات حاصل کرنی
ہیں اور اگر کوئی گڑبڑ معلوم ہوئی تو پھر ہمیں اس کے لئے واقعی بھگتنا
پڑے گا"...... گیری نے کہا۔

" ارے نہیں۔ یہ واقعی عام سا معاہدہ ہے۔ میں نے بھی اسے
پڑھا ہے۔ شاید ہماری حکومت خود ہی کچھ ضرورت سے زیادہ گریٹ
لینڈ سے مرعوب ہو گئی ہے کہ اس نے اس طرح حرکتیں کرائی
ہیں"...... ایون نے کہا۔

" میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ اب جبکہ معاہدہ ہو چکا ہے
تو اب کاسٹرین حکام کیوں اس کے پیچھے ہیں۔ حکومتوں کے درمیان
کاروبار تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور ختم بھی ہوتے رہتے ہیں"۔ گیری
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ لیکن فرض کیا کہ ایسا
کوئی پس منظر ہوا بھی ہی اور عمران نے اسے ٹریس کر لیا تو پھر
تمہارا کیا ردعمل ہو گا"...... ایون نے کہا۔

" چونکہ مجھے اندھیرے میں رکھ کر ایسا کام کیا گیا ہو گا اس لئے

میں ایجنسی سے استعفیٰ دے دوں گا اور عمران سے معذرت کر لوں
گا"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم پر واقعی عمران کے اس تعاون کا بڑا گہرا اثر پڑا ہے لیکن ایسا تو
ہوتا ہی رہتا ہے"...... ایون نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید
کوئی بات ہوتی۔ ایک ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا۔ اس کے ہاتھ
میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

" مسٹر گیری آپ کی کال ہے"...... ویٹر نے کہا اور فون پیس میز
پر رکھ دیا اور واپس مڑ گیا۔

" چیف کی کال ہو سکتی ہے۔ اسے میں کہہ کر آیا تھا کہ ہم رات
گئے تک اس کلب میں بیٹھیں گے"...... گیری نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے فون پیس اٹھا لیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" گیری بول رہا ہوں"...... گیری نے کہا۔

" چیف بول رہا ہوں گیری۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے
کہ تمہیں بتا دوں کہ حکومت کاسٹریا نے اس معاہدے کی کاپی
حکومت گریٹ لینڈ کو فیکس کر کے جب اس سے احتجاج کیا تو
حکومت گریٹ لینڈ نے معذرت کی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اس
معاہدے کے باوجود کاسٹریا کا کیمیکل پہلے کی طرح خریدا جائے گا۔
اس طرح تمہارا یہ کارنامہ بے حد شاندار رہا ہے"...... چیف نے
کہا۔

" لیکن حکومت نے انہیں کیا بتایا ہے کہ یہ کاپی کس طرح

حاصل کی گئی ہے"...... گیری نے کہا۔

"انہیں یہی بتایا گیا ہے کہ کاسٹرین ایجنٹوں نے اپنے ذرائع سے یہ کاپی حاصل کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن پہلے تو حکومت گریٹ لینڈ اس معاہدے سے ہی انکاری تھی"...... گیری نے کہا۔

"اسی لئے تو اس کی کاپی حاصل کی گئی تھی تاکہ وہ انکار نہ کر سکیں اور اب کاپی کے بعد انہیں معذرت کرنا پڑی ہے"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر گریٹ لینڈ حکومت نے کیوں اس انداز میں یہ معاہدہ کیا ہے اور کیوں پہلے ہماری حکومت سے اس معاہدے کی موجودگی سے انکار کر دیا حالانکہ یہ عام سا تجارتی معاہدہ ہے جو اکثر حکومتوں کے درمیان ہوتا رہتا ہے"...... گیری نے کہا۔

"حکومتوں کے معاملات حکومتیں ہی جان سکتی ہیں۔ بہرحال تمہاری وجہ سے کاسٹریا کو بے حد فائدہ پہنچا ہے اس لئے چیف سیکرٹری صاحب نے بھی خصوصی طور پر تمہاری تعریف کی ہے"۔ چیف نے کہا۔

"بے حد شکریہ چیف۔ آپ کی اور چیف سیکرٹری صاحب کی یہ حوصلہ افزائی میرے لئے واقعی باعث افتخار ہے"...... گیری نے کہا۔

"تم نے کارنامہ ہی ایسا انجام دیا ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو گیری نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا"...... ایون نے پوچھا تو گیری نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"چلو تمہارے ذہن میں موجود خلش تو ختم ہوئی"...... ایون نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوبارہ شراب پینے اور گپ شپ میں مصروف ہو گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ابھی اٹھنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ ویٹر ایک بار پھر فون پیس اٹھائے ان کی طرف آیا۔

"مسٹر گیری آپ کی کال ہے"...... ویٹر نے کہا تو گیری بے اختیار چونک پڑا۔ ایون کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔ گیری نے فون پیس لے کر اسے آن کیا اور کان سے لگا لیا۔

"یس۔ گیری بول رہا ہوں"...... گیری نے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو گیری بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے عمران تم۔ کیسے معلوم کر لیا تم نے کہ میں یہاں موجود ہوں"...... گیری نے کہا تو ایون بھی عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"میں شیطان کی طرح پاکیشیا میں مشہور ہوں اور تم تو بہرحال میرے دوست ہو"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو گیری بے

اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں کاسٹریا کا شیطان ہوں "...... گیری نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

" میں نے تو اپنی بات کی ہے۔ تم اپنے متعلق بہتر جانتے ہو گے۔ بہرحال میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ حکومت پاکیشیا نے گریٹ لینڈ کو سرکاری طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ اس معاہدے کو منسوخ سمجھے۔ پاکیشیا یہ کیمیکل گریٹ لینڈ کو سپلائی نہیں کرے گا اس لئے یقیناً اب گریٹ لینڈ کاسٹریا سے یہ کیمیکل خریدنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس طرح تمہاری حکومت کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ البتہ اپنے چیف کو یہ بتا دینا کہ یہ کیمیکل گریٹ لینڈ ایک خاص قسم کے انتہائی خطرناک کیمیائی ہتھیار کی تیاری کے لئے خرید رہا ہے اور بین الاقوامی قانون کے تحت کیمیائی ہتھیار کی تیاری ممنوع ہے اس لئے اگر کل کو کوئی بات ہوئی تو گریٹ لینڈ کے ساتھ ساتھ کاسٹریا بھی اس میں ملوث ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے اس لئے اسے اس قدر خفیہ رکھا جا رہا تھا لیکن پاکیشیا نے پہلے یہ معاہدہ کیوں کیا تھا"...... گیری نے کہا۔

" پاکیشیا کے ماہرین کو اس کے اس استعمال کے بارے میں علم نہیں تھا۔ میں نے گریٹ لینڈ سے معلومات حاصل کیں تو مجھے علم ہوا کہ گریٹ لینڈ نے باقاعدہ چار خفیہ فیکٹریاں بنائی ہیں جہاں اس کیمیکل میں ایک اور کیمیکل ملا کر انتہائی خوفناک کیمیائی ہتھیار تیار

کئے جا رہے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ خفیہ کیمیائی ہتھیار گریٹ لینڈ خفیہ طور پر ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کو فروخت کر رہا ہے اور چونکہ اس کی مانگ بڑھ گئی ہے اس لئے وہ نئی فیکٹریاں لگانے کی سوچ رہے ہیں اس لئے انہوں نے پاکیشیا اور دیگر چند مسلم ممالک کو شامل کر کے اس ٹائپ کا معاہدہ کیا ہے کیونکہ اس کیمیکل کے لئے بنیادی خام مال پاکیشیا اور ان مسلم ممالک میں باافراط دستیاب تھا۔ میں نے جب یہ معلومات اپنی حکومت کو دیں تو حکومت نے گریٹ لینڈ سے معاہدہ ہی کینسل کر دیا اور دیگر مسلم ممالک کو بھی اس کی اطلاع کر دی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں چیف کو بتا دوں گا۔ تمہارا بے حد شکریہ"۔ گیری نے کہا اور پھر دوسری طرف سے گڈ بائی کا سن کر اس نے فون آف کر دیا۔

" کیا ہوا۔ عمران کیا کہہ رہا تھا"...... ایون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جواب نے گیری نے پوری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ تو یہ تھی اصل بات۔ ٹھیک ہے۔ تم چیف کو بتا دو۔ اس کے بعد حکومت جانے اور اس کا کام"...... ایون نے کہا۔

" ہاں۔ کل میں آفس جا کر بات کروں گا۔ ایسی بات فون پر کرنا ٹھیک نہیں ہے"...... گیری نے کہا تو ایون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ پہلے تو عمران نے سنی ان سنی کر دی لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"سٹائلش بیوٹی پارلر"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر گھنٹی بجنے لگی اور عمران نے ایک طویل سانس لے کر کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھالیا۔

"سٹائلش بیوٹی پارلر سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران

نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ پہلے بھی تم نے ہی یہ نام لیا تھا"...... دوسری طرف سے جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اب کیا کیا جائے مس جولیا۔ وہ کیا کہتے ہیں روٹی تو کسی طور کما کھائے مچھندر۔ اور ویسے بھی آج کل بیوٹی پارلر کا بزنس عروج پر ہے۔ اب تو خاتون خانہ بھی بازار جانے سے پہلے بیوٹی پارلر سے باقاعدہ میک اپ کراتی ہے اور پھر بازار جا کر گھر کا سامان خریدتی ہے۔ سامان چاہے دس روپے کا خریدنا ہو لیکن بیوٹی پارلر والوں کو دس ہزار روپے اس لئے ادا کئے جاتے ہیں کہ خاتون خانہ کو بازار میں موجود دوسری عورتیں رشک بھری نظروں سے دیکھتی رہیں۔ البتہ مردوں کی بات دوسری ہے۔ وہ ایسی خواتین کو دیکھ کر باقاعدہ ہنس پڑتے ہیں۔ انہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے خاتون خانہ اپنا گھر خود پینٹ کرتی رہی ہو اور اس پینٹ کے چھینٹوں نے اس کے چہرے پر جگہ بنا لی ہو"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"سوائے بکواس کرنے کے تمہیں اور بھی کچھ آتا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بہت کچھ آتا ہے۔ مثلاً ایسے رسالوں کا مطالعہ کرنا جس میں آغا سلیمان پاشا کی پسند کی تصویریں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سنو۔ فوراً صفدر کے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ فوراً میں اس کے فلیٹ سے ہی بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ کیا صالحہ مان گئی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ فوراً آجاؤ"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ ساری ٹیم وہاں اکٹھی ہو گی اور کسی پکنک کا پروگرام بنایا جا رہا ہو گا یا پھر کہیں دعوت کھانے کی بات ہو رہی ہو گی۔ چنانچہ وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس کے جسم پر بہترین تراش خراش کا سلیٹی رنگ کا سوٹ تھا۔ شاندار میچ کرتی ہوئی ٹائی اور جیب میں جھانکتا ہوا رومال یوں محسوس ہوتا تھا جیسے عمران کسی خاص فنکشن کے لئے تیار ہو کر جا رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ گئی جس میں صفدر نے اب فلیٹ لیا تھا۔ ابھی عمران کار سے باہر آ کر اسے لاک کر ہی رہا تھا کہ ایک اور کار اس کے قریب آ کر رکی اور اس میں سے صدیقی باہر آ گیا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا فور سٹارز بھی مدعو ہیں اس فنکشن میں"۔ عمران نے کہا۔

"فنکشن۔ کیسا فنکشن"...... صدیقی نے کار سے باہر آتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ وہ مقدس فریضہ۔ وہ میرا مطلب ہے جس میں ایجاب و قبول ہوتا ہے۔ خطبہ پڑھا جاتا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"آپ کا مطلب شادی سے ہے۔ مگر کس کی شادی ہو رہی ہے"۔ صدیقی نے کار لاک کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا نے بتایا ہے کہ صالحہ مان گئی ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ اسی لئے باقاعدہ تیار ہو کر آئے ہیں لیکن عمران صاحب۔ اگر صالحہ بے چاری مان بھی جائے تب بھی یہ مقدس فریضہ سرانجام نہیں پا سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا ہوتا تو اس فلیٹ کی بجائے ہمیں کسی میرج ہال میں جانا پڑتا"...... صدیقی نے کہا۔

"ارے موجودہ دور سادگی کا دور ہے۔ ہال کی بجائے کمرہ سستا پڑتا ہے۔ اب دیکھو صفدر کے فلیٹ میں جب فنکشن ہو رہا ہے تو سمجھو بارات کا سارا خرچہ بچ گیا۔ رخصتی کا خرچہ بھی ختم۔ بتاؤ کتنی بچت ہو گی جو کل کام آ سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ صفدر کے فلیٹ پر پہنچ گئے۔ صدیقی نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صفدر موجود تھا۔

"ارے۔ ارے۔ نہ سر پر سہرا۔ نہ چہرے پر شرم و حیا کے تاثرات۔ ایسا ہوتا ہے دولہا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"دولہا۔ کیا مطلب"...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو

صدیقی نے عمران کی بات دوہرا دی اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے چیف۔ پھر آپ۔ اس کے بعد ہی ہمارا نمبر آسکتا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

"چیف کی ہونے والی بیگم کی تو ابھی تک وادی بھی پیدا نہیں ہوئی اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو اول تو جولیا ہی نہیں مانتی اور اگر فرض کیا وہ مان بھی جائے تب پھر اس کا بھائی تنویر نہیں مانے گا"...... عمران نے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اندر کمرے میں واقعی اس وقت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ جولیا کی نظریں عمران پر پڑیں تو اس کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے جان بوجھ کر منہ دوسری طرف کر لیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا باراتیان صفدر"...... عمران نے خشوع خضوع سے پر لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے

"کیا مطلب"...... صالحہ نے سب سے پہلے کہا۔

"لو میں دولہا کو کہہ رہا تھا کہ نہ سر پر سہرا اور نہ چہرے پر شرم و حیا۔ اب دلہن کو دیکھو تو وہ اس سے بھی دو قدم آگے ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صالحہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس لئے پریشان ہو گئی تھی کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی کھیل تو نہیں کھیلا جا رہا۔

"مجھے جولیا نے فون کر کے کہا ہے کہ صالحہ نے ہاں کر دی ہے اس لئے تم فوراً صفدر کے فلیٹ پر پہنچ جاؤ لیکن تم نے نہ دلہن والا لباس پہنا ہے اور نہ ہی تمہاری سکھی سہیلیاں چلو اکیلی جولیا ہی سہی، ڈھولک بجا رہی ہے اور نہ ہی یہاں پھول نظر آ رہے ہیں۔ دولہا بھی سر جھاڑ منہ پہاڑ بنائے ہوئے ہے اور دلہن پریشان ہو کر مطلب پوچھ رہی ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں زیادہ شوق ہے شادی کا تو خود کر لو۔ کیوں ان کو خواہ مخواہ پریشان کر رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو واقعی شادی کر رہا ہوں۔ جلد ہی آپ سب کو دعوت نامے مل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا مس جولیا کو بھی آپ دعوت نامہ بھیجیں گے"...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ یقیناً یہی چیف کی نمائندگی کرے گی کیونکہ چیف تو شرم کے مارے آئے گا ہی نہیں کہ وہ تو اب تک شادی نہیں کر سکا"۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"ہونہہ۔ تو تم شادی کر رہے ہو۔ کس سے"...... جولیا نے یکلخت پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ صفدر کی بات سے واضح ہو گیا تھا کہ عمران جولیا سے شادی نہیں کر رہا اور شاید اسی لئے صفدر نے بات پوچھ کر اپنا بدلہ لینے کے لئے یہ بات کی تھی اور جولیا کے

پھنکار نے پر سب ساتھی ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر مسکرا دیئے۔

" ظاہر ہے کسی لڑکی سے ہی کر رہا ہو گا"...... تنویر بھلا کہاں ایسے موقع پر پیچھے رہنے والا تھا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور جولیا کا چہرہ مزید بگڑ گیا۔

" ابھی یہ فیصلہ تو نہیں ہوا کہ کون مجھ سے شادی کرے گی یا میں کس لڑکی سے شادی کروں گا لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اب شادی کر ہی لوں۔ آخر کب تک کنوارہ میرا مطلب ہے مارا مارا پھرتا رہوں گا کہ چلو گھاٹ کے نہیں بن سکے تو گھر کے تو بن جائیں"۔ عمران نے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ واقعی غصے کی شدت سے بگڑ گیا تھا۔

" مس جولیا۔ آپ عمران صاحب کی فطرت اور عادت سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ ایسی باتیں صرف آپ کو غصہ دلانے کے لئے کرتے ہیں"...... صفدر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جیسے ہی جولیا کا غصہ بڑھتا جائے گا عمران اتنا ہی اس معاملے میں مزید آگے بڑھ کر بولتا رہے گا۔

" ارے نہیں صفدر۔ میں نے واقعی فیصلہ کر لیا ہے۔ اب مسئلہ

صرف یہ ہے کہ جس طرح صالحہ نے ہاں کر دی ہے اس طرح کوئی اور بھی ہاں کر دے۔ کیوں تنویر۔ کیا خیال ہے۔ میں نے درست فیصلہ کیا ہے ناں"...... عمران نے فوراً ہی پلٹتے ہوئے کہا کیونکہ جولیا کا چہرہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اگر مزید کوئی بات ہوئی تو واقعی جولیا کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔

" میں نے کب ہاں کی ہے۔ آپ خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

" چلو تم اس الزام کو حقیقت میں بدل دو۔ تمہارا کیا جاتا ہے۔ بے چارہ صفدر تو کئی روز تک خوش نظر آتا رہے گا"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" میں نے جو کہا ہے وہ بتاؤ۔ بات کو بدلو نہیں"...... جولیا نے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ پہلے سے کہیں نرم تھا۔ ظاہر ہے عمران نے بات پلٹ کر بہرحال اس کے حق میں بات کر دی تھی۔

" شادی تو کرنی ہی ہے۔ آج نہیں تو کل۔ اس کا فیصلہ تو ہو چکا ہے لیکن مسئلہ وہی ہے کہ اس وقت تک شادی ہو ہی نہیں سکتی جب تک دلہن ہاں نہ کرے۔ کیوں صفدر۔ کیا دلہن کے ہاں کہے بغیر شادی ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب جب وقت آئے گا تو ہاں بھی کرا لی جائے گی۔ آپ وہ وقت تو لے آئیں"...... صفدر نے کہا

" میں نے لے آنا ہے وقت۔ بھائی کتنے طویل عرصے سے کہہ رہا

ہوں تمہیں خطبہ نکاح یاد کر لو۔ وقت فوراً آجائے گا لیکن"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کے پاس شادی کے علاوہ مذاق کے لئے اور کوئی موضوع نہیں ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا نے غصیلی نظروں سے صالحہ کی طرف دیکھا۔ شاید یہ موضع جولیا کا پسندیدہ موضوع تھا کہ اس طرح اس کی نفسیاتی تسکین ہو جاتی تھی۔

"تم بتاؤ مذاق کے لئے اس سے ہٹ کر اور کونسا موضوع ہو سکتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں لوگ مذاق کے چکر میں پھنس کر اب خود مذاق بن چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ہم آپ کے آنے سے پہلے اس بات پر غور کر رہے تھے کہ طویل عرصے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں آرہا۔ کیا اب ہمیں اپنا وجود قائم رکھنے کے لئے خود کوئی کیس تیار کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"جب تک تمہارا چیف کنجوسی نہیں چھوڑے گا کیس تو آکر جاتے رہیں گے"...... عمران نے کہا تو سب عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی کیس تمہارے ہاتھ لگا تھا اور تم نے چیف کی کنجوسی کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھوڑ کہاں سکتا تھا بس اس کا سٹیئرنگ ذرا موڑ دیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ کیس کا رخ دانش منزل کی بجائے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی طرف مڑ گیا لیکن وہ چیف سے بھی بڑا کنجوس ثابت ہوا۔ صرف مشروب کی ایک بوتل پلا کر ٹرخا دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کیس تھا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران نے ساری تفصیل بغیر کم وکاست بتا دی۔

"اوہ۔ یہ انٹیلی جنس کا کیس نہیں تھا۔ یہ تو سیکرٹ سروس کا کیس تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تھا تو سہی۔ کیونکہ اس میں غیر ملکی حکومتیں ملوث تھیں یکن اب کیا کروں۔ کئی بار تمہارے چیف کو سمجھایا ہے کہ کنجوسی چھوڑ دے لیکن وہ باز ہی نہیں آتا"...... عمران نے بڑے سادہ لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا چیف کو اس بارے میں علم ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اسے تو بتانا ہی پڑتا ہے کیونکہ اس کے اپنے بھی ذرائع ہیں۔ اسے وہاں سے پتہ چل جاتا تو میری شامت بھی آسکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر چیف کا کیا ردعمل ہوا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"اس نے بہت شور مچایا۔ دھمکیاں دیں لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ اگر جولیا کی گھرکیاں مجھ پر اثر نہیں کر سکتیں تو بیچارے چیف کی کیا حیثیت ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ ملک کے ساتھ غداری ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ لفظ اپنے چیف کے کان میں نہ ڈال دینا ورنہ پھر اکیلا تنویر میدان میں رہ جائے گا اور سارا سسپنس اور ایڈونچر کا سارا لطف ہی ختم ہو جائے گا اور پھر تمہیں مجبوراً ایک بار نہیں تین بار ہاں کہنی پڑ جائے گی"...... عمران نے ایسے کہا جیسے اس کی وجودگی کے بغیر واقعی سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

"یہ غداری کیسے ہو گئی مس جولیا۔ عمران صاحب نے بہرحال مشن مکمل کر دیا"...... اس بار صدیقی نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی یہ کیس مکمل ہو گیا تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں مکمل ہو گیا تھا۔ جب چیف کی دھمکیاں بڑھتی گئیں اور مجھے خدشہ محسوس ہونے لگا کہ جولیا کا مستقبل خطرے میں پڑ رہا ہے تو مجھے مجبوراً مزید کارروائی کرنی پڑی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا تھا۔ عمران کی ایسی اور بے ساختہ باتیں اس کے دل کے تاروں کو واقعی چھیڑ دیتی

تھیں۔

"کیا ہوا پھر"...... سب نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بتایا کہ کاسٹریا کا ایک ایجنٹ گیری یہاں آیا۔ وہ اس معاہدے کی کاپی حاصل کرنا چاہتا تھا جو معاہدہ اس کانفرنس کی آڑ میں ہوا تھا۔ وہ چونکہ میرا دوست تھا اس لئے اس نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں اس معاہدے کی کاپی دلا دوں۔ چنانچہ میں نے سر سلطان کی منت کی اور ان سے کاپی لے کر گیری کو دے دی"...... عمران نے کہا۔

"معاہدہ۔ کیسا معاہدہ"...... سب نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"اصل میں اس کانفرنس کی آڑ میں ایک معاہدہ ہوا تھا اور کاسٹرین حکومت اس معاہدے کو روکنا چاہتی تھی۔ اس کے لئے اس نے گریٹ لینڈ کے اس مندوب کو ہلاک کرانے کی سازش کی تھی جسے سر فیاض نے ختم کر دیا تھا۔ اس طرح کانفرنس ہو گئی میرا مطلب ہے کہ معاہدہ ہو گیا۔ ویسے جب مجھے گیری نے بتایا تب مجھے پتہ چلا کہ ایسا کوئی معاہدہ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو۔ یہ تو صریحاً غداری ہے"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"غداری ہوتی تو اب تک تمہارا چیف مجھے گولی مار چکا ہوتا۔ ایسے معاملات میں وہ تنویر سے بھی زیادہ تیز ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے۔ یہ ایک عام سا تجارتی معاہدہ تھا لیکن اسے کاسٹرین حکومت سے خفیہ رکھنے کے لئے گریٹ لینڈ نے یہ سارا ڈرامہ کھیلا تھا۔ لیکن

میرے ذہن میں معاملات بہرحال کھٹک رہے تھے۔ اس لئے میں نے
اپنے طور پر جب تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ یہ کیمیکل جو کاسڑیا
حکومت گریٹ لینڈ کو سپلائی کر رہی ہے کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری
میں بھی کام آتا ہے تو میں ساری گیم سمجھ گیا۔ چونکہ کیمیائی ہتھیاروں
پر بین الاقوامی طور پر پابندی ہے اس لئے گریٹ لینڈ خفیہ طور پر یہ
ہتھیار تیار کرا کر سپر پاورز کو بھی سپلائی کر رہا ہے اور ظاہر ہے اپنے
لئے بھی رکھ رہا ہو گا۔ گریٹ لینڈ واقعی بزنس کر رہا تھا۔ چنانچہ میں
نے چیف کو رپورٹ کر دی اور چیف نے صدر مملکت کو حکم دے
کر یہ معاہدہ فوری طور پر کینسل کرا دیا۔ پھر میں نے گیری کو فون کر
کے اسے بھی بتا دیا کہ وہ اپنی حکومت کو بھی آگاہ کر دے کیونکہ کسی
بھی وقت انکشاف ہوا تو گریٹ لینڈ جیسے بڑے ملک کا تو شاید کچھ نہ
بگڑے البتہ کاسڑیا جیسے چھوٹے ملک پر فوری بین الاقوامی پابندیاں
عائد کر دی جائیں گی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" مطلب ہے کیس حتمی طور پر ختم ہو گیا"...... جولیا نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
" حتمی طور پر تو نہیں البتہ ختم ضرور ہو گیا"...... عمران نے کہا تو
جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔
" کیا مطلب۔ جب معاہدہ ختم ہو گیا تو کیس بھی ختم ہو گیا"۔
جولیا نے کہا۔
" اگر تمہارا چیف کنجوسی چھوڑ دے تو کیس زندہ بھی ہو سکتا

ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" زندہ ہو سکتا ہے۔ وہ کیسے"...... جولیا نے کہا۔
" ان فیکٹریوں کا سراغ لگا کر اقوام متحدہ کو اس کی رپورٹ دی جا
سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔
" اوہ نہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ اقوام متحدہ جانے اور گریٹ
لینڈ جانے اور کاسڑیا"...... جولیا نے جواب دیا۔
" عمران صاحب۔ اس کیمیکل کا کیا نام ہے جس کا معاہدہ ہوا
تھا"...... نعمانی نے کہا تو سب چونک پڑے۔
" سٹار گاس"...... عمران نے جواب دیا۔
" تو پھر عمران صاحب یہ فیکٹری گریٹ لینڈ میں نہیں بلکہ
کافرستان میں ہے کیمیائی ہتھیار بنانے کی"...... نعمانی نے بڑے حتمی
لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔
" کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" میں درست کہہ رہا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے سٹار گاس نامی
کیمیکل کی ایک بھاری شپ منٹ گریٹ لینڈ سے کافرستان کے لئے
خود دیکھی ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ سٹار گاس نامی کیمیکل
کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری میں کام آتا ہے"...... نعمانی نے کہا تو
سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" کیسے۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔
" میرا ایک دوست کیمیکلز کی دارآمد کا کاروبار کرتا ہے ایسے

کیمیکلز جو کپڑے کی رنگائی اور دھلائی کرنے والی فیکٹریوں میں استعمال ہوتے ہیں اور یہ کیمیکلز وہ گریٹ لینڈ ایکریمیا اور دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔ میں اکثر گپ شپ کے لئے اس کے آفس میں چلا جاتا ہوں کیونکہ وہ میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے۔ ایک بار میں اس کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے مینجر نے اس سے فون پر بات کی اور پھر اس کے بلانے پر وہ مینجر فائل لے کر خود آفس آ گیا۔ اس مینجر نے بتایا کہ گریٹ لینڈ سے ایک شپمنٹ غلطی سے کافرستان کی بجائے ہمارے پاس آ گئی ہے اور یہ سٹار گاس کیمیکل کی ہے۔ میرے دوست نے اپنے مینجر کو ہدایات دیں اور وہ چلا گیا تو میرے دوست نے خود ہی بتایا کہ یہ کیمیکل اس کے لئے نہیں ہے اور کافرستان کے لئے انتہائی بھاری مقدار میں شپمنٹ ہوتی ہے جس پر میں نے اسے کہا کہ وہ بھی تو کیمیکلز کا کاروبار کرتا ہے۔ پھر یہ نام اس کے لئے نیا کیوں ہے۔ اس پر میرے دوست نے اپنے کسی اور آدمی کو فون کر کے اس کیمیکل کے بارے میں بات کی تو اس نے بتایا کہ یہ کیمیکل دفاعی مقاصد کے لئے کام آتا ہے۔ بہرحال بات ختم ہو گئی اور میں بھی بھول گیا لیکن اب آپ نے جب کیمیائی ہتھیاروں کے سلسلے میں کیمیکل کی بات کی تو مجھے وہ بات اچانک یاد آ گئی اور پھر اب آپ کے نام بتانے پر یہ بات طے ہو گئی کہ یہ وہی کیمیکل ہے اور اگر اس سے کیمیائی ہتھیار بنتے ہیں تو پھر اس کی فیکٹری یا فیکٹریاں بہرحال کافرستان میں موجود ہیں"...... نعمانی نے تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ کیمیکل کسی اور کام بھی آتا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ عام طور پر یہ کیمیکل ادویات میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن یہ کیمیائی ہتھیاروں میں بھی کام آتا ہے اس لئے میں نے چیف کو رپورٹ دی اور چیف نے اس معاہدے کو کینسل کرا دیا اور اب نعمانی کی بات سن کر پہلی بار میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ گریٹ لینڈ نے اس معاہدے میں یہ شق شامل کی تھی کہ اس کیمیکل کی نصف مقدار کافرستان پہنچائی جائے گی اور نصف گریٹ لینڈ۔ گریٹ لینڈ کے مطابق کافرستان کی ادویہ ساز فیکٹریاں یہ کیمیکل اس سے منگواتی ہیں اور اسے گریٹ لینڈ سے کافرستان بھجوانے پر بے حد اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں اس لئے وہ چاہتا کہ یہ کیمیکل یہیں سے کافرستان بھجوا دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کافرستان میں یہ کیمیکل واقعی ادویات بنانے والی فیکٹریاں ہی خریدتی ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن ظاہر ہے اس بارے میں کام کرنا پڑے گا۔ تب ہی اصل بات سامنے آئے گی اور تمہارا چیف کنجوس آدمی ہے اس لئے کون کام کرے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی تصدیق ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کافرستان

کیمیائی ہتھیار تیار کر رہا ہو اور ظاہر ہے ایسے ہتھیار وہ پاکیشیا کے خلاف ہی استعمال کرے گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ صفدر کے فلیٹ سے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ میں کافرستان میں فارن ایجنٹ کے ذمے یہ کام لگا دیتا ہوں کہ وہ وہاں چیک کرے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"وہی بات ہوئی۔ بجائے اس کے کہ وہ ٹیم کو یہاں سے کافرستان بھیجتا اور مجھے لیڈر بنا دیتا تاکہ ہم وہاں سے معلومات حاصل کر کے واپس آتے لیکن اس نے سوچا کہ خرچہ بچایا جائے اور فارن ایجنٹ کے ذمے یہ کام لگا دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ فکر مت کریں۔ اگر واقعی ایسی کوئی فیکٹری ہوئی تو اسے تباہ کرنے کا کام ٹیم سے ہی لیا جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو کچھ حوصلہ تو ملا۔ وہ شاعر نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے کہا ہے کہ شجر سے پیوستہ رہ کر امید بہار رکھنی چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر عمران نے دوپہر کا کھانا سب کے ساتھ ہی کھایا اور پھر وہاں سے سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔ کیونکہ نعمانی کی بات سن کر اس کے ذہن میں کھلبلی سی شروع ہو گئی تھی لیکن اس نے اس لئے جلدی نہ کی تھی کہ بہرحال کافرستان سے رپورٹ فوراً تو نہ آ سکتی تھی۔

"کیا ہوا۔ کوئی رپورٹ آئی ہے کافرستان سے"...... عمران نے سلام دعا کے بعد اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

"میں نے ناٹران کو حکم تو دے دیا تھا لیکن ابھی تک کوئی رپورٹ تو نہیں آئی اور اتنی جلدی آ بھی نہیں سکتی۔ ظاہر ہے ایسی کوئی لیبارٹری ہو گی تو وہ خفیہ ہو گی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ میں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ فیکٹری ظاہر ہے انتہائی خفیہ ہو گی۔ بہرحال جیسے ہی کوئی اطلاع ملی میں رپورٹ دے دوں گا"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"تم نے کس انداز میں کام شروع کرایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ دفاعی فیکٹری ہو گی اس لئے وزارت دفاع سے ہی معلومات مل سکتی ہیں۔ وہاں اس کے لئے کام ہو رہا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"اس فیکٹری میں جو کیمیکل بنیادی طور پر استعمال ہوتا ہے اس کا نام سٹار گاس ہے۔ اس کی شپمنٹ گریٹ لینڈ سے کافرستان کے لئے آتی ہے۔ تم بندرگاہ سے معلومات حاصل کرو کہ اس کیمیکل کی شپمنٹ کس کے نام آتی ہے اور یہ وہاں سے کہاں جاتی ہے۔ پورا لنک معلوم کرو۔ یہ چونکہ بظاہر کاروباری معاملات ہیں اس لئے تم زیادہ آسانی سے اور جلد ہی اس بارے میں معلوم کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یہ واقعی زیادہ بہتر راستہ ہے"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

گیری اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"گیری بول رہا ہوں"...... گیری نے کہا۔

"فون محفوظ کر لو"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی تو گیری نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس چیف۔ فون محفوظ ہو چکا ہے"...... گیری نے کہا۔

"یہ بتاؤ کیا تم ملک کے مفادات کی خاطر اپنے کسی گہرے دوست کو گولی مار سکتے ہو"...... چیف نے کہا تو گیری بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس چیف"...... گیری نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہارے پاکیشیائی

دوست عمران نے تمہیں اطلاع دی تھی کہ سٹارگاس کیمیکل کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری میں کام آتا ہے۔ تم نے مجھے رپورٹ دی تو میں نے حکومت تک یہ رپورٹ پہنچا دی۔ چیف سیکرٹری صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ کیمیکل ادویہ سازی کے کام آتا ہے لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف سیکرٹری نے مجھے اپنے آفس کال کیا اور وہاں انہوں نے بتایا کہ اس رپورٹ پر انتہائی اعلیٰ سطح پر غور کیا گیا ہے اور یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ واقعی یہ کیمیکل ادویہ سازی کے ساتھ ساتھ کیمیائی ہتھیار بنانے کے کام بھی آتا ہے اور گریٹ لینڈ اس کیمیکل کو واقعی کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری پر خرچ کرتا ہے۔ البتہ اس کی خاصی مقدار وہ مختلف ممالک کو ادویہ سازی کے لئے بھی فروخت کر دیتا ہے۔ اس طرح کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکا ورنہ دونوں کے خلاف انتہائی سخت کارروائی ہو سکتی ہے اور گریٹ لینڈ تو پھر بھی سپرپاور ہے لیکن کاسٹریا چھوٹا سا ملک ہے اور وہ یہ دباؤ برداشت نہیں کر سکے گا اور اس کی معیشت بھی بیٹھ جائے گی اس لئے اعلیٰ سطح پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس خطرے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے اور اس عمران کو ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ مشن میرے ذمہ لگایا گیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ پوری ایجنسی میں اور کوئی ایسا ایجنٹ نہیں ہے جو یہ کام کر سکے لیکن میں اس لئے مخمصے میں مبتلا تھا کہ وہ تمہارا گہرا دوست ہے اس لئے میں نے تم سے پہلے یہ بات پوچھی تھی“...... چیف نے کہا۔

”باس۔ عمران نے اگر یہ کام کرنا ہوتا تو وہ اب تک کر چکا ہوتا اور شاید مجھے بھی کال نہ کرتا اس لئے آپ اعلیٰ حکام کو تسلی دے دیں کہ ایسا نہیں ہو گا“...... گیری نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم ملکی مفادات پر دوست کو ترجیح دے رہے ہو“...... دوسری طرف سے چیف کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

”یہ بات نہیں ہے چیف۔ میں کاسٹریا کے مفاد کے لئے ایک ہزار بار بھی عمران کو ہلاک کر سکتا ہوں۔ ویسے عمران بھی ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ پاکیشیا کے مفاد کے لئے مجھے بھی ہلاک کر سکتا ہے اس لئے یہ بات نہیں ہے۔ میں تو اس لئے ایسا کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک فضول مشن ثابت ہو گا“...... گیری نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے کاسٹریا کا خدشہ ختم ہو جائے گا۔ یہ مشن بہرحال تم نے مکمل کرنا ہے۔ اگر تم انکار کر دو گے تو پھر میں کسی اور کو بھیجوں گا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے کامیابی چاہئے۔ ناکامی نہیں“...... چیف نے کہا۔

”ٹھیک ہے چیف۔ جیسے آپ کا حکم“...... گیری نے کہا۔

”اوکے۔ تم چاہو تو ایون کو ساتھ لے جا سکتے ہو“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو گیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ یہ دنیا کا کٹھن ترین مشن ہے۔ انتہائی کٹھن۔ لیکن ظاہر ہے اب وہ انکار بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ چیف اسے ملکی مفادات سے غداری کا نام دے کر اسے موت کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو گیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" گیری بول رہا ہوں "...... گیری نے کہا۔

" ایون بول رہی ہوں۔ چیف نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ تمہارے ذمے کوئی سپیشل مشن لگایا گیا ہے اور میں نے بھی تمہارے ساتھ مل کر یہ مشن مکمل کرنا ہے "...... ایون نے کہا۔

" ہاں۔ تم میرے آفس آ جاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی "۔ گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایون اس کے آفس میں داخل ہوئی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ہوا۔ تم بے حد پریشان نظر آ رہے ہو "...... ایون نے کہا۔

" ہاں۔ میں واقعی بے حد پریشان ہوں۔ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں "...... گیری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" مگر کیوں "...... ایون نے کہا تو گیری نے چیف سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ۔ یہ تو واقعی تمہارے لئے پریشانی کی بات ہے لیکن ملکی مفادات بہرحال ملکی مفادات ہیں اس لئے مشن تو مکمل کرنا ہے۔ ایسا کرتے ہیں کہ تم اور میں وہاں جاتے ہیں۔ تم انڈر گراؤنڈ رہنا

میں خود ہی مشن مکمل کر لوں گی کیونکہ عمران کے لئے جو جذبات تمہارے ہیں وہ بہرحال میرے نہیں ہو سکتے "...... ایون نے کہا۔

" تم کیا کرو گی۔ کس طرح اسے ہلاک کرو گی "...... گیری نے کہا۔

" مجھے عمران نے خود ہی پاکیشیا آنے کی دعوت دے رکھی ہے اس لئے میں وہاں پہنچ کر اس سے رابطہ کروں گی۔ ہم وہاں گھومیں پھریں گے اور کسی بھی لمحے میں اچانک اس پر فائر کھول دوں گی اور واپس آ جاؤں گی "...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر عمران اس طرح آسانی سے ہلاک ہو سکتا تو شاید اب تک ہزاروں بار نہیں لاکھوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔ تم نے اس کا صرف ایک روپ دیکھا ہے ورنہ وہ ایسا عفریت ہے کہ جس کی ہزار آنکھیں ہوتی ہیں اور نتیجہ یہ کہ اس کی بجائے تم خود اس کے ہاتھوں ماری جاؤ گی۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں باقاعدہ کوئی پلاننگ کرنا پڑے گی۔ ایسی پلاننگ کہ جس سے واقعی عمران ہلاک ہو سکے "۔ گیری نے جواب دیا۔

" نہیں۔ میں نے تمہاری حالت دیکھ لی ہے۔ تم یہ کام نہیں کر سکو گے۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں "...... ایون نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" ٹھہرو۔ اگر تم نے چیف سے بات کی تو چیف مجھ پر غداری کا

الزام لگا دے گا۔ اس نے پہلے ہی یہ بات کی ہے"...... گیری نے کہا۔

"تو پھر میری بات مان لو۔ چلو میں دوستی کی آڑ میں کام نہیں کروں گی۔ باقاعدہ کام کروں گی"...... ایون نے کہا تو گیری نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گیری بول رہا ہوں ارسٹل"...... گیری نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ کیا گریٹ لینڈ کے ایڈورڈ گروپ کا کوئی سیکشن پاکیشیا میں بھی کام کرتا ہے یا نہیں"...... گیری نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گیری نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو اسلحے کی اسمگلنگ کرنے والا گروپ ہے۔ تمہیں اس سے کیا کام پڑ گیا ہے"...... ایون نے کہا۔

"ان کا ایک سیکشن پیشہ ور قاتلوں پر بھی مبنی ہے اور یہ خاصے اونچے پیمانے پر کام کرتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہ لوگ باقاعدہ نیٹ ورک میں کام کرتے ہیں۔ مطلب ہے کہ ایک آدمی کے

ذمے کام نہیں لگایا جاتا بلکہ دس بارہ افراد کو مختلف پوائنٹس پر رکھا جاتا ہے۔ اگر شکار ایک سے بچ جائے تو دوسرے سے نہ بچ سکے اور اگر دوسرے سے بھی بچ جائے تو تیسرے سے نہ بچ سکے۔ اس طرح ان کی کامیابی کا گراف سو فیصد ہے۔ میں انہیں عمران کی ہلاکت کے لئے ہائر کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح عمران کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی"...... گیری نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ چیف اسے پسند نہ کرے"...... ایون نے کہا۔

"چیف کو کامیابی چاہئے۔ وہ اسے مل جائے گی"...... گیری نے کہا تو ایون خاموش ہو گئی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گیری نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گیری بول رہا ہوں"...... گیری نے کہا۔

"ارسٹل بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ایڈورڈ گروپ کا کوئی سیکشن پاکیشیا میں نہیں ہے۔ البتہ وہاں کے کسی مقامی گروپ سے ان کے رابطے ہیں"...... ارسٹل نے جواب دیا۔

"کیا ایڈورڈ گروپ کا کوئی سیکشن پاکیشیا جا کر کام کرے گا"۔ گیری نے کہا۔

"یس باس۔ کیوں نہیں۔ اگر انہیں ان کی مطلوبہ فیس دے دی جائے تو وہ دنیا کے ہر کونے میں کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی وہ ساری دنیا میں کام کرتے ہیں"...... ارسٹل نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کروں گا بات ایڈورڈ سے "...... گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم پہلے چیف سے بات کر لو گیری۔ پھر ایڈورڈ سے بات کرنا "۔ ایون نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... گیری نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "...... دوسری طرف سے چیف کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

" گیری بول رہا ہوں چیف "...... گیری نے کہا۔

" یس۔ کیا بات ہے "...... چیف نے کہا۔

" چیف۔ میں نے پلاننگ کی ہے کہ میں گریٹ لینڈ کے ایڈورڈ گروپ کے کلنگ سیکشن کے ذریعے عمران کا خاتمہ کراؤں تا کہ اس کی موت کے بعد اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں بھی آجائے تو وہ ہماری طرف آنے کی بجائے ایڈورڈ گروپ تک ہی پہنچ سکے ورنہ اگر یہ سیکرٹ سروس یہاں کاسٹریا پہنچ گئی تو معاملات بے حد خراب بھی ہو سکتے ہیں "...... گیری نے کہا۔

" اوہ۔ واقعی اس پہلو کے متعلق تو میں نے غور ہی نہیں کیا تھا۔ وہ تو واقعی عمران کی موت کے بعد پاگلوں کی طرح قاتل کو تلاش کریں گے اور جس قسم کی یہ سروس ہے ان سے کچھ بعید نہیں کہ تم

گیا تمہارے ساتھ ساتھ مجھے اور پھر کاسٹریا کو بھی کوئی بہت بڑا نقصان پہنچا دیں۔ اس حد تک تو تمہاری تجویز درست ہے لیکن اگر وہ ایڈورڈ گروپ تک پہنچ گئے تو پھر وہ تم تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔ بات تو پھر وہیں آجائے گی "...... چیف نے کہا۔

" میں تھرڈ پارٹی کے ذریعے بکنگ کراؤں گا۔ براہ راست نہیں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ تھرڈ پارٹی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا "...... گیری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر ایسا کرو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے "۔ چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔ کام ہو جائے گا "...... گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم نے میرا دلچسپ مشن خراب کر دیا ورنہ اس عمران کی موت میرے ہی ہاتھوں ہوتی "...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہاری زندگی بچا لی ہے ایون اور ابھی مجھے خدشہ ہے کہ یہ ایڈورڈ گروپ بھی کہیں ختم نہ ہو جائے اس لئے ہم دونوں بھی وہاں پہنچ کر خاموشی سے صورت حال کو چیک کریں گے اور اگر ایڈورڈ گروپ کامیاب نہ ہو سکا تو پھر ہم خود حرکت میں آ جائیں گے "۔ گیری نے کہا۔

" لیکن ہم کیسے وہاں اس بات کو چیک کریں گے "...... ایون

نے کہا۔

"ہم وہاں سیر و تفریح کے لئے جائیں گے اور عمران سے ملیں گے گھومیں گے، پھریں گے اور اس طرح ہمیں بہرحال علم تو ہو ہی جائے گا"...... گیری نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے"...... ایون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تیاری کرو۔ ہم کل روانہ ہو جائیں گے اور میں پہلے عمران کو اپنی آمد کی اطلاع بھی دے دوں گا"...... گیری نے کہا تو ایون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ طاہر بول رہا ہوں۔ ناٹران نے رپورٹ دی ہے کہ کیمیکل کی کافرستان میں سپلائی سے لے کر ان کے استعمال کے تمام مقامات کی چیکنگ کر لی گئی ہے۔ یہ کیمیکل کافرستان میں ادویہ سازی کے کارخانوں کو سپلائی کیا جا رہا ہے اور وزارت دفاع سے بھی یہی رپورٹ ملی ہے کہ کافرستان میں کیمیائی ہتھیار بنانے والی کوئی فیکٹری یا لیبارٹری موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ناٹران ذمہ دار آدمی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس نے درست چیکنگ کی ہو گی اس لئے یہ معاملہ تو سمجھو ختم ہو گیا"۔ عمران

نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ابھی یہ رپورٹ آئی تھی میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں "...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں موجود تھا اور دوپہر کے کھانے کا انتظار کر رہا تھا۔

" سلیمان۔ سلیمان کیا ہوا۔ پیٹ میں دوڑنے والے چوہے اب دوڑ دوڑ کر ورلڈ چیمپئن بننے والے ہیں اور تمہاری شکل ہی نظر نہیں آ رہی "...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا لیکن سلیمان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو عمران چونک پڑا۔

" جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ آل ورلڈ لکس ایسوسی ایشن کے اعزازی صدر صاحب۔ کیا من کہ مسمی علی عمران آپ کی شان اقدس میں دست بستہ عرض کر سکتا ہے کہ میرے پیٹ میں موجود آنتیں بھوک کی شدت سے بل کھا کھا کر اس قدر الجھ چکی ہیں کہ اب مزید نہیں الجھ سکتیں اس لئے بھوک کا طوفان معدے سے حلق کی طرف رواں دواں ہے۔ بس اور کیا کہوں۔ نجانے یہ شاعر اور ادیب کیسے دنیا جہاں کے الفاظ تلاش کر لیتے ہیں "...... عمران نے رواں دواں ہے، تک اونچی آواز میں کہہ کر باقی فقرہ بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" جی صاحب۔ فرمائیے "...... اچانک سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" یعنی ابھی میں فرمائش کروں گا کہ میں نے کھانا کھانا ہے اور پھر

تم مارکیٹ جاؤ گے۔ وہاں سے سامان لاؤ گے اور پھر اسے تیار کر کے کھانے پکانے کی پہلے دو ریہرسلیں کرو گے کیونکہ بقول تمہارے جس طرح ڈرامہ بغیر ریہرسلوں کے بہترین نہیں ہو سکتا اسی طرح کھانا بھی بغیر ریہرسلوں کے عالمی معیار کے مطابق نہیں پک سکتا اور پھر ان ریہرسلوں کے بعد کھانا پکاؤ گے اور پھر مجھے لا کر دو گے تاکہ میں کھا سکوں "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ادھوری گفتگو کرنا شرفاء کا مزاج نہیں ہوتا اس لئے بات کو مکمل کیجئے کہ اس لئے میں باز آیا کھانے سے اور میں جا رہا ہوں ہوٹل میں کھانا کھانے "...... سلیمان نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" اگر میرے پاس ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے پیسے ہوتے تو میں تم جیسے باورچی کے نخرے ضرور سہتا۔ ہائے مفلسی اور قلاشی بہت بڑی مجبوری ہوتی ہے "...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" پھر آپ نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا ہے اسے مکمل کیجئے کہ اس لئے مفلس اور قلاش سوائے فاقہ کرنے کے اور کیا کر سکتا ہے، اور میں آپ کو اس سے باز نہیں رکھ سکتا کیونکہ بزرگ کہتے ہیں کہ فاقہ ہزار بیماریوں کا علاج ہے اور آپ کے جسم اور ذہن میں شاید کروڑوں اربوں بیماریاں موجود ہوں گی اس لئے فاقوں کی تعداد آپ خود شمار کر لیجئے اور یہ بھی سن لیں کہ اب آپ مجھے آواز بھی نہیں دیں گے

کیونکہ میں تناول ماحضر میں مشغول ہونے والا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے ۔ارے ۔ایک منٹ۔ایک منٹ۔یہ تناول ماحضر کیا ہوتا ہے۔ تناول تو شاید عربی میں کھانے کو کہتے ہیں جیسے کھانا تناول کرنا۔ ماعربی میں پانی کو کہتے ہیں جیسے ماالحم یعنی گوشت کا پانی لیکن یہ حضر کیا ہے۔ کہیں یہ حضرات کا مخفف تو نہیں ہے۔ یعنی بہت سے لوگوں کے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کرنا لیکن حضرات تو فارسی زبان کا لفظ ہے ۔ پھر تم نے یہ غلط جوڑ کا محاورہ کیسے استعمال کیا ہے۔ تمہیں شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ زبان کا غلط استعمال اہل زبان کو خودکشی پر مجبور کر دیتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ عربی میں کیا کہتے ہیں اور فارسی میں کیا۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ موجود ہو کھا لیا جائے ۔ دوسرے لفظوں میں جو کچھ کچن میں ہے وہ تناول کر لیا جائے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ارے ۔اب مجھے یاد آگیا۔ حضر عربی زبان میں قیام اور پڑاؤ کو کہتے ہیں کہ جہاں قیام کیا جائے وہاں جو کچھ موجود ہو کھا لیا جائے اور یقیناً موجودہ دور کی لغت میں کچن کو حضر کہا جاتا ہو گا تو تم یہاں میری جگہ کرسی پر بیٹھو، رسائل پڑھو، کتابیں پڑھو، فون سنو جبکہ میں اس دوران تمہاری جگہ کچن میں جا کر بیٹھتا ہوں کیونکہ

بزرگ کہتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو اور چونکہ مجھے یہاں بیٹھنا پسند ہے اور تمہیں کچن میں اس لئے بزرگوں کے قول کے مطابق ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ جگہیں بدل لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بزرگوں کے کہنے پر عمل کرنا عین سعادت مندی ہے اس لئے آپ ضرور کچن میں جائیں"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ میں موجود ٹرالی کھینچی اور اسے کھینچتا ہوا سٹنگ روم میں لے آیا۔ ٹرالی پر دوپہر کے کھانے کا سامان موجود تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کچن میں اس سے زیادہ مال موجود ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خالی ہانڈیاں اور خالی پلیٹیں ضرور موجود ہوں گی کیونکہ میں کھانا کھا کر آیا ہوں لیکن چونکہ آپ کی مسلسل چیخ و پکار کی وجہ سے میں اطمینان سے اور سیر ہو کر کھانا نہیں کھا سکا اس لئے آپ جائیں کچن میں اور میں یہاں بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ارے ۔تو تم اس لئے جواب نہیں دے رہے تھے کہ کھانے میں مصروف تھے اور میں یہاں بیٹھا بھوک کی شدت سے بلبلا رہا تھا۔ اب مجھے اماں بی سے شکایت کرنا ہی پڑے گی"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ضرور کیجئے تاکہ میں انہیں بتا سکوں کہ آپ گھر میں کھانا کھانے کی بجائے ہوٹلوں میں کھانا کھا کر نہ صرف اپنی صحت تباہ کر رہے ہیں بلکہ آپ کے انتظار میں گل سڑ جانے والا کھانا مجھے کوڑے کے ڈھیر پر پھینکنا پڑتا ہے "...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرالی پر موجود کھانے کا سامان اٹھا اٹھا کر میز پر لگانا شروع کر دیا۔

" مطلب ہے کہ تم جھوٹ بولو گے "...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" آپ تو سچ بولیں گے اس لئے آپ خود انہیں بتا دیں کہ گزشتہ ایک ہفتے سے آپ باہر کھانا کھا رہے ہیں یا نہیں "...... سلیمان نے کہا۔

" ارے وہ تو دعوتیں ہوتی ہیں اور بزرگ کہتے ہیں کہ کسی کی دعوت رد نہیں کرنا چاہئے ورنہ دعوت دینے والے کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے "...... عمران نے اس بار مسمسے سے لہجے میں کہا کیونکہ واقعی گزشتہ ایک ہفتے سے وہ دوپہر کا کھانا باہر ہی کھا رہا تھا۔

" آپ کی اصل دعوت تو بڑی بیگم صاحبہ کریں گی "...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" اوہ۔ اوہ نہیں۔ پلیز۔ تم بہت اچھے باورچی ہو۔ تمہارے ہاتھ میں قدرت نے بے پناہ لذت بھری ہوئی ہے اور تم بالکل وقت پر

کھانا پکاتے ہو۔ پلیز اماں بی تو گھر سے باہر ڈیڈی کو کھانا نہیں کھانے دیتیں۔ ان کا بس چلے تو ڈیڈی کو غیر ملکی سرکاری دورے پر جاتے ہوئے گھر کا کھانا ٹفن میں بھر کر دے دیں۔ انہیں اگر پتہ لگ گیا کہ میں نے ایک ہفتے سے باہر کھانا کھایا ہے تو سمجھو بلکہ نہ ہی سمجھو تو بہتر ہے۔ پلیز "...... عمران نے اس بار انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لاسٹ وارننگ سمجھیں اسے "...... سلیمان نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا اور مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

" اب دو بار نہیں بلکہ تین بار کھانا کھاؤں گا تم سے پورا ایک مہینہ "...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جی آپ نے مجھ سے کچھ کہا ہے "...... سلیمان نے دروازے پر مڑتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ میں بھلا آپ سے کوئی فرمائش کر سکتا ہوں۔ یہ تاب، یہ مجال مجھ بے چارے میں کہاں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر جھکا کر کھانا کھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سر اٹھا کر اس طرح دروازے کی طرف دیکھا جیسے چوری چھپے دیکھ رہا ہو کہ وہاں سلیمان موجود ہے یا نہیں لیکن سلیمان جا چکا تھا۔

" تم فکر مت کرو۔ اماں بی سے ایسی شکایت لگاؤں گا کہ ساری نوکری بھول جاؤ گے "...... عمران نے بچوں کے سے انداز میں کہا اور

پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ کھانا کھا کر وہ اٹھا اور ہاتھ منہ دھونے کے لئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ باتھ روم سے باہر آیا تو سلیمان خالی برتن ٹرالی میں رکھ کر لے جا چکا تھا۔ ابھی عمران واپس آکر کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میں گیری بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے گیری کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ تم۔ کہاں سے فون کر رہے ہو۔ کیا کاسٹریا سے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں اور ایون دونوں یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہیں۔ ہم ابھی ایئرپورٹ سے ہوٹل لارڈ پہنچے ہیں اور میں نے آتے ہی آپ کو فون کیا ہے۔ اس بار ہم دونوں صرف سیر و سیاحت کے لئے آئے ہیں کیونکہ ایون کو پاکیشیا بے حد پسند آیا ہے۔ پہلی بار تو واپسی مجبوری تھی لیکن اب ایون کے اصرار پر ہم دونوں چھٹیاں لے کر یہاں آئے ہیں۔ میری اور ایون کی طرف سے دعوت ہے کہ رات کا کھانا آپ ہمارے ساتھ کھائیں"...... گیری نے کہا۔

" یعنی الٹی گنگا بہا رہے ہو۔ دعوت مجھے دینی چاہئے لیکن تم دعوت دے رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم ابھی ایک ہفتہ یہاں ہیں۔ آپ سے بھی دعوت کھا لیں گے۔ آج تو آپ ہمارے ساتھ دعوت میں شریک ہوں۔ ہمیں بے حد خوشی ہو گی"...... گیری نے کہا۔

" کیا یہ دعوت صرف تمہاری طرف سے ہے یا ایون کی طرف سے بھی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھ سے زیادہ ایون آپ سے مرعوب ہے اس لئے دعوت کا اصرار بھی اسی کا ہے"...... گیری نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو ضرور آنا پڑے گا۔ ٹھیک ہے۔ میں ڈنر پر پہنچ جاؤں گا۔ البتہ اگر آپ لنچ نہ کر چکے ہوں تو پھر میرے فلیٹ پر آ جائیے۔ میرا باورچی آپ کو ایسا بھرپور لنچ کرائے گا کہ آپ کو ہمیشہ یاد رہے گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اس دعوت کا شکریہ عمران صاحب۔ لنچ ہم نے ایئرپورٹ پر ہی کر لیا تھا"...... گیری نے کہا۔

" اوکے۔ کل سہی"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور تو رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس کے ذہن میں نامعلوم خدشات نے جالا سا بن لیا ہو۔

" اب میرا ذہن بھی پولیس والوں جیسا ہو رہا ہے۔ ہر بات پر شک۔ ہر معاملے میں شبہ۔ ہونہہ"...... عمران نے اچانک کاندھے جھٹکتے ہوئے کہا اور اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ

لباس تبدیل کر کے کسی ساتھی کے پاس جا سکے کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ فوری طور پر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر۔ ہوٹل لارڈ میں کاسٹرین ایجنٹ گیری اور ایون آ کر ٹھہرے ہیں۔ تم جولیا کو کہہ دو کہ وہ ممبران کی وہاں ڈیوٹی لگا دے تاکہ ان دونوں کی مکمل نگرانی کی جا سکے۔ ان کی فون کالز بھی ٹیپ ہونی چاہئیں لیکن یہ بھی انہیں بتا دینا کہ وہ دونوں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے وہ پوری طرح محتاط رہیں گے "...... عمران نے کہا۔

" یہ گیری اور ایون وہی ہیں جنہیں آپ نے پہلے معاہدے کی کاپی دی تھی یا کوئی اور ہیں "...... بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

" وہی ہیں اور ہاں۔ ممبران کو یہ بھی بتا دینا کہ چونکہ گیری میرا دوست ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ میں ان کے ساتھ گھوموں پھروں، کھانا وغیرہ کھاؤں تو وہ پریشان نہ ہوں "...... عمران نے کہا۔

" وہ تو میں کہہ دوں گا لیکن عمران صاحب۔ یہ دونوں پھر کیوں آئے ہیں اور آپ کو کیسے اطلاع مل گئی ان کی آمد کی "...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اسے گیری کے فون کرنے کی بابت بتا دیا۔

" بظاہر تو کوئی بات نظر نہیں آتی اور وہ دونوں ان کے مطابق صرف سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں لیکن اب ہمارا ذہن پولیس والوں جیسا ہو گیا ہے کہ ہمیں ہر معاملہ مشکوک نظر آتا ہے۔ میں نے اپنے ذہن سے اس بات کو جھٹکنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ ان کی اس طرح اچانک آمد بہرحال مشکوک ضرور ہے۔ ویسے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس ان دنوں فارغ ہے۔ چلو اس بہانے انہیں تھوڑی بہت مصروفیت تو میسر آ جائے گی "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ کام تو ہو جائے گا لیکن اگر آپ اجازت دیں تو کاسٹریا میں کسی سے کہا جائے کہ وہ ان دونوں کی یہاں اچانک آمد کا پس منظر تلاش کرے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں کاسٹریا میں ایک گروپ ہے جو یہ کام کر سکتا ہے۔ ٹھیک ہے میں خود آ رہا ہوں دانش منزل "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گیری اور ایون دونوں دارالحکومت کے معروف نیشنل پارک کی ایک مصنوعی آبشار کے قریب ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پارک مختلف قومیتوں کے سیاح مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ مقامی لوگ بھی کافی تعداد میں نظر آرہے تھے۔ اس پارک کے بارے میں انہیں لارڈ ہوٹل کے ویٹر نے بتایا تھا اس لئے وہ دونوں ہوٹل کی کار میں یہاں آگئے تھے۔

"تم نے وہاں مجھے گروپ کے بارے میں بات کرنے سے روک دیا تھا۔ کیوں"...... ایون نے کہا۔

"اس لئے کہ میں عمران کو فون کر چکا تھا اور پھر عمران جس کا نام ہے اگر وہ مشکوک ہو گیا ہو گا تو پھر نہ صرف ہماری نگرانی کی جا رہی ہو گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے اس کمرے میں یا ملحقہ کمرے میں ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت ریکارڈ

کرنے کے آلات بھی نصب ہو چکے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں بھی وہ نگرانی کر رہے ہوں لیکن یہاں کم از کم بات چیت نہیں سنی جا سکتی"...... گیری نے کہا۔

"مرعوبیت کی بھی ایک حد ہوتی ہے گیری۔ تم تو عمران سے اس قدر خوفزدہ اور مرعوب ہو کہ مجھے بعض اوقات حیرت ہوتی ہے کہ تم وہی گیری ہو جو بڑوں بڑوں سے کبھی مرعوب نہیں ہوا"۔ ایون نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں مرعوبیت کی کیا بات ہے۔ احتیاط تو ہمارا طرز زندگی بن چکا ہے اب"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احتیاط اور چیز ہوتی ہے اور مرعوبیت اور چیز ہوتی ہے۔ بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اس پسماندہ ملک میں کیا ایسے انتظامات واقعی ہو سکتے ہیں کہ جیسے تم بتا رہے ہو کہ آلات لگ جائیں گے۔ فون ٹیپ ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ"...... ایون نے کہا۔

"جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو۔ وہاں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ بہرحال تم اس قصے کو چھوڑو۔ ہم یہاں صرف تفریح کرنے آئے ہیں اس لئے تفریح کرو اور بس"...... گیری نے اٹھتے ہوئے کہا تو ایون بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ ایڈورڈ گروپ کے ساتھ تمہارا رابطہ بھی ہے یا نہیں تاکہ معلوم تو ہو سکے کہ وہ یہاں پہنچ بھی چکا ہے یا نہیں اور کب وہ اپنا کام کریں گے"...... ایون نے اس کے ساتھ

چھتے ہوئے کہا۔

"میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور نہ میں نے ان سے برا راست بات کی ہے۔ اس لئے وہ تو میرے بارے میں جانتے بھی نہ ہوں گے۔ پھر ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے جبکہ ہمارا تعلق کاسٹر سے ہے"...... گیری نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہ لوگ یہاں آئے بھی ہیں نہیں"...... ایون نے کہا۔

"ظاہر ہے مشن انہوں نے لے لیا ہے تو وہ مشن مکمل کریں گے اور عمران چونکہ پاکیشیا میں ہے اور ایسی ابھی کوئی گن ایجاد نہیں ہوئی کہ اس کی گولی گریٹ لینڈ سے پاکیشیا پہنچ سکے اس لئے لامحالہ انہیں بھی پاکیشیا آنا پڑے گا اور جہاں تک معلوم ہونے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے روزانہ عمران سے کسی نہ کسی انداز میں ملاقات ہوتی رہے گی اس لئے جب بھی مشن مکمل ہو گا اطلاع بہرحال مل ہی جائے گی"...... گیری نے کہا۔

"کتنا وقت لیا ہے ایڈورڈ گروپ نے"...... ایون نے پوچھا۔

"ایک ہفتہ۔ لیکن تم کیوں اس معاملہ میں اس قدر بے چین ہو رہی ہو"...... گیری نے کہا۔

"اس لئے کہ یہ کام ہم نے کرنا تھا اور کام کرتے ہوئے جو لطف آتا ہے جو سنسنی ہوتی ہے وہ صرف اطلاع موصول کرنے میں تو نہیں ہو سکتی اس لئے مجھے خواہ مخواہ کی بے چینی اور اضطراب سا محسوس ہو

رہا ہے"...... ایون نے کہا۔

"اپنے آپ کو ایزی رکھو ایون۔ عمران نے اگر ہماری نگرانی نہ بھی کرائی ہو لیکن اس کے ذہن میں ہماری اس طرح دوبارہ اچانک آمد سے خدشات ضرور جاگ اٹھیں گے۔ وہ تو ویسے ہی بے حد محتاط آدمی ہے۔ اگر یہی کارروائی عمران ہمارے ساتھ کرتا تو ہم بھی مشکوک ہو جاتے اس لئے تمہاری بے چینی سے اس کا خدشہ قوت پکڑ جائے گا اور پھر وہ چاہے سامنے نہ بھی آئے ہم پر تھرڈ کیا فورتھ ڈگری کا استعمال بھی ہو سکتا ہے"...... گیری نے کہا۔

"تم۔ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ تم تو عمران سے اس طرح مرعوب ہو جیسے عمران انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت چیز ہو۔ ابھی دیکھنا جب وہ ایڈورڈ گروپ کی گولیوں کا شکار ہو گا تو پھر میں پوچھوں گی تم سے"...... ایون نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایڈورڈ گروپ واقعی اس طرح کے کاموں میں معروف ہے۔ اسی لئے میں نے اس کا انتخاب کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دعا کرو کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو جائیں"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم سے اب مزید بات کرنا ہی حماقت ہے۔ اب میں واقعی تفریح کروں گی"...... ایون نے کہا اور گیری بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر وہ واقعی گپ شپ کرتے رہے اور پارک میں گھومتے پھرتے رہے۔

"میرا خیال ہے اب ڈنر کا وقت ہونے والا ہے اس لئے ہمیں واپس جانا چاہیئے"...... گیری نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا تو ایون نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ پارک سے باہر آئے۔ ہوٹل کی کار پارکنگ میں موجود تھی۔ انہوں نے ڈرائیور کو واپس ہوٹل چلنے کا کہا اور کار تیزی سے پارک سے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئی۔ جب کار ہوٹل لارڈ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی تو وہ دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ گیٹ کے سامنے پولیس کی دو جیپیں موجود تھیں اور لوگ اس طرح ادھر ادھر دوڑے پھر رہے تھے جیسے کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہو۔

"کیا ہوا ہے یہاں"...... گیری نے چونک کر کہا۔

"ہوٹل ہے۔ کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہتا ہو گا"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ ڈرائیور کار پارکنگ کی طرف موڑ کر لے گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں ہوٹل میں داخل ہوئے تو انہیں بتایا گیا کہ ہوٹل پر اچانک تین اطراف سے بیک وقت فائرنگ ہوئی اور ایک نوجوان جو ہوٹل میں داخل ہونے والا تھا نیچے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی دو اور آدمی بھی اندھا دھند فائرنگ کی زد میں آ گئے۔ اس طرح تین افراد ہلاک ہو گئے البتہ حملہ آوروں کا کوئی پتہ نہیں چل سکا اور اب پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

"کون تھے ہلاک ہونے والے"...... گیری نے بے چین ہو کر پوچھا تو ایون بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"ان میں سے دو تو اسی ہوٹل میں مقیم تھے جو کارمن باشندے تھے جبکہ ایک مقامی آدمی تھا۔ وہ شدید ترین زخمی تھا۔ اسے ہوٹل والوں نے فوری طور پر کار میں ڈال کر ہسپتال پہنچا دیا تھا"۔ سپروائزر نے جواب دیا۔

"وہ بچ گیا ہے یا نہیں"...... گیری نے پوچھا۔

"مشکل ہے جناب۔ بے شمار گولیاں لگنے کے بعد وہ کیسے بچ سکتا ہے"...... سپروائزر نے کہا اور گیری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا۔ یہ"...... ایون نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بولنا چاہا تو گیری نے انتہائی پھرتی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کے نچلے خانے میں موجود اپنا بریف کیس کھولا اور اس کے ایک خفیہ خانے میں سے اس نے ایک چھوٹا سا لائٹر نکالا اور پھر اس نے لائٹر کے نچلے حصے میں ایک ابھری ہوئی جگہ پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبایا تو ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی گیری نے لائٹر جلا دیا۔ لائٹر سے سرخ رنگ کا شعلہ نکلنے لگا۔ شعلہ مسلسل جل رہا تھا۔ گیری اسے ہاتھ میں لئے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم میں جا کر وہ واپس مڑا اور پھر واپس آ کر اس نے لائٹر بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں کوئی ڈکٹا فون

نہیں ہے۔ اب تم بات کر سکتی ہو"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ چیکنگ تم پہلے بھی کر سکتے تھے"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ ہماری عدم موجودگی میں یہاں کوئی ڈکٹافون لگ سکتا ہے اس لئے اب واپسی پر بھی چیکنگ کرنا تھی"۔ گیری نے کہا اور ایون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا یہ ہلاک ہونے والا عمران ہو سکتا ہے"...... ایون نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے اس لئے کہ فائرنگ تین اطراف سے کی گئی ہے اور یہ ایڈورڈ گروپ کی خاص تکنیک ہے تاکہ شکار کسی صورت بھی بچ نہ سکے اور پھر ملزم بھی نہ پکڑے جا سکیں اور نہ چیک ہو سکتے ہیں"...... گیری نے کہا۔

"لیکن اب کنفرمیشن کیسے ہو گی۔ نجانے اسے کس ہسپتال میں لے جایا گیا ہے"...... ایون نے کہا۔

"یہاں پولیس چیکنگ کر رہی ہے اس لئے ہم فوری چیکنگ نہیں کر سکتے۔ البتہ عمران کے فلیٹ پر فون کیا جا سکتا ہے"۔ گیری نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں لارڈ ہوٹل سے گیری بول رہا ہوں عمران صاحب کا دوست۔ میں نے دوپہر کو انہیں فون کر کے رات کا ڈنر اپنے ساتھ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اب ڈنر کا وقت ہو گیا ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچے اس لئے میں نے فون کیا تھا"...... گیری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں سے تو کافی دیر پہلے آپ کی طرف گئے ہیں جناب۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ ڈنر بھی لارڈ ہوٹل میں ہی کریں گے ہو سکتا ہے راستے میں کہیں رک گئے ہوں۔ بہرحال وہ جلد وہاں پہنچ جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ شکریہ"...... گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ مقامی عمران ہی تھا۔ اب مسئلہ یہ رہ گیا ہے کہ اس کے بارے میں کنفرمیشن کیسے کی جائے"...... گیری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کون ہے"...... گیری نے اٹھ کر دروازے کے قریب جا کر اونچی آواز میں کہا۔

"پولیس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گیری نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر دو پولیس آفیسر موجود تھے۔

"تکلیف دہی کی معذرت چاہتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم چند منٹ لیں گے"...... ایک پولیس آفیسر نے کہا۔

"تشریف لے آئیں"...... گیری نے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا تو پولیس آفیسر اندر داخل ہوئے اور گیری نے دروازہ بند کر دیا۔

"جی فرمائیں"...... گیری نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ قتل کی واردات کے بعد ہوٹل میں آئے ہیں۔ اس لئے ہم حاضر ہوئے ہیں کہ شاید آپ اس بارے میں کچھ بتا سکیں"...... ایک پولیس آفیسر نے کہا۔

"ہم تو ہوٹل کی کار میں نیشنل پارک گئے ہوئے تھے۔ اب ہم ڈنر کے لئے واپس آئے تو ہوٹل کے گیٹ پر پولیس جیپیں کھڑی دیکھیں۔ ہوٹل کے سپروائزر نے ہمیں تفصیل بتائی ہے۔ واردات کے وقت تو شاید ہم پارک میں ہوں گے یا واپسی کا سفر کر رہے ہوں گے"...... گیری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں"...... پولیس آفیسر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ بہرحال ڈیوٹی دے رہے ہیں لیکن سپروائزر نے بتایا ہے کہ دو افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور ایک زخمی ہوا ہے۔ زخمی کی کیا پوزیشن ہے اور یہ کون لوگ تھے"...... گیری نے کہا۔

"دو غیر ملکی تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے لیکن مقامی آدمی زخمی تھا۔ جب اسے ہسپتال پہنچایا گیا تھا تو وہ زندہ تھا لیکن جو کچھ اس کے بارے میں بتایا گیا ہے اس سے تو لگتا ہے کہ وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ بہرحال چونکہ ہم ہسپتال نہیں گئے اور یہیں انکوائری کر رہے ہیں اس لئے حتمی طور پر معلوم نہیں ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ واردات کیسے ہوئی ہے اور حملہ آور کون لوگ تھے۔ مجھے سپروائزر نے بتایا ہے کہ اس مقامی آدمی پر تین اطراف سے بیک وقت فائرنگ ہوئی ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ ایسا پہلے کبھی سنا تو نہیں"...... گیری نے کہا۔

"فی الحال تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ حملہ آور انتہائی تربیت یافتہ لگتے تھے شاید یہ دہشت گردی کی واردات ہو"...... پولیس آفیسر نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔ پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے تو گیری نے فون کا رسیور اٹھایا اور روم سروس والوں کو کمرے میں شراب بھجوانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ تم نے تو اس عمران کو مافوق الفطرت بنا رکھا تھا لیکن وہ کتنی آسانی سے مارا گیا ہے"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مارا گیا ہے کہ یہ کام سادہ انداز میں ہوا ہے۔ وہ اگر ذرا بھی چوکنا ہوتا تو شاید ایسا ممکن ہی نہ ہو سکتا تھا اور اسی بنا پر میں نے یہ ساری پلاننگ کی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر عمران کو

ہلاک کیا جا سکتا ہے تو صرف اسی انداز میں۔ ورنہ نہیں"۔ گیری نے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک سنائی دی اور پھر دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب کے دو جام رکھے ہوئے تھے۔ چونکہ اس ہوٹل میں غیر ملکیوں کو شراب کی سپلائی ممنوع نہ تھی اس لئے یہاں باقاعدہ شراب سرو کی جاتی تھی۔

"ویٹر یہ بتاؤ کہ زخمی کو کس ہسپتال میں پہنچایا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں فون کر کے اس سے تیمارداری کریں۔ ہمیں اس واردات پر بے حد دکھ ہوا ہے"...... گیری نے کہا۔

"سر۔ سول ہسپتال میں ہی زخمی کو بھجوایا جا سکتا ہے"...... ویٹر نے جواب دیا اور گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ویٹر کے جانے کے بعد گیری نے رسیور اٹھایا اور فون کو ڈائریکٹ کر کے اس نے انکوائری کے نمبر پریس کئے اور انکوائری سے اس نے سول ہسپتال کا فون نمبر معلوم کر کے وہ نمبر پریس کر دیئے۔

"سول ہسپتال"...... ایک خاتون کی آواز سنائی دی۔

"میں ہوٹل لارڈ سے بول رہا ہوں۔ یہاں مقامی آدمی پر فائرنگ ہوئی اور وہ زخمی ہو گیا تھا۔ اب کیا حال ہے اس کا"...... گیری نے کہا۔

"اوہ۔ سر اسے کسی سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل ہسپتال۔ وہ کہاں ہے"...... گیری نے چونک کر

پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں سر۔ انچارج ڈاکٹر کو بھی علم نہ تھا۔ وہ تو اچانک اعلیٰ حکام سے ہدایات ملیں اور پھر ایمبولینس آئی اور مریض کو لے گئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ زخمی زندہ تو بچ جائے گا ناں"...... گیری نے کہا۔

"خدا کرے کہ وہ بچ جائے ورنہ اس کی جو حالت تھی وہ بچنے والی تو نہ تھی۔ یہاں ڈاکٹروں نے بھی مایوسی کا اظہار کر دیا تھا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا شکریہ"...... گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب آؤ۔ چل کر ڈنر کرتے ہیں۔ اب کس کا انتظار۔ مردے تو ڈنر نہیں کیا کرتے"...... گیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور ایون بھی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوٹل لارڈ میں گیری اور ایون کی نگرانی کون کر رہے ہیں"۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"صفدر اور نعمانی جناب"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ان کی طرف سے کوئی رپورٹ"...... ایکسٹو نے کہا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے صفدر کی رپورٹ آئی کہ گیری اور ایون دونوں نیشنل پارک میں موجود ہیں اور صفدر اور نعمانی وہاں ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ویسے انہوں نے ان کے کمرے کا فون بھی چیک کیا ہے لیکن نہ ہی کوئی کال آئی ہے اور نہ ہی کہیں کال کی گئی ہے"۔

جولیا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کو لارڈ ہوٹل کے گیٹ پر گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے ور اسے انتہائی شدید زخمی حالت میں ہوٹل کی انتظامیہ نے سول ہسپتال پہنچایا۔ پھر مجھے اطلاع مل گئی تو میں نے اسے سپیشل ہسپتال بھجوا دیا ہے۔ اس کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے یکن"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا کا ذہن پہلے چند لمحوں تک تو ماؤف سا ہو گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ایکسٹو کی آواز کسی اور سیارے سے آ رہی ہو اور یہ آواز کسی اور سے مخاطب ہے یکن پھر جس طرح اچانک بم پھٹنے سے دھماکہ ہوتا ہے اسی طرح جولیا کے ذہن میں بھی دھماکہ ہوا اور فون کا رسیور اس کے ہاتھوں سے گرتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... جولیا نے ہذیانی انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کرنے لگا تھا اور جسم میں بے اختیار سردی کی انتہائی تیز لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"عمران۔ عمران۔ عم۔ ران"...... اس کی آواز ڈوبتی جا رہی تھی۔

"نہیں۔ نہیں۔ عمران نہیں مر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ضرور رحم کرے گا۔ وہ رحیم ہے۔ وہ کریم ہے۔ وہ ضرور رحم کرے گا۔ وہ عمران کو

نئی زندگی دے گا۔ وہ عمران کو نئی زندگی دے گا"...... یکلخت جولیا
نے پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار
اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ رسیور نیچے میز پر پڑا ہوا تھا اور اس میں سے
ہیلو ہیلو کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں لیکن جولیا کے لئے
اب تمام آوازیں بے معنی ہو گئی تھیں۔ اسے ایکسٹو وغیرہ سب بھول
گیا تھا۔ اس کے ذہن میں بس عمران، عمران ہی گونج رہا تھا۔ وہ تیزی
سے دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر چند لمحوں بعد اس کی
کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سپیشل ہسپتال کی طرف اڑی
چلی جا رہی تھی۔ جولیا اسٹیئرنگ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ
مسلسل کام کر رہے تھے۔ اس کی کار اس طرح ٹریفک کے ہجوم کو
چیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی جیسے وہ کسی جادو کا مظاہرہ کر
رہی ہو لیکن اس کا ذہن جیسے جامد سا ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ایک
نقطے پر جیسے ساکت ہو گئی تھیں۔ صرف ہاتھ اور پیر حرکت کر رہے
تھے۔ اس کے ذہن میں صرف عمران، عمران ہی گونج رہا تھا۔ اس کے
ہونٹ کسی ایسے کھلونے کے ہونٹوں کی طرح مسلسل ہل رہے تھے
جیسے بولنے والے کھلونے کے ہونٹ بیٹری کی وجہ سے مسلسل
حرکت تو کر رہے ہوں لیکن اس میں بولنے والا آلہ خراب ہو گیا ہو۔
وہ عمران کی زندگی کے لئے مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی لیکن کوئی
آواز اس کے منہ سے نہ نکل رہی تھی۔ اس کی کار اس قدر تیز رفتاری
سے دوڑ رہی تھی کہ اول تو انجن کا شور ہی آگے جانے والی ٹریفک کو

ازخود سائیڈوں پر ہو جانے پر مجبور کر دیتا تھا لیکن بہرحال سڑک پر
ٹریفک کا خاصا ہجوم تھا کہ جولیا کی کار اس طرح ان کو سائیڈوں سے
کاٹتی ہوئی اور دائیں بائیں پھرکی کی طرح گھومتی ہوئی آگے بڑھی چلی
جا رہی تھی کہ دوسری کاروں کے ڈرائیور ایسی نظروں سے جولیا اور
اس کی کار کو دیکھتے رہ جاتے جیسے جولیا اور اس کی کار اس دنیا کی
بجائے کسی اور سیارے سے اچانک زمین پر اتر آئی ہو۔ لیکن جولیا کو
نہ کسی ٹریفک کا شعور تھا اور نہ ہی کسی کی نظروں کا۔ گاڑی اس کا
لاشعور چلا رہا تھا جبکہ اس کے ذہن کے پردے پر عمران کا نام اس
طرح چمک رہا تھا جیسے کسی نیون سائن پر الفاظ جلتے بجھتے نظر آتے
ہیں اور ہونٹوں سے بغیر آواز کے عمران کی زندگی کے لئے دعائیں نکل
رہی تھیں۔ پھر نجانے کس وقت کار کے ٹائر ایک لمبی چیخ مار کر سڑک
پر جم سے گئے اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے کار کا دروازہ کھولا اور باہر
چھلانگ لگا دی۔ وہ سپیشل ہسپتال پہنچ چکی تھی لیکن یہاں بھی اسے
اردگرد کے ماحول کا کوئی شعور نہ تھا۔ وہ کار سے باہر آتے ہی پاگلوں
کے سے انداز میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ لوگ اسے اس
طرح دوڑتے دیکھ کر رک گئے تھے لیکن جولیا کو کسی کی پرواہ نہ تھی۔
"عمران۔ عمران زندہ ہے ناں۔ عمران زندہ ہے ناں"...... جولیا
نے ڈاکٹر صدیقی کے آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھولتے ہوئے
ہذیانی انداز میں چیخ کر کہا تو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھا ہوا
ڈاکٹر صدیقی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ۔ آپ مس جولیا۔ آپ اس حالت میں"...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ عمران کو کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ وہ زندہ تو ہے ناں۔ بس یہ بتاؤ۔ مجھے بتاؤ ڈاکٹر۔ عمران زندہ تو ہے ناں"...... جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر صدیقی کے دونوں شانے پکڑ کر بے اختیار اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"وہ زندہ بھی ہے مس جولیا۔ اور خطرے سے بھی باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے جلدی سے کہا۔

"آپ۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں"...... جولیا نے اسی طرح وحشیانہ انداز میں بولتے ہوئے کہا البتہ اس نے دونوں ہاتھ ڈاکٹر صدیقی کے شانوں سے ہٹا لئے تھے۔

"ہاں مس جولیا۔ میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو جولیا چند لمحوں تک اس طرح ڈاکٹر صدیقی کو دیکھتی رہی جیسے وہ جائزہ لے رہی ہو کہ وہ سچ بول رہا ہے یا نہیں۔

"مگر چیف نے تو کہا تھا کہ اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے اور اس کی حالت تشویش ناک ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا جسم مسلسل لرز رہا تھا۔ چہرہ اس قدر سرخ تھا جیسے پورے جسم کا خون اس کے چہرے پر جمع ہو گیا ہو۔ آواز پھٹی پھٹی سی تھی۔

"پہلے ایسی ہی حالت تھی مگر اب وہ بچ گیا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی

نے کہا تو جولیا تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے وہ ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر اس طرح گر گئی جیسے اس کے جسم میں سے تمام توانائی نکل گئی ہو۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی۔ اس کا پورا جسم اس طرح جھٹکے کھانے لگ گیا تھا جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگائے جا رہے ہوں۔

"ارے ارے۔ مس جولیا۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔ عمران زندہ ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے اسے اس طرح روتے دیکھ کر بے اختیار بوکھلائے ہوئے لہجے میں اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ خوشی کے آنسو ہیں ڈاکٹر صاحب۔ خوشی کے آنسو ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کرم پر تشکر کے آنسو ہیں"...... جولیا نے ہاتھ ہٹا کر ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے پہلے کی سی جذباتی حالت میں دوڑتی ہوئی ڈاکٹر صدیقی کے ریٹائرنگ روم میں داخل ہوئی اور اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا تو ڈاکٹر صدیقی نے بے اختیار مسکراتے ہوئے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے اطمینان ہو گیا ہو۔

"عمران کی شخصیت ہی ایسی ہے۔ اب کیا کیا جائے"...... ڈاکٹر صدیقی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ دروازہ ایک بار پھر

دھماکے سے کھلا اور اس بار تنویر بالکل اسی حالت میں اندر داخل ہو
جس حالت میں جولیا اندر داخل ہوئی تھی۔

"عمران زندہ تو ہے ڈاکٹر۔ عمران زندہ تو ہے"...... تنویر نے
انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے اور سانس لینے کا
انداز ایسا تھا جیسے وہ میلوں دور سے دوڑتا ہوا یہاں تک پہنچا ہے۔
اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔ اس کا ٹھوس اور ورزشی جسم اس
طرح جھٹکے کھا رہا تھا جیسے اس سے پہلے جولیا کی حالت تھی۔

"ہاں ہاں۔ وہ زندہ ہے اور اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔
مس جولیا بھی آئی ہیں۔ وہ اندر ریٹائرنگ روم میں ہیں"...... ڈاکٹر
صدیقی نے ایک بار پھر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں ڈاکٹر۔ آپ واقعی سچ کہہ رہے ہیں
ناں۔ قسم اٹھا کر کہو کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ پلیز ڈاکٹر سچ سچ بتا
دیں"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں تنویر صاحب۔ مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ
بولنے کی"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے مڑا
اور دوسرے لمحے وہ وہیں آفس میں موجود کرسی پر ڈھیر سا ہو گیا۔

"یا اللہ تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ تو بہت مہربان ہے۔ یا اللہ تیرا
لاکھ لاکھ شکر ہے"...... تنویر کے منہ سے مسلسل یہ الفاظ بار بار
نکل رہے تھے۔ اور ڈاکٹر صدیقی کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔ وہ حیرت بھری
نظروں سے تنویر کو اس انداز میں بولتا دیکھ رہا تھا۔ دوسرے لمحے

تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کہاں ہے عمران۔ مجھے اس کے پاس لے چلو۔ میں اسے اپنی
آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"آپ بیٹھیں تنویر صاحب۔ مس جولیا تو خاتون ہیں آپ تو مرد
ہیں۔ ویسے یقین رکھیں عمران کی حالت اب خطرے سے باہر ہے اور
یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا ہے لیکن ابھی وہ انتہائی
نگہداشت میں ہے۔ معمولی سی کوتاہی بھی اس کے لئے خطرناک
ثابت ہو سکتی ہے اس لئے ابھی آپ اس سے نہیں مل سکتے۔ آپ
بیٹھیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے تنویر کا بازو پکڑ کر کرسی پر اس طرح
بٹھاتے ہوئے کہا جیسے کوئی بڑا آدمی بچے کو جبراً بٹھاتا ہے۔

"اوہ اچھا۔ آپ جولیا کی بات کر رہے تھے۔ کیا بات تھی۔ کیا وہ
بھی ساتھ ہی زخمی ہوئی ہے"...... تنویر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا
تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ اس نے
جولیا کے بارے میں اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔ اسی لمحے دروازہ
کھلا اور جولیا آفس میں داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی
گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ جولیا کو دیکھ کر تنویر بے
اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"جولیا۔ عمران زندہ بچ گیا ہے تم نے سنا ہے جولیا۔ ڈاکٹر
صاحب کہہ رہے ہیں کہ عمران زندہ بچ گیا ہے"...... تنویر نے بالکل
بچوں کے سے انداز میں لیکن انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ میرا تو دل چاہ رہا تھا کہ باقی ساری عمر ریٹائرنگ روم کے فرش پر سجدے میں پڑی رہوں۔ اللہ تعالیٰ کس قدر رحیم و کریم ہے۔ یہ اس کی بے پناہ رحمت ہے۔ وہ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے"...... جولیا نے بھی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر حیرت اور تحسین کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔ وہ یہی سمجھے تھے کہ جولیا شاید ریٹائرنگ روم سے ملحقہ باتھ روم میں منہ دھونے گئی ہے لیکن اب انہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ ریٹائرنگ روم میں سجدے میں پڑی رہی ہے۔ وہ اس بات پر حیران ہو رہے تھے کہ جولیا مغربی خاتون ہے لیکن یہاں اس کی تربیت ایسے انداز میں ہوئی ہے کہ اس کے اندر مشرق کے رہنے والوں سے بھی زیادہ شرم و حیا پیدا ہو گئی ہے۔ اس قدر جذباتی حالت میں بھی اس نے دفتر میں سجدہ نہیں کیا تھا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی وہاں موجود تھے اور وہ ریٹائرنگ روم میں جا کر اور اس کا دروازہ بھی بند کر کے سجدہ شکر بجا لائی تھی۔ شرم و حیا کا یہ ایسا انداز تھا کہ شاید ڈاکٹر صدیقی کے ذہن میں بھی اس حد تک کا شعور نہ تھا اس لئے ان کے چہرے پر بیک وقت مسرت اور تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے عمران کے متعلق"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے چیف نے فون کیا اور مجھے بتایا کہ عمران کے ساتھ ایسا

واقعہ ہوا ہے اور چیف نے جب تمہیں اس بارے میں بتایا تو تم نے فون میز پر پٹخ دیا۔ چیف سمجھ گیا کہ تم یقیناً سپیشل ہسپتال گئی ہو گی۔ میرا فلیٹ چونکہ یہاں سے قریب ہے اس لئے میں سپیشل ہسپتال جا کر تمہیں سنبھالوں لیکن سچ بات یہ ہے کہ عمران کے بارے میں چیف کی بات سن کر مجھے سب کچھ بھول گیا۔ تم بھی اور چیف بھی۔ اور مجھے اتنا ہوش ہی نہیں رہا کہ میں پارکنگ سے کار نکالتا۔ میں وہاں سے پیدل دوڑتا ہوا یہاں پہنچا ہوں"...... تنویر نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس دوران ڈاکٹر صدیقی آفس سے باہر چلے گئے تھے۔

"مم۔ مم۔ میں چیف سے معذرت کر لوں اور اسے بتا بھی دوں کہ عمران بچ گیا ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کو اپنی طرف کھسکا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ تنویر اب اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ مبارک ہو۔ عمران کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے نئی زندگی دی ہے۔ وہ بچ گیا ہے اور چیف۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں نے آپ کی کال پوری نہیں سنی۔ لیکن چیف۔ میرا ذہن ماؤف ہو گیا تھا۔ آئی ایم سوری چیف"...... جولیا نے کہا۔

"میں تمہیں یہی بتانا چاہتا تھا کہ اس قدر حالت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہے اور عمران بچ گیا ہے۔ بہرحال اب تم واپس اپنے فلیٹ پہنچ جاؤ اور تمام ٹیم کو احکامات دے دو کہ عمران پر قاتلانہ حملہ کرنے والے مجرموں کو ٹریس کریں۔ میں ہر قیمت پر ان کی ٹریسنگ چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے چیف نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے تو ان کے عقب میں ان کا چپڑاسی تھا جس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس پر چائے کے دو کپ موجود تھے۔

"میں راؤنڈ پر گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو چائے کی سخت ضرورت ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے آفس میں داخل ہو کر اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر۔ میں واقعی چائے کی طلب محسوس کر رہی تھی۔ ان چند لمحات میں میرے ذہن اور دل پر جو کچھ گزرا ہے میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی اب تنویر کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی تھی"...... چپڑاسی نے ایک ایک کپ تنویر اور جولیا کے سامنے میز پر رکھا اور پھر خالی ٹرے اٹھائے باہر چلا گیا۔

"تنویر صاحب کی حالت تو آپ سے بھی دگرگوں تھی۔ عمران صاحب واقعی خوش قسمت ترین انسان ہیں جنہیں آپ جیسے ساتھی

اور دوست میسر ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران ہے ہی ایسا ڈاکٹر صاحب۔ جب وہ ٹھیک ہو تو اس کی باتیں سن کر جی چاہتا ہے کہ اسے گولی مار دی جائے لیکن جب اس کے متعلق کوئی بری خبر سننے میں آتی ہے تو محاورتاً نہیں حقیقتاً دل پھٹ جاتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس دنیا پر سے آسمان ہی غائب ہو گیا ہو"...... تنویر نے کہا تو اس بار ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ ساتھ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آؤ تنویر۔ میں تمہیں تمہارے فلیٹ ڈراپ کر دوں۔ تم کار لے کر میرے فلیٹ پر آجانا۔ چیف نے عمران پر حملہ کرنے والوں کو ہر قیمت پر ٹریس کرنے کا حکم دیا ہے اور ہم نے فوری یہ کام کرنا ہے"...... جولیا نے چائے کا آخری گھونٹ اپنے حلق میں انڈیلنے کے بعد کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تنویر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

سکائی وے کالونی کی ایک کوٹھی میں گریٹ لینڈ کے پانچ افراد سٹنگ روم میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔ وہ سب اپنے چہرے مہروں، قدوقامت اور انداز سے ہی چھٹے ہوئے غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ گو ان کے جسموں پر انتہائی قیمتی کپڑے کے سوٹ تھے لیکن ان کے چہرے مہرے اور انداز بتا رہا تھا کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ یہ ایڈورڈ گروپ کے کلنگ سیکشن کے ممبرز تھے اور چونکہ وہ اپنے ٹارگٹ کو کل کر کے واپس آئے تھے اس لئے اپنے اصول کے مطابق وہ مسلسل شراب نوشی میں مصروف تھے۔

"اب چیف کو اطلاع دے دی جائے ٹونی"...... ایک بھاری جبڑے والے نے ساتھ بیٹھے ہوئے لومڑی کے چہرے والے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تاکہ ہم یہاں سے روانہ ہو سکیں۔ اس لومڑی کے چہرے

والے نے جس کا نام ٹونی تھا، جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو انتہائی آسان ٹارگٹ تھا جیسپر۔ یوں لگتا ہے جیسے ہم نے کسی کیڑے کو مار دیا ہو"...... ایک اور مبوترے چہرے والے نے شراب کا بڑا سا گھونٹ حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ہاں۔ یہ ایشیائی تو ہوتے ہی کیڑے ہیں"...... اس بار جیسپر نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ ماسٹر بول رہا ہوں"...... ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جیسپر بول رہا ہوں باس۔ پاکیشیا سے"...... جیسپر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا"...... دوسری طرف سے اسی طرح دھاڑتے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"مشن مکمل کر دیا ہے باس"...... جیسپر نے جواب دیا۔

"فائنل رزلٹ حاصل کر لیا ہے یا نہیں۔ یہ ایشیائی بڑے سخت جان ہوتے ہیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ تین طرف سے بیک وقت حملہ کیا گیا تھا اور سینکڑوں

گولیاں اس کے جسم میں اتر گئیں۔ اس کے بعد اس کی سخت جانی کہاں رہ سکتی ہے"...... جیسپر نے کہا۔

"مطلب ہے تم نے فائنل رزلٹ نہیں لیا نانسنس۔ تمہیں معلوم ہے کہ چیف باس کا کیا حکم ہے۔ پھر بھی تم یہ بات کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ ٹھیک ہے ہم فائنل رزلٹ بھی لے لیتے ہیں"...... جیسپر نے مؤدبانہ لیکن قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اٹ از لاسٹ وارننگ۔ مجھے آئندہ فائنل رزلٹ لئے بغیر حملے کی رپورٹ دی تو جسم کا ریشہ ریشہ ادھیڑ دوں گا"...... دوسری طرف سے بدستور چیختے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیسپر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بچ گئے جیسپر۔ باس نے رحم کھایا ہے ہم پر۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہم سے واقعی ناقابل تلافی غلطی ہوئی ہے"...... ایک آدمی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی ہمیں ہسپتال سے فائنل رزلٹ لینا چاہئے تھا۔ بہرحال اب پوچھ لیتے ہیں"...... جیسپر نے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام راسٹر ہے۔ میں ایکریمین سیاح ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ میرے ایک ساتھی کا روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور اسے ہسپتال لے جایا گیا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ ایسی صورت میں زخمیوں کو کس ہسپتال میں پہنچایا جاتا ہے۔ آپ برائے کرم اس ہسپتال کا نام بھی بتا دیں اور اس کا فون نمبر بھی"...... جیسپر نے کہا۔

"ایسے کیسز سول ہسپتال لے جائے جاتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا تو جیسپر نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"سول ہسپتال"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ ہوٹل کے سامنے فائرنگ کے نتیجے میں تین افراد زخمی ہوئے تھے۔ میں ان کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... جیسپر نے کہا۔

"تینوں زخمی نہیں تھے جناب۔ دو تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے البتہ ایک آدمی شدید زخمی تھا۔ ہلاک ہونے والوں کی لاشیں پوسٹ مارٹم ہال میں ہیں جبکہ شدید زخمی کو کسی سپیشل ہسپتال میں لے جایا گیا ہے۔ مزید اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان میں سے دو غیر ملکی تھے جبکہ ایک مقامی آدمی تھا۔ کون

بلاک ہوا ہے"...... جیسپر نے کہا۔

"دونوں غیر ملکی ہلاک ہوئے ہیں جبکہ مقامی زخمی تھا"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ چونکہ جیسپر غیر ملکی تھا اور غیر ملکی زبان اور لہجے میں بات کر رہا تھا اس لئے شاید ہسپتال کی فون آپریٹر ساری تفصیل ازخود بتائے چلی جا رہی تھی ورنہ شاید وہ اتنی تفصیل نہ بتاتی۔

"کس سپیشل ہسپتال میں اس زخمی کو لے جایا گیا ہے"۔ جیسپر نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں یہاں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اعلیٰ حکام کی طرف سے فوری حکم آیا اور ساتھ ہی ایمبولینس بھی اور زخمی کو یہاں سے لے جایا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس کے احکامات سے ایسا ہوا ہے"...... جیسپر نے کہا۔

"ڈیوٹی ڈاکٹر کو معلوم ہو گا لیکن وہ شفٹ ختم کر کے جا چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں سفارت خانے سے بول رہا ہوں۔ برائے کرم ڈیوٹی ڈاکٹر کا نام و پتہ اور فون نمبر دے دیں"...... جیسپر نے کہا۔

"لیکن غیر ملکی ہلاک ہو گئے ہیں۔ زخمی تو مقامی تھا پھر سفارت خانے سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ مقامی سفارت خانے کا ملازم تھا"...... جیسپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اسی لئے حکام کی طرف سے ہدایات آگئی تھیں۔ بہرحال ڈیوٹی ڈاکٹر کا نام ڈاکٹر رضا ہے اور گلفشاں کالونی میں رہتے ہیں۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک۔ بی بلاک"...... لڑکی نے سفارت خانے کا سن کر مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ"...... جیسپر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

"حیرت ہے وہ شخص اس قابل رہ گیا تھا کہ ہسپتال پہنچنے تک بھی زندہ رہا اور پھر کسی اور ہسپتال بھی لے جانے کے قابل تھا"۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ٹھیک کہہ رہا تھا۔ یہ لوگ واقعی سخت جان ہوتے ہیں"۔ جیسپر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ٹون سن کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی لیکن چونکہ الفاظ مقامی زبان میں بولے گئے تھے اس لئے جیسپر کی سمجھ میں نہ آئے۔

"ڈاکٹر رضا سے بات کرائیں"...... جیسپر نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رسیور ایک طرف رکھ دیا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر رضا صاحب سے بات کرائیں"...... جیسپر نے کہا۔
"ڈاکٹر رضا بول رہا ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں"...... اس بار دوسری طرف سے گریٹ لینڈ کی زبان میں ہی جواب دیا گیا۔
"میرا نام راسٹر ہے اور میرا تعلق گریٹ لینڈ کے سفارت خانے سے ہے۔ ہمارے ایک ملازم کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ اسے ہوٹل لارڈ کے سامنے فائرنگ کر کے شدید زخمی کیا گیا ہے۔ اس کا نام عمران ہے وہ ہمارے سفارت خانے کے ویزہ سیکشن میں ملازم ہے۔ میں نے سول ہسپتال سے معلوم کیا تو مجھے بتایا گیا کہ اسے اعلیٰ حکام کی ہدایت پر کسی سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اس بارے میں آپ ہی کچھ بتا سکتے ہیں"...... جیسپر نے کہا۔
"آپ کو غلط اطلاع دی گئی ہے مسٹر راسٹر۔ جو عمران زخمی ہو کر ہسپتال پہنچا تھا اس کا تعلق حکومت کے کسی محکمہ سے تھا اس لئے سیکرٹری خارجہ سر سلطان نے اس کے بارے میں احکامات دیئے ہیں اور مجھے بھی واقعی معلوم نہیں ہے کہ اسے کس ہسپتال میں منتقل کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈاکٹر کہ آپ کو ہسپتال کا علم نہ ہو۔ ہم بہرحال کنفرم کرنا چاہتے ہیں"...... جیسپر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ مجھے واقعی علم نہیں ہے۔ مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"...... دوسری طرف سے

ڈاکٹر رضا نے کہا۔
"تو پھر ہم کہاں سے کنفرم کرائیں"...... جیسپر نے کہا۔
"آپ سیکرٹری خارجہ کے آفس سے معلوم کریں۔ وہی بتا سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے"...... جیسپر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"یہ آدمی یقیناً جھوٹ بول رہا تھا۔ ہمیں اس کی ہڈیاں توڑنا ہوں گی"...... ٹونی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے وہ سب باتیں سن رہے تھے۔
"نہیں۔ اسے واقعی جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں اب صبح آفس جا کر معلوم کرنا پڑے گا۔ اس وقت تو آفس بند ہے اور ویسے بھی اگر وہ مقامی آدمی زندہ ہے تو صبح تک یقیناً ہلاک ہو چکا ہو گا۔ اب اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ رات کو ہم یہاں جشن منائیں گے۔ مشن تو کامیاب ہو گیا ہے۔ صرف کنفرمیشن باقی ہے"...... جیسپر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"کہاں جشن منایا جائے گا"...... ایک آدمی نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جس آدمی کے ذریعے میں نے یہ کوٹھی لی ہے اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں ایک کلب ہے ریڈ کلب۔ وہاں ہمارے مطلب کے جشن کے تمام انتظامات موجود ہیں"...... جیسپر نے کہا۔
"اس ریڈ کلب کا پتہ کیا ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"کسی ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھ لیں گے۔ آؤ"...... جیسپر نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر
کھڑے ہو گئے۔

ٹائیگر نے کار ہوٹل لارڈ کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اتر
کر پارکنگ بوائے کے آنے کا انتظار کرنے ہی لگا تھا کہ بے اختیار
چونک پڑا۔ اسے عمران کی کار ایک سائیڈ پر کھڑی نظر آئی تھی۔
"اوہ۔ باس بھی لارڈ ہوٹل میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے
چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے اسے سلام
کیا۔ اور کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔ چونکہ وہ یہاں عام طور پر آتا جاتا
رہتا تھا اس لئے پارکنگ بوائے اس سے واقف تھا۔
"یہ کار کب سے یہاں موجود ہے"...... ٹائیگر نے عمران کی کار
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب کی کار۔ وہ۔ وہ جناب"...... پارکنگ بوائے کچھ
کہتے کہتے رک گیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر

حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب عمران صاحب پر تین اطراف سے فائرنگ کی گئی ہے۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے۔ وہ تو میرے محسن ہیں"...... پارکنگ بوائے نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ فائرنگ۔ کس نے کی۔ کیسے۔ کب"۔ ٹائیگر نے قدرے بدحواس ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ پارکنگ بوائے ایسی بات کرے گا۔

"جناب۔ میں تو یہاں مصروف تھا۔ عمران صاحب ٹوکن لے کر چلے گئے۔ اچانک میں نے بے تحاشہ فائرنگ کی آوازیں سنیں تو میں نے چونک کر ادھر دیکھا تو عمران صاحب شدید زخمی حالت میں گرے ہوئے تھے۔ دو اور غیر ملکی بھی زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے اور پھر جناب۔ ہوٹل والوں نے اپنی کار میں انہیں لادا اور ہسپتال لے گئے۔ میں بھی بھاگ کر وہاں گیا تو دونوں غیر ملکی موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے البتہ عمران صاحب شدید زخمی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے۔ صحت دے"...... پارکنگ بوائے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کب ہوا ہے یہ واقعہ"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چار گھنٹے ہو گئے ہیں جناب"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا اور مڑ کر پارکنگ میں آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا تو ٹائیگر تیزی سے دوڑتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے۔

"سہراب۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران صاحب پر ہوٹل کے گیٹ پر فائرنگ ہوئی ہے۔ کیا حال ہے ان کا"...... ٹائیگر نے ہوٹل کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی سائیڈ پر موجود ایک ادھیڑ عمر سپر وائزر سے مخاطب ہو کر کہا وہ جانتا تھا کہ یہ پرانا آدمی ہے اس لئے یہ عمران صاحب سے اچھی طرح واقف ہے۔

"اوہ۔ مسٹر ٹائیگر۔ بڑا ہولناک واقعہ ہوا ہے۔ دو غیر ملکی تو یہاں موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے اور عمران صاحب شدید ترین زخمی تھے۔ انہیں ہسپتال بھیجا گیا تھا۔ وہ میرے بھی محسن رہے ہیں۔ میں نے بھی تھوڑی دیر پہلے سول ہسپتال فون کر کے ان کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ اعلیٰ حکام کی ہدایات پر انہیں کسی سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے لیکن سپیشل ہسپتال کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے تھے اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... سہراب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ آیا۔ کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے اسے دیکھ کر سلام کیا"...... ٹائیگر نے صرف سر ہلا کر اسے سلام کا جواب دیا اور تیزی سے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اسے ایک جھٹکے سے

اپنی طرف کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب کا کیا حال ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے ورنہ ان کی حالت تو اس قدر خراب تھی کہ ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کرم کر دے تو معجزے نمودار ہو جاتے ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب"...... ٹائیگر نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور تیزی سے مڑ کر تقریباً دوڑتا ہوا واپس ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آ کر سیدھا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"سنو"...... ٹائیگر نے پارکنگ بوائے کو بلاتے ہوئے کہا۔

"یس"...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ عمران صاحب بچ گئے ہیں لیکن میں

نے ان کے حملہ آوروں کو تلاش کرنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس بارے میں کوئی نہ کوئی بات ضرور بتا سکتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر اس نے پارکنگ بوائے کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"نہیں صاحب۔ عمران صاحب میرے محسن ہیں۔ میرے والد کا آپریشن تھا۔ میں نے عمران صاحب سے ویسے ہی بات کر دی تو انہوں نے آپریشن کا سارا خرچہ خود ہی اٹھا لیا تھا۔ یہ نوٹ واپس رکھ لیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بچ گئے ہیں جہاں تک حملہ آوروں کا تعلق ہے تو میں نے فائرنگ کے وقت صرف اتنا دیکھا تھا کہ پارکنگ کی چھوٹی دیوار میں پڑے ہوئے خلا میں سے ایک غیر ملکی فائر کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی لیکن پھر وہ فوراً ہی دوسری طرف غائب ہو گیا تھا"...... لڑکے نے نوٹ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ تم رکھ لو۔ کام آئے گا۔ اس غیر ملکی کے بارے میں جو کچھ تمہیں یاد ہے وہ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"شکریہ جناب۔ پولیس نے بھی مجھ سے پوچھ گچھ کی تھی لیکن میں نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ اب"...... لڑکے نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"تم مجھے جانتے ہو اس لئے کھل کر بتا دو۔ تم پر کوئی حرف نہیں آئے گا"...... ٹائیگر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اس غیر ملکی نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ ویسے

مجھے تو وہ گریٹ لینڈ کا آدمی لگتا تھا۔ میں نے ایک جھلک ہی اس کی دیکھی تھی"...... لڑکے نے جواب دیا۔

" جو حلیہ ایک جھلک میں تمہارے ذہن میں رہ گیا ہے وہ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکے نے حلیہ بتا دیا۔

" اور کوئی بات"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں جناب۔ بس اس سے زیادہ مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے"...... لڑکے نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے چلتا ہوا واپس ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" میری بات سنو"...... ٹائیگر نے گیٹ پر موجود ایک دربان سے کہا۔

" یس سر"...... دربان نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہاں کا عملہ چونکہ ٹائیگر کو اچھی طرح جانتا تھا اس لئے ان کے انداز میں اجنبیت نہیں تھی۔

" یہاں جو فائرنگ ہوئی تھی کیا وہ تمہاری موجودگی میں ہوئی تھی"...... ٹائیگر نے اسے ایک طرف لے جا کر جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں بھی پکڑاتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں جناب۔ میں گیٹ پر موجود تھا کہ اچانک بے تحاشہ فائرنگ ہوئی اور گیٹ سے چند قدموں کے فاصلے پر تین آدمی گر کر تڑپنے لگے "...... دربان نے نوٹ جلدی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" کہاں سے فائرنگ ہوئی تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" جناب۔ تین اطراف سے گولیاں فائر کی گئی تھیں۔ ایک تو پارکنگ کی طرف سے۔ ایک کمپاؤنڈ کی طرف سے اور ایک شمالی طرف سے۔ تینوں اطراف سے تقریباً بیک وقت فائرنگ ہوئی تھی جناب"...... دربان نے جواب دیا۔

" تم نے کسی نہ کسی حملہ آور کو دیکھا ہو گا۔ اس کے بارے میں بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ج۔ جناب۔ وہ پولیس"...... دربان نے قدرے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" بے فکر رہو۔ لیکن درست بتانا"...... ٹائیگر نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ جناب۔ سامنے کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب جو آدمی تھا اسے میں نے دیکھا تھا لیکن وہ فوراً ہی گیٹ سے باہر نکل کر غائب ہو گیا۔ اس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور وہ غیر ملکی تھا جناب۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم تھا"...... دربان نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" اس کا حلیہ بتاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کی نظریں بے حد تیز ہوتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جناب وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ لگتا تھا"...... دربان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس آدمی کے چہرے، بالوں اور

قدوقامت کی تفصیل بتا دی تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلایا اور تیزی سے مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمپاؤنڈ گیٹ سے فاصلے پر بیٹھے ہوئے پھول بیچنے والے لڑکے سے اس کار کی تفصیل معلوم کر چکا تھا جس میں وہ براؤن سوٹ والا غیر ملکی بیٹھ کر فرار ہوا تھا۔ کار اس نے کیبن کے ساتھ ہی روکی تھی۔

"اس کار کی کوئی خاص نشانی بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا اور ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے اس لڑکے کے ہاتھ میں بھی دے دیا۔

"ج۔ جناب۔ میں۔ میں غریب ہوں جناب"...... لڑکے نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تمہارا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا"...... ٹائیگر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"جناب اور تو کچھ معلوم نہیں ہے البتہ اس کار کی ونڈ سکرین کے کونے میں نیلے رنگ کی چڑیا والا سٹکر موجود تھا"...... لڑکے نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر وغیرہ کیا تھا"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"میں ان پڑھ ہوں جناب۔ اس لئے میں نمبر تو نہیں پڑھ سکا"۔ لڑکے نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلایا اور پھر اس لڑکے کا شکریہ ادا کر کے وہ اس طرف بڑھ گیا جدھر پارکنگ کی چھوٹی دیوار میں خلا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک گلی تھی اور پھر ایک سگریٹ بیچنے والے سے وہ یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ فائرنگ کرنے

والا گلی کے سامنے کھڑی نیلے رنگ کی کار میں بیٹھ کر فرار ہو گیا۔ اس آدمی نے البتہ کار کا نمبر بھی بتا دیا تھا اور اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اس کار کی بیک سکرین کے کونے میں نیلے رنگ کی چڑیا کا سٹکر موجود تھا تو ٹائیگر اس کا شکریہ ادا کر کے تیزی سے مڑا اور پارکنگ گیٹ کی طرف آ گیا۔ پارکنگ میں آکر اس نے اپنی کار لی اور چند لمحوں بعد وہ کار میں سوار ہو کر ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آیا اور پھر اس کی کار تیزی سے سٹار کمپنی کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ سٹار کمپنی کاریں کرائے پر دیتی ہے اور نیلی چڑیا ان کا مخصوص نشان ہے۔ دونوں کاروں پر نیلی چڑیا کے سٹکر کی موجودگی سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ حملہ آوروں نے یہ کاریں سٹار کمپنی سے ہی لی ہوں گی۔ اس نے کمپنی کے آفس کی سائیڈ میں کار روکی اور نیچے اتر کر وہ آفس میں داخل ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ مینجر کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ مینجر ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا اور اپنے انداز اور چہرے سے ہی وہ خالص کاروباری آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"جی صاحب۔ میرے لائق کوئی خدمت"...... مینجر نے ٹائیگر کو آفس میں داخل ہوتے دیکھ کر باقاعدہ اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام رضوان ہے اور میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر مینجر کے سامنے کر کے اسے بند کیا اور واپس جیب میں ڈال لیا۔

" سپیشل پولیس ۔ حکم جناب ۔ ہم تو انتہائی فیئر کام کرتے ہیں "۔ مینجر نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" گھبرائیے نہیں ۔آپ سے چند معلومات لینی ہیں لیکن یہ سن لیں کہ اگر آپ نے غلط بیانی کی تو پھر آپ تین افراد کے قتل کے کیس میں ملوث ہو جائیں گے "...... ٹائیگر نے کہا تو مینجر کا رنگ زرد پڑ گیا۔

" قق ۔ قتل ۔ جناب "...... مینجر نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اگر آپ نے درست معلومات دے دیں تو پھر آپ بری الذمہ ہو جائیں گے "...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" جی فرمائیں جناب "...... مینجر نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ کاریں کرائے پر دیتے ہیں اور آپ کی کاروں کی ونڈ سکرینوں اور عقبی سکرینوں پر نیلے رنگ کی چڑیا کا اسٹیکر آپ کی کمپنی کی خاص نشانی ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" جی ہاں "...... مینجر نے جواب دیا۔

" میں ایک کار کا نمبر اور باڈی کا رنگ بتاتا ہوں ۔ دوسری کار کا صرف رنگ اور ماڈل کا مجھے علم ہے البتہ دونوں کاروں پر نیلی چڑیا کے اسٹیکر موجود تھے ۔آپ ان کے بارے میں تفصیل بتائیں کہ آپ نے یہ دونوں کاریں کسے کرائے پر دی ہیں "...... ٹائیگر نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیلات بتا دیں ۔

" صرف ماڈل اور رنگ سے تو معلوم نہیں ہو سکتا جناب ۔ کیونکہ اس ماڈل اور کلر کی بہت سی کاریں دوسری کمپنیوں کے پاس بھی ہیں ۔ البتہ نمبر والی کار کے بارے میں معلوم ہو جائے گا "...... مینجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کار کا نمبر بتا کر اس نے کسی کو اس کا ریکارڈ لے کر آفس میں آنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان ہاتھ میں ایک رجسٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔اس نے مینجر اور ٹائیگر دونوں کو سلام کیا اور پھر رجسٹر کھول کر اس نے مینجر کے سامنے رکھ دیا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم جاؤ "...... مینجر نے رجسٹر میں موجود اندراجات دیکھ کر اس نوجوان سے کہا تو وہ نوجوان خاموشی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

" جناب ۔ جو نمبر آپ نے بتایا ہے وہ کار اور اس کے ساتھ دو اور کاریں نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ کو دو روز قبل کرائے پر دی گئی ہیں اور ابھی تک ان کے پاس ہیں "...... مینجر نے کہا اور رجسٹر اٹھا کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔ ٹائیگر نے دیکھا تو واقعی تین کاریں جن میں وہ نمبر بھی شامل تھا نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ کو بھجوائی گئی تھیں ۔

" آپ نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ سے معلوم کریں کہ وہ کاریں انہوں نے کسے دی ہیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

"جناب۔ یہ ان کا بزنس سیکرٹ ہے۔ شاید نہ بتائیں لیکن آپ قتل کی بات کر رہے تھے۔ وہ کیا مسئلہ ہے"۔۔۔۔ مینجر نے کہا۔

"ان تینوں کاروں سے فائرنگ کی گئی ہے اور دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ ایک شدید زخمی ہوا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے جناب"۔۔۔۔ مینجر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ آپ ان سے معلوم کریں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا میں انہیں بتا دوں جناب کہ ان کاروں کے ذریعے ایسا ہوا ہے"۔۔۔۔ مینجر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں خود جا کر معلوم کر لیتا ہوں۔ لیکن اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ آپ نے میرے جانے کے بعد انہیں فون کیا تو پھر آپ جیل میں نظر آئیں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسا نہیں ہو گا"۔۔۔۔ مینجر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے آفس سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس مینجر سے اس لئے فون کرانا چاہتا تھا کہ اس طرح مینجر ان لوگوں کو کوئی تفصیل نہیں بتائے گا لیکن پھر اسے خیال آگیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ مینجر کو تفصیل نہ بتائیں اس لئے اس نے خود جا کر معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کر

لیا تھا۔ بہرحال اب اسے اتنا تو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ واردات واقعی غیر ملکیوں نے کی ہے۔ مقامی افراد کی نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ کے مینجر کے آفس میں موجود تھا۔ یہاں بھی اس نے سپیشل پولیس والا کارڈ ہی استعمال کیا تھا تو اسے فوراً بتا دیا گیا کہ یہ تینوں کاریں سکائی وے کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک بھیجی گئی ہیں اور یہ کوٹھی اور کاریں ان کے ایک ایجنٹ ہوٹل الاسکا کے سپروائزر مارٹی نے بک کرائی ہیں۔

"جناب۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے جو سپیشل پولیس انکوائری کر رہی ہے"۔۔۔۔ مینجر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ البتہ ایک بات بتا دوں کہ اگر آپ نے اس کوٹھی میں فون کر کے ہمارے بارے میں اطلاع دی یا آپ نے مارٹی کو اطلاع دی تو پھر آپ کی کمپنی سیل ہو جائے گی اور آپ قتل کے کیس میں ملوث ہو جائیں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"قتل کا کیس۔ اوہ۔ اوہ"۔۔۔۔ مینجر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور یہ ملکی سلامتی کا معاملہ ہے اس لئے آپ کوئی حرکت نہیں کریں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جناب۔ جناب۔ جیسے آپ کہہ رہے ہیں ویسے ہی ہو گا جناب"۔۔۔۔ مینجر ملکی سلامتی کا سن کر اور زیادہ بوکھلا گیا تو ٹائیگر سر

ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمپنی سے باہر آ کر وہ ایک بار پھر کار میں بیٹھ اور اس نے کار کا رخ اس طرف موڑ دیا جدھر سے وہ سکائی دے کالونی پہنچ سکتا تھا۔ یہ نو تعمیر شدہ کالونی تھی اس لئے شہر کے مضافات میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کالونی میں داخل ہوئی اور اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور آگے بڑھائے لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مطلوبہ کوٹھی چیک کر لی۔ کوٹھی متوسط ٹائپ کی تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا اور باہر موجود تالا بتا رہا تھا کہ کوٹھی میں مقیم افراد اندر موجود نہیں ہیں۔ ٹائیگر نے کار ایک سائیڈ پر لے جا کر روکی اور پھر وہ نیچے اتر ہی رہا تھا کہ اچانک ایک کار اس کوٹھی کے قریب آ کر رکی اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر خاور تھا۔

"آپ اور یہاں"...... ٹائیگر نے حیرت سے کہا تو وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"تم کیسے آئے ہو یہاں ٹائیگر"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پر حملہ آوروں کا سراغ لگاتے ہوئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ کہاں سے سراغ لگایا ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ یہاں کیسے آئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہم بھی اسی سلسلے میں یہاں پہنچے ہیں۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک کو چیک کرنا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"میں بھی اسی کوٹھی کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں۔ آپ نے کیسے سراغ لگایا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا عمران صاحب کی طرح تم بھی ہمیں نکما سمجھتے ہو"۔ صدیقی نے کہا۔

"اوہ نہیں صدیقی صاحب۔ آپ تو فور سٹارز کے چیف ہیں اور پھر سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ میں یہ بات کیسے سوچ سکتا ہوں۔ میں نے تو اس لئے یہ بات کی ہے کہ میں نے کاروں سے سراغ لگایا اور کاریں کرائے پر دینے والی کمپنی اور پھر پراپرٹی سینڈیکیٹ سے معلومات حاصل کر کے یہاں پہنچا ہوں اور ان دونوں جگہوں پر آپ سے ٹکراؤ بھی نہیں ہوا اور انہوں نے بھی نہیں بتایا کہ آپ نے وہاں سے معلومات حاصل کی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہوٹل لارڈ کے پارکنگ بوائے سے معلومات ملنے سے لے کر اب یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ویری گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ بہرحال ہمیں ایک اور انداز سے معلومات ملی ہیں۔ ہم نے ہوٹل لارڈ کے ارد گرد سے معلومات حاصل کیں تو ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ حملہ آور جو ہوٹل کی شمالی سمت سے باہر دوڑا تھا اور جس کار میں بیٹھ کر وہ گیا

تھا اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود آدمی کو وہ ہوٹل الاسکا کے
سپروائزر مارٹی سے باتیں کرتا ہوا دیکھ چکا ہے۔ وہ آدمی ہوٹل الاسکا
میں ہی ویٹر ہے اور ڈیوٹی آف کر کے ہوٹل لارڈ کی شمالی سمت واقع
گلی میں اپنے مکان پر جا رہا تھا۔ وہ مارٹی کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔
چنانچہ ہم نے مارٹی کو جا گھیرا تو مارٹی نے آخر کار زبان کھول دی۔ اس
نے بتایا کہ اس سے ملنے والے کا نام جیسپر ہے اور وہ گریٹ لینڈ کا
باشندہ ہے۔ مارٹی گریٹ لینڈ میں کافی عرصہ کام کر چکا ہے اور وہاں
وہ اس کا واقف بنا تھا۔ اس نے اسے کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی
بلاک سکائی وے کالونی نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ سے لے کر دی ہے
اور خاصا بڑا کمیشن لیا ہے۔ تین کاریں بھی انہوں نے طلب کی تھیں
اور مشین گنیں بھی، جو اس مارٹی نے انہیں سپلائی کیں۔ اس طرح
ہم یہاں پہنچے ہیں"...... صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ والوں نے یہی بتایا تھا لیکن
چونکہ مجھے کوٹھی کے بارے میں علم ہو گیا تھا اس لئے میں پہلے یہاں
گیا لیکن کوٹھی پر تو تالا لگا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں یا عارضی طور پر کہیں گئے
ہوں۔ ہمیں اندر جا کر چیکنگ کرنا ہو گی"...... صدیقی نے کہا۔

"پھر میرے لئے کیا حکم ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ ہم کوٹھی کی عقبی طرف سے اندر جائیں گے۔
تم خیال رکھنا"...... صدیقی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔ صدیقی اور خاور تیزی سے مڑ کر سڑک کراس کر کے کوٹھی کی
سائیڈ گلی میں غائب ہو گئے۔ ٹائیگر وہاں کھڑا یہی سوچ رہا تھا کہ یہ
کون لوگ ہو سکتے ہیں اور انہوں نے باس پر حملہ کیوں کیا ہے لیکن
آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ یقیناً ان کا ٹارگٹ وہ غیر ملکی ہوں گے جو
ہلاک ہو گئے ہیں اور عمران صاحب بس ویسے ہی لپیٹ میں آ گئے
ہوں گے ورنہ اگر کوئی کیس ہوتا تو عمران صاحب ہر طرف سے
الرٹ ہوتے لیکن ظاہر ہے یہ صرف اس کی سوچ تھی۔ اصل بات کا
علم تو اس وقت ہو سکتا تھا جب ان لوگوں سے معلومات ملتیں۔
تھوڑی دیر بعد خاور اور صدیقی واپس آ گئے۔

"کوٹھی میں ان کا سامان موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ
عارضی طور پر کہیں گئے ہیں۔ اندر تینوں کاریں بھی موجود ہیں۔ اس
کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ٹیکسیوں پر گئے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اگر کاریں موجود ہیں صدیقی صاحب تو پھر یہ لوگ نکل گئے ہیں
ورنہ کاریں ان کے پاس تھیں تو پھر وہ ٹیکسی میں کیوں جاتے اور
تین کاروں کا مطلب ہے کہ ان کی تعداد تین سے زیادہ ہے۔ ایک
کار میں تو ڈرائیور کے بارے میں آپ نے خود بتایا ہے"...... ٹائیگر
نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب یہاں ان کا انتظار کرنا پڑے گا
اور کیا ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس جیسپر کا حلیہ تو آپ نے معلوم کیا ہو گا اس مارٹی سے"۔

ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ عام سا حلیہ ہے"...... صدیقی نے کہا تو ٹائیگر خاموش ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف کو اطلاع دے دیں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ میں کرتا ہوں ٹرانسمیٹر پر کال"...... صدیقی نے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ خاور اور ٹائیگر باہر ہی کھڑے رہے۔

"خاور صاحب۔ عمران صاحب پر کیوں حملہ ہوا ہے۔ کیا کوئی کیس تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیس کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ صفدر سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ عمران کا کوئی ایجنٹ دوست گیری اور اس کی ساتھی لڑکی ایون جن کا تعلق کاسٹریا سے ہے ہوٹل لارڈ میں رہائش پذیر تھے اور گیری نے عمران صاحب کو ان کے فلیٹ پر فون کر کے رات کو اپنے ساتھ ڈنر کی دعوت دی تھی۔ چونکہ وہ ایجنٹ تھے اس لئے عمران صاحب نے یقیناً چیف کو اطلاع دی ہو گی۔ چیف نے مس جولیا کو حکم دیا کہ ان کی پوری نگرانی کی جائے۔ چنانچہ مس جولیا نے صفدر اور نعمانی کی ڈیوٹی لگا دی۔ یہ دونوں سہ پہر کو ہوٹل سے نکل کر نیشنل پارک چلے گئے تو صفدر اور نعمانی دونوں بھی وہاں ان کے پیچھے ہی چلے گئے۔ جب وہ واپس آئے تو ہوٹل لارڈ میں واردات ہو چکی تھی۔ لیکن صفدر اور نعمانی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ عمران صاحب زخمی

ہوئے ہیں۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا لیکن پھر ڈنر کا وقت ہو گیا اور یہ دونوں ایجنٹ ڈنر کرنے ڈائننگ ہال میں پہنچ گئے تو صفدر چونکا۔ اس نے جا کر چیف سے بات کی تب پتہ چلا کہ ان کی عدم موجودگی میں یہ واردات ہو چکی ہے۔ چیف نے انہیں جولیا سے رابطہ کرنے کے لئے کہا اور پھر ساری ٹیم جولیا کے فلیٹ پر اکٹھی ہوئی اور جولیا نے سب کو ان حملہ آوروں کی تلاش کا حکم دے دیا تو میں اور صدیقی نے مل کر اس پر کام شروع کر دیا۔ ہمیں مس جولیا کے فلیٹ پر پہنچ کر اس واردات کے بارے میں علم ہوا تھا"...... خاور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو باس ہی ٹارگٹ تھا حملہ آوروں کا۔ ورنہ میرا خیال تھا کہ شاید وہ دونوں غیر ملکی جو ہلاک ہوئے ہیں وہ ان کا ٹارگٹ تھے اور باس ویسے ہی فائرنگ کی زد میں آ گئے ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دیکھو۔ اب حملہ آوروں کا پتہ چلے تو اصل حالات کا علم ہو"...... خاور نے کہا۔ اسی لمحے صدیقی کار سے باہر آ گیا۔

"چیف نے حکم دیا ہے کہ میں اور خاور یہاں کی نگرانی کریں جبکہ ٹائیگر انہیں شہر میں تلاش کرے"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے انہیں میرے بارے میں بھی بتا دیا ہے"۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے چیف کو بتا دیا ہے کہ تم نے کس طرح اس

کوٹھی کو ٹریس کیا ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"لیکن ٹائیگر کیسے انہیں تلاش کرے گا"...... خاور نے کہا۔

"چیف نے کہا ہے کہ جیسپر کا حلیہ ٹائیگر کو بتا دیا جائے۔ ٹائیگر میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ وہ ٹریسنگ کر سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"میں ٹریسنگ کر لوں گا۔ آپ مجھے حلیہ بتا دیں"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایک لحاظ سے چیف نے اس کی تعریف کی تھی اور یہی اس کے لئے انتہائی مسرت کا باعث تھی۔ صدیقی نے اسے تفصیل سے جیسپر کا حلیہ بتا دیا۔

"اس مارٹی کا کیا ہوا۔ کیا وہ زندہ ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سخت جان بننے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ ہوٹل سے ڈیوٹی آف کر کے اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا تھا۔ ہم نے وہاں اس سے پوچھ گچھ کی اور مجبوراً اسے ختم کرنا پڑا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر مجھے اجازت۔ میں انہیں تلاش کرتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم انہیں کہاں اور کیسے تلاش کرو گے"...... صدیقی نے کہا۔

"آپ مارٹی کو نہیں جانتے جبکہ میں اسے اور اس کے گروپ کے ساتھیوں کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے اپنا مشن اپنے طور پر مکمل کر لیا ہے اس لئے لامحالہ یہ اب کسی نہ کسی ہوٹل

کلب میں رات گزاریں گے اور مجھے مارٹی کی فطرت کا اندازہ ہے۔ وہ خود یا اپنے ساتھیوں کو زیادہ سے زیادہ انجوائے کے لئے انہیں ایسی ایسی جگہوں کے پتے اور تعارفی کارڈ دیتا ہے جہاں تک عام غیر ملکی کی رسائی ہی نہیں ہو سکتی۔ اس طرح وہ لوگ اپنی مرضی کی تفریح کر لیتے ہیں جبکہ مارٹی اور اس کے ساتھیوں کو بھاری رقم دونوں طرف سے مل جاتی ہے۔ اس جیسپر کا جو حلیہ آپ نے بتایا ہے اس کے مطابق یہ لوگ عام سطح کے لوگ لگتے ہیں اس لئے لازماً یہ کسی ایسے نائٹ کلب میں ہوں گے جہاں اس قسم کے لوگوں کی تفریح کا کھلا سامان موجود ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ تم واقعی ذہین ہو۔ عمران صاحب نے ایسے ہی تمہیں اپنا شاگرد نہیں بنایا۔ البتہ ایک بات ہے۔ اگر تم انہیں باہر ٹریس کر لو اور ان کا صبح تک واپس آنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر تم اکیلے ان سے نہ ٹکرا جانا۔ تم ہمیں کال کر لینا۔ ہم چاہتے ہیں کہ عمران صاحب پر ہونے والی فائرنگ کا ان سے درست طور پر انتقام بھی لیا جائے اور اس کیس کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی جائیں"...... صدیقی نے کہا۔

"مجھے آپ کی فریکونسی کا علم ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اگر مجھے اطلاع مل گئی تو میں آپ کو ضرور اطلاع دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو صدیقی اور خاور دونوں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صدیقی اور خاور نے اپنے طور پر اور عمران کے شاگرد ٹائیگر نے اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ کام کر کے مجرموں کا ٹھکانہ تلاش کر لیا ہے۔ صدیقی اور خاور کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی اکٹھے ہی وہاں پہنچے تھے۔ مجرموں کا یہ اڈا سکائی وے کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک ہے۔ صدیقی اور خاور نے اس کوٹھی کی تلاشی لی ہے۔ ان لوگوں کا سامان اور تین کاریں اندر موجود ہیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ صدیقی نے مجھے تو کوئی اطلاع نہیں دی"...... جولیا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ ٹائیگر وہاں موجود تھا اس لئے صدیقی نے براہ راست مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے تفصیل بتائی ہے۔ میں نے صدیقی اور خاور کو وہیں رک کر ان لوگوں کی واپسی اور نگرانی کا حکم دیا ہے جبکہ ٹائیگر کو میں نے پیغام بھجوا دیا ہے کہ وہ ان لوگوں کو شہر میں ٹریس کرے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اب کیا حکم ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر اور نعمانی جو اب بھی گیری اور ایون کی نگرانی کر رہے ہیں ان کی طرف سے کوئی رپورٹ"...... چیف نے کہا۔

"نو سر۔ صرف اتنی رپورٹ ملی ہے کہ وہ دونوں اپنے کمرے میں ہیں اور نہ انہیں کوئی فون کال آئی ہے اور نہ ہی انہوں نے کسی کو فون کیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"باقی ساتھیوں کو واپس کال کر لو جو ابھی تک مجرموں کو ٹریس کر رہے ہیں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے پہلے اپنے ان ساتھیوں کو ابھی تک مجرموں کو شہر میں ٹریس کر رہے تھے ٹرانسمیٹر کالز کر کے بتا دیا کہ مجرموں کا ٹھکانہ مل گیا ہے اس لئے وہ لوگ مزید کارروائی بند کر کے واپس اپنے اپنے فلیٹ پر پہنچ جائیں اور اس کے بعد اس نے صدیقی کو ٹرانسمیٹر کال کی۔

"یس۔ صدیقی بول رہا ہوں۔ اوور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

صدیقی نے جواب دیا۔

"تم نے مجھے کال کرنے کی بجائے براہ راست چیف کو کیوں رپورٹ دی ہے۔اوور"...... جولیا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مس جولیا۔چونکہ ٹائیگر ساتھ تھا اس لئے مجھے فوری طور پر چیف سے اس بارے میں احکامات لینے تھے اس لئے میں نے مجبوراً انہیں کال کیا تھا ورنہ ظاہر ہے میں آپ کو ہی کال کرتا۔اوور"...... دوسری طرف سے صدیقی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا نتیجہ بھی تم نے دیکھ لیا ہے کہ چیف نے ٹائیگر کو حکم دے دیا کہ وہ شہر میں ان مجرموں کو ٹریس کرے اور تمہیں صرف ان کی رہائش گاہ کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا ہے۔اس کے ساتھ ہی چیف نے باقی ساتھیوں کو بھی واپس کال کرنے کا حکم دے دیا ہے اور ٹائیگر بہرحال انہیں ٹریس بھی کر لے گا اور پھر سارا کریڈٹ اسے مل جائے گا۔اوور"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے ٹائیگر کو خاص طور پر کہا ہے کہ جیسے ہی یہ مجرم ٹریس ہوں وہ مجھے کال کر کے بتائے۔ازخود کوئی کارروائی نہ کرے۔میں خاور کو یہاں چھوڑ کر خود وہاں جاؤں گا اور کارروائی کروں گا اور ٹائیگر نے حامی بھر لی ہے۔اوور"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"ان مجرموں کی تعداد بہرحال دو سے زیادہ ہے اس لئے ان میں سے صرف ایک کو تم نے زندہ رکھنا ہے۔باقی سب کو اس قدر

عبرتناک سزا ملنی چاہئے کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں۔اوور"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مس جولیا۔میرا اپنا ارادہ بھی یہی ہے۔اگر آپ کہیں تو میں آپ کو بھی اطلاع دے دوں تاکہ آپ بھی وہاں پہنچ جائیں اور خود یہ کارروائی کریں۔اوور"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے کوئی رپورٹ آ سکتی ہے اس لئے میں فلیٹ نہیں چھوڑ سکتی۔لیکن جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی ہونا چاہئے۔اوور"...... جولیا نے کہا۔

"یس مس جولیا۔ایسے ہی ہو گا۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔اس وقت کسی کے آنے کی قطعاً کوئی توقع نہ تھی لیکن اٹھنا تو تھا اس لئے وہ اٹھی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے"...... جولیا نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں کہا۔

"کیپٹن شکیل"...... دروازے کے باہر سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو جولیا نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔

"آؤ"...... جولیا نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا تو جولیا نے چٹخنی لگانے کی

بجائے ویسے ہی دروازہ بند کیا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ سٹنگ روم میں آ گئی۔

" مس جولیا۔ آپ میری اس طرح بغیر اطلاع آمد پر حیران تو ہو رہی ہوں گی لیکن میں آپ سے ایک خاص پوائنٹ پر ڈسکس کرنے آیا ہوں "...... کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اچھا کیا تم آ گئے۔ میں ویسے بھی اکیلی بیٹھے بیٹھے شدید بور ہو رہی تھی۔ تم بیٹھو میں تمہارے لئے جوس لاتی ہوں "...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف موجود ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ریفریجریٹر کا دروازہ کھولا اور اس میں سے جوس کے دو ڈبے اور سٹرا اٹھا کر اس نے ریفریجریٹر بند کیا اور پھر آ کر کیپٹن شکیل کے سامنے بیٹھ گئی۔

" ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہے "...... جولیا نے کہا۔

" مس جولیا۔ میں سوچتا رہا ہوں کہ عمران صاحب پر ہونے والے اس قاتلانہ حملے کا پس منظر کیا ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں جو پوائنٹس میرے سامنے آئے ہیں ان کے مطابق گیری اور ایون کی اچانک پاکیشیا کے دارالحکومت آمد اور پھر ان کا عمران صاحب کو ڈنر کی دعوت دینا۔ اس کے بعد خود نیشنل پارک چلے جانا۔ عمران کا وہاں پہنچنا اور پھر اس پر تین اطراف سے کیا جانے والا منظم حملہ جو ایک لحاظ سے تو سو فیصد کامیاب رہا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم تھا اور عمران کی ابھی زندگی باقی تھی کہ وہ اس ہولناک قاتلانہ حملے

سے بچ نکلا ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حملہ آور بے حد تربیت یافتہ تھے اور انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران ہوٹل لارڈ آئے گا۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو ان سے گیری کا رابطہ تھا اور گیری نے انہیں بتایا کہ عمران ہوٹل لارڈ میں آ کر ان کے ساتھ ڈنر کرے گا یا پھر انہوں نے عمران کے فلیٹ پر موجود اس کا فون ٹیپ کیا لیکن اگر انہوں نے فون ٹیپ کرنا تھا تو اس فلیٹ کو ہی میزائلوں سے اڑا سکتے تھے۔ اس وقت بھی عمران پر حملہ کر سکتے تھے جب وہ فلیٹ سے نیچے اترا ہو گا اور اس نے کار گیراج سے نکالی ہو گی اور جس انداز میں ہوٹل لارڈ میں حملہ کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے وہاں باقاعدہ فائرنگ سپاٹس اور بھاگنے کی جگہوں کو چیک کیا ہے اور اس کے بعد یہ کارروائی ہوئی ہے "...... کیپٹن شکیل نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" پھر کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے "...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ گیری اور ایون اس میں پوری طرح ملوث ہیں اس لئے ہمیں حملہ آوروں کو ٹریس کرنے کے ساتھ ساتھ گیری اور ایون سے بھی پوچھ گچھ کرنی چاہئے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن چیف نے ان کی صرف نگرانی کا حکم دیا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" اسی لئے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ آپ چیف سے

بات کر کے ان دونوں کے بارے میں بات کریں تاکہ چیف
سے پوچھ گچھ کی اجازت دے دے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"تمہیں یہ تو اطلاع مل گئی ہے کہ حملہ آوروں کو ٹریس کر لیا گیا
ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ صالحہ اور میں دونوں اکٹھے ہوٹلوں میں انہیں ٹریس کر
رہے تھے کہ آپ کی کال صالحہ نے اٹنڈ کی اور مجھے بتا دیا۔ پھر صالحہ
اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی اور میں یہاں آپ کے فلیٹ پر آ گیا ہوں
لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شہر میں سرے سے موجود ہی نہ
ہوں اور واردات کر کے نکل گئے ہوں۔ کسی اور ملک نہ سہی بہرحال
کافرستان تو وہ جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے
اختیار چونک پڑی۔

"ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم
انہیں ٹریس کرتے ہی رہ جائیں اور یہ دونوں یعنی گیری اور ایون بھی
نکل جائیں۔ ٹھیک ہے۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"...... جولیا
نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی
مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا نے کیپٹن شکیل کی فلیٹ میں آمد اور
اس کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔
"جو کچھ کیپٹن شکیل نے کہا ہے وہ میرے بھی ذہن میں موجود

ہے لیکن گیری عمران کا گہرا دوست ہے اور ابھی تک اس کی طرف
سے ایسی کوئی رپورٹ سامنے نہیں آئی کہ جس سے اس کارروائی میں
اس کے ملوث ہونے کا کوئی تاثر مل سکے۔ البتہ حملہ آوروں سے پوچھ
گچھ کے بعد ان کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک
ان کے واپس جانے کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں تفصیلات کا علم
ہے۔ وہ سرکاری ایجنسی سے متعلق ہیں اس لئے انہیں آسانی سے
دوبارہ ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔
"لیکن چیف۔ ہو سکتا ہے کہ حملہ آور نکل گئے ہوں"...... جولیا
نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن جب تک کوئی حتمی بات سامنے
نہ آئے ہمیں بہرحال کام تو کرنا ہے"...... چیف نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔
"تم نے سن لی چیف کی بات"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے
کیپٹن شکیل سے کہا۔

"ہاں۔ میں نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ چیف کی بات
درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ صفدر کو آپ خود یہ کہہ دیں کہ وہ
انہیں ملک سے باہر نہ جانے دے کیونکہ بعد میں خواہ مخواہ وقت
ضائع ہو گا کہ ہم کاسٹریا جا کر ان کی تلاش کرتے پھریں"۔ کیپٹن
شکیل نے کہا تو جولیا نے نہ صرف اثبات میں سر ہلا دیا بلکہ اس نے
ٹرانسمیٹر پر صفدر کو کال کر کے کیپٹن شکیل کی بات دوہرانے کے

ساتھ ساتھ اسے کہہ بھی دیا کہ وہ گیری اور ایون کو ملک سے باہر نہ جانے دے۔

"کیپٹن شکیل کی بات درست ہے مس جولیا۔ میرا اپنا بھی یہی خیال ہے کہ گیری دوستی کے پردے میں دشمنی کر رہا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے وقت آنے پر ہر بات سامنے آجائے گی۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا تو جولیا نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب مجھے اجازت دیں۔ میں نے اب سپیشل ہسپتال جانا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... جولیا نے یکلخت انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں ہوا مس جولیا۔ سب ٹھیک ہے۔ گو عمران صاحب سے تو ابھی ملاقات ممکن نہیں لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں کم از کم اس ہسپتال کا چکر ضرور لگاؤں جہاں عمران صاحب موجود ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی سے تازہ ترین رپورٹ بھی مل جائے گی اور دل کو تسلی بھی ہو جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"عمران کے لئے محبت ہر دل میں ہے۔ نجانے یہ شخص جادوگر ہے یا کیا ہے"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ بے لوث خلوص ہی اصل جادو ہوتا ہے۔ اگر ہم

میں سے کسی کا یہ حال ہوتا تو یقین کیجئے عمران ہم سے زیادہ تڑپتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ہاں۔ وہ واقعی ایسا ہے۔ پتھر بھی ہے اور موم بھی"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیپٹن شکیل کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی تاکہ اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ لاک کر سکے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ مشن تو مکمل ہو گیا ہے"...... ڈنر کرنے کے بعد واپس کمرے میں پہنچتے ہی ایون نے کہا۔

"کوئی ایسی بات منہ سے مت نکالو ایون جس سے ہم بھی مشکوک ہو جائیں۔ ہم نے گو چیکنگ کر لی ہے کہ یہاں کوئی ڈکٹا فون نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی جدید ترین آلات بھی استعمال کر سکتی ہے۔ ہماری پوزیشن اس وقت بے حد نازک ہو چکی ہے اس لئے ہمیں ہر حالت میں خیال رکھنا ہے"...... گیری نے کہا۔

"کیوں۔ ہماری پوزیشن کیوں نازک ہو چکی ہے۔ ہمارا ان حملہ آوروں سے کیا تعلق ہے"...... ایون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان احمقوں نے فائرنگ کے لئے ہوٹل لارڈ کا انتخاب کر کے ہمیں بھی مشکوک کر دیا ہے۔ نجانے انہیں کس طرح اس بات کا

علم ہوا کہ عمران کو ہم نے ڈنر پر مدعو کیا ہے۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ اس پہلو پر بھی سوچ رہی ہو گی"...... گیری نے کہا۔

"ہمارا حملہ آوروں سے تو کوئی رابطہ ہی نہیں رہا کہ وہ ہمارے بارے میں کچھ جانتے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے عمران کا فون چیک کیا ہو یا ویسے ہی اس کے پیچھے یہاں آئے ہوں"...... ایون نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا پہلا خیال درست ہو سکتا ہے کہ انہوں نے عمران کا فون ٹیپ کیا ہو لیکن پھر انہیں یہاں تک اس کے پہنچنے کا انتظار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ وہیں فلیٹ پر ہی حملہ کر سکتے تھے یا راستے میں بھی اس پر حملہ ہو سکتا تھا۔ پھر حملے کا جو منصوبہ سامنے آیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ پہلے سے یہاں موجود تھے اور عمران کے انتظار میں تھے"...... گیری نے کہا۔

"لیکن کیا اب وہ واپس چلے گئے ہوں گے یا یہیں موجود ہوں گے۔ تم پتہ تو کرو"...... ایون نے کہا۔

"کہاں سے پتہ کروں"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف سے۔ اسے لامحالہ رپورٹ مل چکی ہو گی"...... ایون نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا علم نہیں ہوا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہو جائے گا اور ابھی تک تو ہمیں عمران کے بارے میں بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ اب اس سلیمان سے

معلوم کیا جا سکتا ہے کیونکہ اب تک یقیناً اسے بھی عمران کی ہلاکت
کا علم ہو چکا ہو گا"...... گیری نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے فون
پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز
سنائی دی۔

" میں گیری بول رہا ہوں ہوٹل لارڈ سے۔ عمران صاحب ابھی
تک ڈنر کے لئے نہیں پہنچے اور مجبوراً ہمیں اکیلے ہی ڈنر کرنا پڑا۔ کیا ان
کی طرف سے کوئی اطلاع ملی ہے یا نہیں"...... گیری نے کہا۔

" نہیں جناب۔ کوئی اطلاع نہیں ہے۔ ویسے عام حالات میں وہ
ایسی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ تو نہیں کرتے۔ شاید کوئی خصوصی
حالات پیدا ہو گئے ہوں گے"...... سلیمان نے معذرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" بہرحال جب بھی عمران آئے اسے کہنا کہ مجھے فون کرے"۔
گیری نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ میں کہہ دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا
گیا تو گیری نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اس کا کیا مطلب ہوا کہ اس آدمی کو ابھی تک معلوم ہی نہیں
ہو سکا کہ عمران ہلاک ہو چکا ہے"...... ایون نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا کیونکہ لاؤڈر پر وہ بھی دوسری طرف سے ہونے والی

بات سن رہی تھی۔

" اس کا مطلب ہے کہ مشن مکمل نہیں ہوا"...... گیری نے کہا
تو ایون بے اختیار اچھل پڑی۔

" کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں سب ہی بتا رہے ہیں کہ
عمران گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا"...... ایون نے کہا۔

" لیکن بہرحال وہ ہلاک نہیں ہوا تھا اور پھر اسے سول ہسپتال
سے کسی سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے اور یہی بات
چھپانے کے لئے سلیمان نے اصل بات کو ہی گول کر دیا ہے"۔
گیری نے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... ایون نے کہا۔

" ظاہر ہے ہم عمران کے دوست ہیں اس لئے سلیمان کو بتانا پڑتا
کہ سپیشل ہسپتال کہاں ہے جہاں عمران موجود ہے یا بہرحال اسے
یہ بتانا پڑتا کہ عمران ابھی زندہ ہے اور چونکہ وہ یہ بات کسی بھی وجہ
سے چھپانا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے سلیمان کو کہا ہو گا کہ وہ
سرے سے ہی اس بات سے مکر جائے"...... گیری نے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کو ملازم سمجھ کر کسی نے کچھ بتانے
کی تکلیف ہی گوارہ نہ کی ہو"...... ایون نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ سلیمان عمران کا باورچی ضرور ہے
لیکن اسے ان باتوں کا بھی علم ہوتا ہے جن کا دوسروں کو بھی نہیں
ہوتا۔ اس لئے لازماً سلیمان کو علم ہو گیا ہو گا لیکن وہ جان بوجھ کر

چھپا رہا ہے"...... گیری نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... ایون نے کہا۔

"کرنا کیا ہے نگرانی کرنے والوں کو مطمئن کرنا ہے اور یہاں گھومنا پھرنا ہے۔ البتہ کل پھر عمران کے فلیٹ پر فون کریں گے"...... گیری نے کہا۔

"نگرانی۔ کیا مطلب۔ کیا ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ مجھے تو علم نہیں ہے"...... ایون نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے کہ نگرانی چیک کر سکوں لیکن میں چیک نہیں کر سکا لیکن عمران پر حملے کے بعد بہرحال ہماری نگرانی ضرور ہو رہی ہو گی اور ہم یہاں سیر و تفریح کرنے آئے ہیں اس لئے بہرحال سیر و تفریح کریں گے"...... گیری نے کہا تو ایون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر آؤ اٹھو کسی نائٹ کلب میں چلتے ہیں"۔ ایون نے کہا۔

"ایک منٹ ٹھہرو۔ میں کسی ویٹر کو بلا لوں۔ اس سے معلومات لینی پڑیں گی نائٹ کلب کے بارے میں"...... گیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو کال کرنے کی مخصوص گھنٹی کا بٹن پریس کر دیا۔

"کس نائٹ کلب میں جانا پسند کرو گی"...... گیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی ایسے کلب میں چلو جہاں ذہن پر موجود ان واقعات کا دباؤ ختم ہو سکے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ یا خوف نہ ہو"...... ایون نے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو گیری نے میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا تو دروازہ خود بخود کھٹاک کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا تو ایک ادھیڑ عمر ویٹر اندر داخل ہوا اور ان کے قریب آ کر دونوں کو سلام کیا۔

"آرڈر سر"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی ایسا نائٹ کلب ہے جہاں کھل کر رات گزاری جا سکے لیکن یہ خیال رکھنا کہ وہاں کسی قسم کی بدمعاشی نہ ہو"۔ گیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"جناب۔ ایسا ایک کلب ہے جہاں آپ کو اس ٹائپ کا ماحول بھی میسر آ سکتا ہے اور وہاں کسی قسم کی کوئی بدمعاشی بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کا نام ریڈ کلب ہے اور یہ کلب گیٹ روڈ پر واقع ریڈ ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ہے"...... ویٹر نے جلدی سے نوٹ کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں جانے کے لئے کوئی خاص طریقہ ہے"...... گیری نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کاؤنٹر پر جا کر صرف اتنا کہیں کہ آپ ریڈ کلب جانا چاہتے ہیں تو آپ کو خصوصی کارڈ جاری کر دیئے جائیں گے"...... ویٹر

نے کہا۔

"کیا یہ کارڈ ہر آدمی کو دیئے جاتے ہیں"...... گیری نے کہا۔

"جناب۔ غیر ملکیوں کو اور خاص خاص لوگوں کو ہی یہ کارڈ دیئے جاتے ہیں ورنہ عام لوگوں سے معذرت کر لی جاتی ہے"...... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... گیری نے کہا تو ویٹر سلام کر کے واپس چلا گیا تو گیری اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ایون بھی اٹھی اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ٹائیگر نے کار ایک گنجان آباد علاقے کے پہلے چوک پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک گلی میں داخل ہو گیا۔ یہ سلطان محلہ کہلاتا تھا۔ مارٹی کا ایک خاص ساتھی جس کا نام لابن تھا اس محلے میں رہتا تھا۔ وہ مارٹی کے ساتھ ہی ہوٹل شیرٹن میں کام کرتا تھا اس لئے ٹائیگر پہلے ہوٹل شیرٹن گیا تھا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ لابن کی آج ویکلی چھٹی ہے اس لئے وہ ہوٹل نہیں آیا تو وہ یہاں آ گیا تھا۔ وہ چونکہ پہلے بھی اپنے مخصوص کام کی وجہ سے کئی بار لابن کے ساتھ اس کے گھر آ چکا تھا اس لئے وہ اس کی رہائش گاہ سے اچھی طرح واقف تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک مکان کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لابن کا چھوٹا بھائی باہر آ گیا۔ وہ بھی چونکہ ٹائیگر کو اچھی طرح جانتا تھا

اس لئے اس نے ٹائیگر کو سلام کیا۔

"کیا لابن گھر پر موجود ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں بیٹھک کھولتا ہوں جناب"...... اس نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ابھی تک اسے مارٹی کی ہلاکت کی اطلاع نہیں ملی ورنہ وہ یقیناً گھر میں موجود نہ ہوتا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ گلی کے اندر موجود ایک دروازہ کھلا اور لابن کا بھائی باہر آگیا۔

"آئیے جناب۔ بھائی نے کہا ہے کہ وہ ابھی آتا ہے"...... لابن کے بھائی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر دروازے سے اندر کمرے میں داخل ہو گیا جہاں پرانے سٹائل کا ایک صوفہ اور دو سنگل کرسیاں اور میز موجود تھی۔ لابن کا بھائی بیٹھک کے بیرونی دروازے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی۔

"یہ کیا تکلف کیا تم نے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ تو میرا فرض تھا"...... لابن کے بھائی نے کہا اور مسکراتا ہوا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر مشروب پیتا رہا۔ پھر اس نے جیسے ہی مشروب ختم کیا اندرونی دروازہ کھلا اور لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا لابن اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹائیگر کو سلام کیا۔

"بیٹھو۔ مجھے آج تم سے ایک انتہائی ضروری کام پڑ گیا ہے"۔

ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حکم کریں جناب۔ کیا پہلے میں نے حکم کی تعمیل سے کبھی انکار کیا ہے"...... لابن نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مارٹی نے گریٹ لینڈ کے ایک آدمی جیسپر کو نیشنل پراپرٹی سینڈیکیٹ سے سکائی وے کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کرائے پر لے کر دی ہے اور اس کے ساتھ ہی سٹار کمپنی سے تین کاریں اور اسلحہ بھی مہیا کیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کے سامنے تو انکار نہیں کر سکتا جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ ہمارا مشترکہ دھندہ ہے"...... لابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں جناب۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... لابن نے کہا۔

"تو تمہیں اب میرے سامنے سوال کرنے کی جرأت پیدا ہو گئی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ تم خود تو کیا تمہارا یہ مکان تمہارے خاندان کے افراد سمیت میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو لابن بے اختیار کانپ اٹھا۔

"مم۔ مم۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا جناب۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا"...... لابن نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ٹائیگر جو کچھ کہہ رہا ہے وہ ویسے کر بھی سکتا ہے۔ زیر زمین دنیا میں ٹائیگر کا نام واقعی دہشت کا نشان بنا ہوا تھا۔

"مارٹی کے بارے میں تمہیں اطلاع ملی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اطلاع۔ کیسی اطلاع جناب"...... لابن نے چونک کر پوچھا۔

"اسے اس کے مکان میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا اسی وجہ سے ہوا ہے۔ تم لوگوں نے جن افراد سے بزنس کیا ہے انہوں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ایک بڑے آفیسر پر فائرنگ کی ہے اور ملٹری انٹیلی جنس مارٹی تک پہنچ گئی اور یہ باتیں جو میں نے بتائی ہیں وہ بھی ملٹری انٹیلی جنس سے مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ چونکہ کوٹھی کو تالا لگا ہوا ہے اور وہ لوگ غائب ہیں اس لئے ملٹری انٹیلی جنس نے یہ کیس مجھے ریفر کر دیا ہے کہ میں ان لوگوں کو ٹریس کر کے انہیں اطلاع دوں اور مجھے معلوم ہے کہ تم مارٹی کے ساتھی ہو اس لئے تمہیں سب معلوم ہو گا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب مارٹی ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ۔ مم۔ مگر جو کچھ میں بتا سکتا ہوں وہ تو آپ پہلے سے ہی جانتے ہیں"...... لابن نے اس بار انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ مارٹی کی ہلاکت کا سن کر اس کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔

"ان لوگوں نے لازماً مارٹی سے کسی ایسے کلب کی ٹپ حاصل کی

ہو گی جہاں وہ کھل کر عیاشی کر سکیں اور مارٹی نے انہیں تعارفی کارڈ بھی دیئے ہوں گے اور وہاں سے کمیشن بھی وصول کیا ہو گا اور تمہیں اس بارے میں معلومات ہوں گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مارٹی نے انہیں ریڈ کلب کی ٹپ دی تھی اور کارڈ بھی دیئے تھے"...... لابن نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جناب۔ ایک آدمی سے بات چیت ہوئی تھی۔ اس کا نام جیسپر تھا۔ وہ مارٹی کا پہلے سے واقف تھا اور گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ اس نے کوٹھی اور کاریں ڈیمانڈ کی تھیں اور اس کے علاوہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... لابن نے جواب دیا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ لابن درست کہہ رہا ہے۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی زبان بند رکھنا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب"...... لابن نے بھی اٹھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے بیرونی دروازے سے باہر گلی میں آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار لئے ریڈ کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ریڈ کلب کا سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ واقعی وہاں گئے ہوں گے کیونکہ ریڈ کلب میں گھٹیا ذہنی سطح کے لوگوں کے لئے عیاشی کا تمام سامان مہیا کیا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ریڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر

ٹائیگر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس نے پارکنگ میں کار روکی اور پھر پارکنگ بوائے سے ٹوکن لے کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریڈ ہوٹل اور ریڈ کلب کا مالک جان سمتھ تھا اور جان سمتھ اونچے لیول پر کام کرتا تھا اور زیادہ تر غیر ملکی اس کے گاہک ہوتے تھے اس لئے ٹائیگر کی اس سے خاصی گہری دوستی تھی اور وہ اکثر ریڈ ہوٹل اور ریڈ کلب میں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے یہاں کا تمام عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔ ریڈ کلب کا مینجر بارڈی تھا۔ وہ مستقل طور پر ریڈ کلب میں بیٹھتا تھا جبکہ جان سمتھ بھی کبھی کبھار اس ریڈ کلب میں اپنے خاص آفس میں جا بیٹھتا تھا ورنہ وہ عام طور پر ریڈ ہوٹل میں ہی رہتا تھا۔ مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ سیدھا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ریڈ کلب کا خفیہ راستہ جاتا تھا۔ اسے کاؤنٹر سے کارڈ لینے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ سب لوگ اسے اچھی طرح جانتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ریڈ کلب کے پہلے ہال میں پہنچ گیا۔ یہاں بڑے زور شور سے جوا ہو رہا تھا اور پھر ٹائیگر نے ریڈ کلب کے تقریباً تمام ہالز چیک کر لئے لیکن جیسپر اسے کہیں نظر نہ آیا تو ٹائیگر نے سوچا کہ یہ لوگ یقیناً میک اپ میں ہوں گے اور یہ ایسی مشکل تھی کہ جس کا بظاہر کوئی حل ٹائیگر کے پاس نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ اب اسے ایک ایک ہال میں کافی وقت گزارنا پڑے گا تاکہ وہ وہاں موجود افراد کے چہروں کو چیک کر سکے۔ یہی سوچتا ہوا وہ اس ہال میں داخل ہوا جہاں انتہائی قیمتی منشیات

سپلائی کی جاتی تھی۔ خاص طور پر ریڈ کلب کی ایک خاص منشیات جسے مارجو کا کہا جاتا تھا۔ یہ افریقہ سے درآمد کی جاتی تھی اور افریقہ کی کسی خاص جڑی بوٹی سے کشید کی جاتی تھی۔ اسے شراب میں حل کر کے استعمال کیا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہ دنیا کی سب سے قیمتی منشیات ہے اور اچھے اچھے حوصلے والے لوگ اسے پی کر اوندھے ہو جایا کرتے تھے۔ اس ہال میں داخل ہوتے ہی ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں ایک کونے میں موجود پانچ افراد پر پڑ گئیں جو ایک میز کے گرد بیٹھے مارجو کا پینے میں مصروف تھے اور ان میں جیسپر بھی موجود تھا۔ ان کے چہرے پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہے تھے اور وہ پینے کے ساتھ ساتھ بڑے وحشیانہ انداز میں میزوں پر مکے بھی مار رہے تھے لیکن چونکہ ایسا اس ہال میں اکثر ہوتا رہتا تھا اس لئے یہاں ایسی باتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ ٹائیگر مڑا اور ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"سپیشل روم کی چابی دو"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے بدمعاش نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے کہا اور کاؤنٹر کے نیچے سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا، نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔ ٹائیگر نے بغیر کچھ کہے چابی لی اور تیزی سے سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا جہاں سپیشل رومز ایک قطار میں موجود تھے۔ ٹوکن پر چار کا ہندسہ لکھا ہوا تھا اس لئے ٹائیگر نے چابی سے چار نمبر روم کا

لاک کھولا اور پھر اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا اور دروازے کے ساتھ ہی دیوار پر موجود سوئچ بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا تو دروازے کے اوپر اندر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب یہ کمرہ خاص طور پر ساؤنڈ پروف ہو چکا ہے۔ ٹائیگر نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صدیقی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی صاحب۔ میں نے ان حملہ آوروں کو ٹریس کر لیا ہے اور وعدے کے مطابق میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کیا تفصیل ہے۔ اوور"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"وہ اس وقت ریڈ کلب میں موجود ہیں اور مارجو کا ہال میں بیٹھے مارجو کا پی رہے ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہے۔ لیکن انداز سے وہ بہرحال زیر زمین دنیا کے افراد ہی لگتے ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے انہیں کیسے پہچانا ہے۔ اوور"...... صدیقی نے پوچھا۔

"جیسپر ان کے ساتھ موجود ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریڈ کلب تک پہنچنے کی تمام تفصیل بتا دی۔

"یہ ریڈ کلب ہے کہاں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔ اوور"...... صدیقی نے کہا۔

"ریڈ ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں خفیہ کلب ہے۔ اگر آپ نے آنا ہو تو مجھے بتا دیں کیونکہ ویسے تو آپ کے سامنے کسی نے اس کی موجودگی کا اقرار نہیں کرنا اس لئے میں ہوٹل کے مین گیٹ پر آپ کا انتظار کر سکتا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم مین گیٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں چیف کو کال کر کے تفصیل بتا دیتا ہوں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا۔ تم اپنی فریکونسی بتا دو۔ میں تمہیں خود کال کر لوں گا۔ اوور"...... صدیقی نے کہا تو ٹائیگر نے جواب میں اپنی فریکونسی بتا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے سوئچ بورڈ کے نیچے موجود بٹن آف کیا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ دروازے کو لاک لگا کر اس نے چابی نکالی اور پھر واپس کاؤنٹر پر آ کر اس نے چابی کاؤنٹر مین کو دے دی۔ ٹائیگر نے ایک نظر جیسپر اور اس کے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین گیٹ سے باہر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے برآمدے میں جا کر رک

گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد اس کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر برآمدے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کو آن کر دیا۔

"صدیقی کالنگ۔ اوور"...... صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹائیگر۔ چیف نے حکم دیا ہے کہ اس جیسپر کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا جائے جبکہ باقی چاروں کو ہلاک کر دیا جائے اور جب تک یہ کارروائی مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک ہم اس کوٹھی کی نگرانی ختم نہ کریں اس لئے چیف نے کہا ہے کہ وہ جوزف اور جوانا کو تمہارے پاس بھیج رہے ہیں۔ جیسپر سے پوچھ گچھ بھی رانا ہاؤس میں تم نے ہی کرنی ہے۔ اوور"...... صدیقی نے کہا۔

"چیف نے خواہ مخواہ انہیں بھیجنے کا تکلف کیا ہے۔ میں اکیلا ہی یہ کام کر لیتا لیکن بہرحال حکم ہے اس لئے میں ان دونوں کا انتظار کروں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے رانا ہاؤس پہنچ کر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ ہم اس کوٹھی کی نگرانی ختم کر سکیں۔ چیف کو رپورٹ جوزف دے گا۔ اوور"۔ صدیقی نے کہا۔

"کیوں۔ میں کیوں چیف کو رپورٹ نہیں دے سکتا۔ اوور"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر ہوش میں رہا کرو۔ چیف جو کچھ کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا

ہے۔ سمجھے۔ اور تم ابھی اس قابل نہیں ہو کہ چیف کے احکامات پر کیوں اور کیسے جیسے الفاظ استعمال کر سکو۔ اوور"...... صدیقی کے لہجے میں یکلخت غصہ عود کر آیا تھا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری صدیقی صاحب۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ بس ویسے ہی جھونک میں یہ غلط الفاظ منہ سے نکل گئے ہیں۔ چیف کا حکم فائنل ہوتا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"آئندہ محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"واقعی مجھ سے حماقتیں ہونے لگ گئی ہیں۔ کہاں سیکرٹ سروس کا چیف اور کہاں میں"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی ایک بڑی سی بحری جہاز نما سیاہ رنگ کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پھر گیٹ کی طرف بڑھتی چلی آئی تو ٹائیگر برآمدے سے نیچے اترا اور اس نے ہاتھ لہرایا۔ ٹائیگر، جوانا کی مخصوص کار پہچان گیا تھا۔ جوانا نے کار برآمدے کی سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"جناب۔ کار پارکنگ میں روکیں جناب"...... اسی لمحے ایک دربان نے قریب آکر کہا۔

"جاؤ۔ یہ یہیں رہے گی"...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا جناب۔ ٹھیک ہے جناب"...... دربان نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"کہاں ہیں وہ بدبخت"...... جوزف نے باہر آتے ہی ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ جوانا کا چہرہ بھی بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ ظاہر ہے عمران پر ہونے والی فائرنگ کے بعد ان کا یہی رد عمل ہونا چاہیئے تھا۔

"وہ نیچے کلب میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے لیکن ہم نے وہاں فائرنگ نہیں کرنی ورنہ ہارڈی اور اس کے غنڈے قیامت برپا کر دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سنو مسٹر ٹائیگر۔ اب اگر ایسا تم نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو اچھا نہیں ہو گا۔ تم ہارڈی اور ان غنڈوں سے مجھے ڈرا رہے ہو۔ مجھے"...... جوانا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آج کا دن ہی ایسا ہے کہ ہر طرف سے مجھے جھاڑیں ہی پڑ رہی ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ مجھے پہلے ہی آپ کے جذبات کو سمجھ لینا چاہیئے تھا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیں صرف ان کی شکلیں دکھا دو۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم۔ تم بے شک ہمارے واقف بھی نہ بننا"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہوں۔ میں تو اس لیئے کہہ رہا تھا کہ ایک آدمی کو بہرحال اغوا کر کے لے جانا ہے"...... ٹائیگر نے

کہا۔

"وہ بھی ہو جائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... ٹائیگر نے کہا اور برآمدے سے نکل کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ دونوں میرے ساتھی ہیں۔ کارڈ دو"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر رک کر کاؤنٹر مین سے کہا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے کہا اور کاؤنٹر سے سرخ رنگ کے دو کارڈ نکال کر اس نے کاؤنٹر پر رکھ دیئے۔

"آؤ"...... ٹائیگر نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں لفٹ کے ذریعے ریڈ کلب پہنچ گئے۔

"کہاں ہیں وہ لوگ"...... جوانا نے کہا۔

"وہ مخصوص منشیات والے ہال میں ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا لیکن جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ میز خالی تھی جس پر انہیں بیٹھے وہ چھوڑ گیا تھا۔ وہ تیزی سے ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ یہ وہ کاؤنٹر تھا جہاں سے اس نے سپیشل روم کی چابی لی تھی۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے ٹائیگر کے قریب پہنچتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے پانچ ساتھی سامنے والی میز پر بیٹھے تھے وہ اب کہاں ہیں"...... ٹائیگر نے اس میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ جناب۔ وہ تو ابھی اٹھ کر گئے ہیں۔ ادھر تھری ایکس ہال کی طرف گئے ہیں"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

" آؤ"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر جیسے ہی ایک اور ہال میں داخل ہوا وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ وہاں وہ پانچوں نہ صرف موجود تھے بلکہ اس ہال کی دیواروں کے ساتھ نوجوان مقامی اور غیر ملکی تقریباً پچیس لڑکیاں قطاروں کی صورت میں موجود تھیں اور وہاں جیسپر اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ دوسرے لوگ ان لڑکیوں کے ساتھ اس انداز میں سلوک کر رہے تھے جیسے منڈی میں خریدار بکریاں خریدتے ہوئے بکریوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ چونکہ یہ یہاں کا معمول تھا اس لئے کسی کو اس سے کوئی غرض نہ تھی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ پھر جب کوئی لڑکی پسند آ جاتی وہ اسے بازو سے پکڑ کر قطار سے باہر نکالتا اور کسی سپیشل روم کی طرف بڑھ جاتا۔ وہاں مشین گنوں سے مسلح چار غنڈے بھی موجود تھے تاکہ کوئی ان کی مرضی کے خلاف بات نہ کر سکے۔ جیسپر اور اس کے ساتھی پانچ مقامی لڑکیوں کو بازوؤں سے پکڑے کاؤنٹر کے قریب کھڑے تھے اور کاؤنٹر مین انہیں سپیشل رومز کے ٹوکن نکال نکال کر دے رہا تھا۔

" جیسپر"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو نہ صرف جیسپر بلکہ اس کے ساتھی بھی ایک جھٹکے سے مڑے۔

" ان لڑکیوں کو چھوڑ دو اور میری بات سنو"...... ٹائیگر نے کہا۔

" کون ہو تم اور میرا نام کیسے جانتے ہو"...... جیسپر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا وہ یہی ہیں ٹائیگر"...... جوانا نے کہا۔

" ہاں۔ یہ جیسپر ہے جسے لے جانا ہے اور باقی اس کے ساتھی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم نے ہوٹل لارڈ کے مین گیٹ پر فائرنگ کر کے ماسٹر کو زخمی کر دیا تھا"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون ہو تم۔ کون ماسٹر"...... جیسپر نے لڑکی کا بازو چھوڑتے ہوئے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا۔ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

" یہ بتاؤ فائرنگ تم نے کی تھی یا نہیں"...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہی ہیں جوانا لیکن اب کیسے اقرار کریں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔ اسے حیرت تھی کہ جوانا یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہا ہے۔

" انہیں خود بتانا ہو گا ٹائیگر"...... جوانا نے کہا۔

" جاؤ دفع ہو جاؤ۔ ہمارا کسی فائرنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جاؤ خواہ مخواہ ہمارے ذمے مت لگو"...... جیسپر نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور پھر ہوا میں اٹھا ہوا ایک قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اسے گردن سے

پکڑ کر اوپر اچھال دیا تھا۔

"اسے سنبھالو جوزف"...... جوانا نے مڑے بغیر کہا۔

"تم۔ تم نے"...... جیسپر کے ساتھیوں نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جوانا پر حملہ کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... ایک مشین گن سے مسلح غنڈے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ہٹ جاؤ ورنہ"...... ٹائیگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو آگے بڑھتا ہوا غنڈہ یکلخت رک گیا۔ جیسپر زمین پر گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ البتہ جوزف نے جھک کر اس کے سینے پر زور سے پیر مار دیا تھا اور بس۔ ادھر جیسپر کے ساتھیوں کی چیخوں اور ان کے گرنے کے دھماکوں سے ماحول گونج اٹھا تھا۔ جوانا بپھرے ہوئے شیر کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ٹائیگر۔ یہ کون ہیں۔ تمہیں معلوم ہے"۔ اس غنڈے نے چیخ کر کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے۔ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ اور بے شک ہارڈی کو بتا دو کہ میں یہاں موجود ہوں"...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ غنڈہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔

"ختم کر دو انہیں"...... یکلخت ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور تیزی سے

اٹھ کر جوانا کی طرف لپکتے ہوئے جیسپر کے ساتھی ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"یہ کیا کر دیا تم نے۔ میں نے ان کی ایک ایک ہڈی توڑنی تھی"...... جوانا نے غصے سے مڑ کر ٹائیگر سے کہا۔

"ہمیں یہاں سے جانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ہارڈی تھا۔ اس کے پیچھے وہی مشین گن بردار تھا جبکہ باقی تین مشین گن بردار سائیڈ میں خاموش کھڑے تھے۔ لڑکیاں اور باقی افراد البتہ وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔

"یہ۔ یہ یہاں کیا ہو رہا ہے ٹائیگر۔ کس نے ایسا کیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ ریڈ کلب ہے"...... یکلخت ہارڈی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ اس جیسپر کو اٹھا لو"...... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے جیسپر کو اٹھا کر کاندھوں پر لاد لیا۔

"سنو ہارڈی۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو اپنے غنڈوں سمیت واپس چلے جاؤ۔ یہ تمہارے ساتھ رعایت کر رہا ہوں۔ سمجھے"...... ٹائیگر نے یکلخت بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... ہارڈی نے یکلخت غصے کی شدت سے اچھل کر چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر

ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی ہارڈی اور چاروں مشین گنوں سے مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"آؤ میرے پیچھے"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ جوانا اور جوزف اس کے پیچھے تھے۔ البتہ ٹائیگر نے ایک مشین گن ایک غنڈے سے چھین لی تھی جبکہ دوسری مشین گن جوانا نے لے لی تھی لیکن وہاں موجود لوگوں نے نہ کوئی رکاوٹ ڈالی اور نہ سامنے آئے۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لئے ایک خفیہ راستے سے نکل کر ہوٹل کی عقبی گلی میں پہنچ گیا۔ وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے تھے۔

"کار تو دوسری طرف ہے"...... جوزف نے کہا۔

"میں جا کر لے آتا ہوں۔ تم یہیں رکو"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا گلی کے کنارے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ ٹائیگر مشین گن پکڑے آخری سیڑھی پر دروازے کے اندر کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ اندر کی طرف ہی تھا جبکہ جوزف جیسپر کو کاندھوں پر اٹھائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں گلی میں کھڑا تھا۔

"آجاؤ"...... کچھ دیر بعد جوانا کی آواز گلی کے کنارے سے سنائی دی۔

"آؤ ٹائیگر"...... جوزف نے کہا۔

"تم چلو۔ میں اپنی کار میں آرہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس سیڑھیاں اترتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ جان سمتھ کو اس سارے واقعہ کی

اطلاع پہنچ چکی ہو گی اور وہ دوڑتا ہوا اب تک کلب پہنچ گیا ہو گا۔ ہارڈی کی موت اس کے لئے واقعی دھچکا ثابت ہو گی اور ٹائیگر کو چونکہ یہاں سب پہچانتے تھے اس لئے اگر اس نے معاملات کو فوری طور پر نہ سنبھالا تو پھر زیر زمین دنیا میں اس کے خلاف لمبی چوڑی کارروائی شروع ہو جائے گی۔ اسے جان سمتھ کے بارے میں اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔ وہ خفیہ راستے پر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ ایک ہال میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہاں جان سمتھ موجود تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے بیس بائیس افراد موجود تھے جو سب کے سب مسلح تھے۔

"تم۔ تم ٹائیگر۔ یہ سب تم نے کیا ہے"...... جان سمتھ نے چیخ کر کہا۔

"آہستہ بولو جان سمتھ۔ یہ حکومتی معاملات ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس کا کیس ہے۔ میں نے تمہیں اور تمہارے کلب کو بچا لیا ہے ورنہ تم سمیت یہاں کام کرنے والا ہر آدمی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا یا تمہارے ہوٹل کو میزائلوں سے ہی اڑا دیا جاتا۔ ان لوگوں نے ہوٹل لارڈ کے سامنے ملٹری انٹیلی جنس کے ایک آدمی کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا تھا اور اس سے ملکی سلامتی کا ایک خاص فارمولا لے اڑے تھے۔ ملٹری انٹیلی جنس نے سراغ لگا لیا تھا کہ یہ پانچوں یہاں تمہارے کلب میں موجود ہیں لیکن مجھے اطلاع مل گئی اور پھر

میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کہا کہ اسے یہ افراد مل جائیں گے۔ وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے اس لئے اس نے مجھے کہا کہ ایک آدمی کو اغوا کر کے لایا جائے اور باقی افراد کو ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ ملٹری انٹیلی جنس کے لئے کام کرنے والے ان دونوں حبشیوں کو ساتھ لے آیا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ دونوں بھی دنیا کے معروف ترین قاتل ہیں۔ اگر یہ اکیلے یہاں آجاتے تو یہاں تمہارا ایک آدمی بھی زندہ نہ بچ سکتا تھا۔ ہارڈی نے خود ان دونوں کو غصہ دکھانے کی کوشش کی تھی حالانکہ میں نے اسے منع بھی کیا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا اس لئے ریڈ کلب کو بچانے کے لئے مجبوراً مجھے اس کا خاتمہ کرنا پڑا"...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں ہارڈی اور دوسرے لوگوں کی موت بھول جاؤں گا لیکن یہ سن لو کہ اگر کل مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے غلط بیانی کی ہے تو پھر"...... جان سمتھ نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔ یہ سب کچھ تو میں نے تمہاری دوستی کی وجہ سے کیا ہے ورنہ یہاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاتی"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے یا ہارڈی کو پہلے بتا دیتے تو ہم خود ان لوگوں کو تمہارے حوالے کر دیتے"...... جان سمتھ نے اس بار انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"تاکہ یہ لوگ کھٹک جاتے اور پھر تمہارے ساتھ ساتھ میری بھی کم بختی آجاتی"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا"...... جان سمتھ نے کہا اور اس نے مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں کہ لاشیں غائب کر دی جائیں اور سب کچھ اوکے کر دیا جائے۔

"میں جا رہا ہوں۔ پھر آؤں گا"...... ٹائیگر نے مشین گن وہیں پھینکی اور پھر مڑ کر دوڑتا ہوا واپس سیڑھیاں چڑھ کر باہر گلی میں آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے ریڈ ہوٹل سے نکل کر رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اس نے اس طوفان کے آگے بند باندھ دیا تھا جو اس کے خلاف زیر زمین دنیا میں برپا ہو سکتا تھا اور اب وہ اطمینان سے اس جیسپر سے پوچھ گچھ کر سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔

بلیک زیرو آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" جوانا اور ٹائیگر کہاں ہیں"...... بلیک زیرو نے اسی لہجے میں پوچھا۔

" وہ اوپر ہیں۔ میں سپیشل روم سے بات کر رہا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

" ہاں۔ کیا ہوا۔ کیا جیسپر اور اس کے ساتھی ہاتھ لگ گئے ہیں یا نہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" جیسپر اس وقت بلیک روم میں موجود ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کے ساتھ ریڈ ہوٹل پہنچنے سے لے کر واپس رانا ہاؤس پہنچنے اور پھر ٹائیگر کے واپس آنے اور ٹائیگر کی بتائی ہوئی تفصیل بھی بتا دی۔

" ٹھیک ہے۔ ٹائیگر بے حد سمجھ دار آدمی ہے۔ اس جیسپر نے کیا بتایا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" اس نے بتایا ہے کہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا تعلق گریٹ لینڈ کے ایڈورڈ گروپ سے ہے۔ یہ گروپ ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ اس کا کلنگ سیکشن علیحدہ ہے جس کا کام پوری دنیا میں اہم لوگوں کو ہلاک کرنا ہے۔ یہ پانچوں پیشہ ور قاتل ہیں اور انہیں باقاعدہ یہاں باس کو ہلاک کرنے کا مشن دے کر بھیجا گیا تھا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے عمران صاحب پر حملہ کیسے کیا۔ اس بارے میں کیا تفصیلات بتائی گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" جیسپر نے بتایا ہے کہ انہیں باس کی تصویر بھی دی گئی تھی اور ساتھ ہی ان کے فلیٹ کا پتہ بھی۔ اس کے علاوہ انہیں یہاں کے ایک مقامی گروپ کے بارے میں ٹپ دی گئی تھی کہ انہیں اس گروپ سے اسلحہ اور رہائش گاہیں مل سکتی ہیں لیکن جیسپر اور اس کے ساتھ جب یہاں پہنچے تو ان کا ٹکراؤ مارٹی سے ہو گیا۔ مارٹی جیسپر کا پہلے سے واقف تھا اس لئے جیسپر نے مارٹی کی مدد سے رہائش گاہ،

کاریں اور اسلحہ بھی حاصل کر لیا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ازخود یہاں کی مارکیٹ سے ایسے جدید آلات خرید لئے جن سے وہ باس کا فون باہر سے ٹیپ کر سکتے تھے۔ انہیں یہ بتایا گیا تھا کہ باس پر اس طرح اچانک حملہ کرنا ہے کہ باس کو سنبھلنے کا معمولی سا موقع بھی نہ مل سکے اور پھر جیسپر نے باس کا فون ٹیپ کیا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ باس ڈنر کرنے ہوٹل لارڈ پہنچے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا ایک ساتھی باس کے فلیٹ کے باہر چھوڑا اور خود وہ ہوٹل لارڈ گئے۔ یہاں انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور پھر جب باس وہاں پہنچا تو ان کا ساتھی بھی باس کے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور اس نے مخصوص اشاروں سے باس کے بارے میں وہاں موجود اپنے ساتھیوں کو بتا دیا اور جب باس پارکنگ میں کار کھڑی کر کے ہوٹل کے مین گیٹ کے قریب پہنچے تو تین اطراف سے جیسپر کے ساتھیوں نے ان پر فائر کھول دیا اور پھر وہ باہر موجود کاروں میں فرار ہو گئے اور اپنی رہائش گاہ پہنچ گئے انہوں نے گریٹ لینڈ اپنے باس کو رپورٹ دی تو اس نے انہیں باس کی موت کو کنفرم کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے سول ہسپتال فون کر کے معلومات حاصل کیں تو انہیں بتایا گیا کہ باس کو سپیشل ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ سپیشل ہسپتال کے بارے میں انہیں کوئی نہ بتا سکا۔ البتہ انہوں نے اس وقت سول ہسپتال میں ڈیوٹی دینے والے ڈاکٹر کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر انہوں نے اس ڈاکٹر کو فون کیا لیکن ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر کو بھی اس

سپیشل ہسپتال کے بارے میں علم نہیں تھا۔ البتہ اس نے انہیں یہ بتا دیا تھا کہ ایسا سرسلطان کے حکم سے ہوا ہے اور پھر انہیں سرسلطان کے عہدے کے بارے میں بھی بتا دیا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ دوسرے روز سرسلطان سے اس سپیشل ہسپتال کے بارے میں معلومات حاصل کر کے باس کے بارے میں کنفرمیشن حاصل کریں گے۔ انہیں بہرحال مکمل یقین تھا کہ باس ہلاک ہو چکا ہو گا اس لئے وہ رات گزارنے ریڈ کلب چلے گئے جہاں ٹائیگر نے انہیں ٹریس کر لیا"...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ایڈورڈ گروپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کی گئی ہیں یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر ایڈورڈ کلب میں واقع ہے۔ اس کا اصل چیف تو ایڈورڈ ہے لیکن وہ خود کبھی سامنے نہیں آتا۔ تمام کام اس کا نمبر ٹو اور ایڈورڈ کلب کا جنرل مینجر فشر کرتا ہے۔ البتہ کلنگ سیکشن علیحدہ سیکشن ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر آسلم روڈ پر واقع کاروچ کلب میں ہے اور اس کا انچارج کاروچ کلب کا مالک کاروچ ہے جسے عام طور پر ماسٹر کہا جاتا ہے۔ دونوں جگہوں کے فون نمبرز بھی معلوم کر لئے گئے ہیں"۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس جیسپر کی کیا پوزیشن ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہ ابھی زندہ ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اسے ختم کر دو اور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا لیکن طاہر صاحب۔ گریٹ لینڈ آپ صفدر صاحب اور اس کے ساتھیوں کی بجائے مجھے بھجیں گے۔ مجھے اور جوانا کو۔ ٹائیگر کو ساتھ مت بھیجیں کیونکہ وہاں ریڈ کلب میں بھی ٹائیگر نے بہت جلد اس جیسپر کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا ورنہ ہمارا خیال تھا کہ ان سے باس پر فائرنگ کرنے کا عبرتناک انتقام لیں گے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"میں اس بارے میں خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ عمران صاحب سے بات ہو گی اور پھر وہ جیسا کہیں گے ویسے ہی ہو گا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا باس ہوش میں آ گئے ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی ان سے ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ دو چار روز تک اجازت مل جائے گی پھر بات ہو جائے گی۔ میں فوری طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں خود ہی باس سے درخواست کر لوں گا"۔ دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی کیونکہ یہ ان کا خصوصی نمبر تھا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کو خصوصی وارڈ میں منتقل کر دیا ہے یا نہیں"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران سے فون پر بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نو سر۔ ابھی انہیں مسلسل بے ہوش رکھا جا رہا ہے کیونکہ مجھے ان کی طبیعت کا بخوبی اندازہ ہے۔ ہوش میں آتے ہی وہ ہمیں مجبور کر دیں گے کہ انہیں حرکت کرنے کی اجازت دی جائے جو ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے فی الحال ایک روز تک انہیں ہوش میں نہیں لایا جا سکتا۔ البتہ کل انہیں ہوش میں لایا جائے گا لیکن اس کے باوجود ایک ہفتے تک چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے ان کے جسم کو بیڈ کے ساتھ کلپڈ رکھا جائے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے بہرحال عمران کی سلامتی مقصود ہے"۔ بلیک

زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ڈائری نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر ایک نمبر دیکھ کر اس نے ڈائری بند کر کے اسے واپس دراز میں رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فارمیک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ فارمیک کی آواز سنائی دی۔

"چیف فرام پاکیشیا۔ سپیشل فون پر کال کرو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی سائیڈ پر پڑے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے فارمیک کی آواز سنائی دی۔

"عمران پر انتہائی سخت قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ شدید زخمی ہے۔ اس پر حملہ کرنے والے پانچ افراد کو جب ٹریس کر کے پکڑا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کا تعلق گریٹ لینڈ کے ایڈورڈ گروپ کے کلنگ سیکشن سے ہے۔ تم اس گروپ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہے باس کہ یہ انتہائی خطرناک غنڈوں اور

بدمعاشوں پر مبنی گروپ ہے اور عام جرائم میں ملوث رہتا ہے"۔ فارمیک نے جواب دیا۔

"لیکن ان کی طرف سے عمران پر قاتلانہ حملے کا مطلب ہے کہ وہ عام غنڈے نہیں ہیں۔ ان کے رابطے بین الاقوامی پارٹیوں سے یقیناً ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس چیف۔ عمران صاحب پر حملے سے تو ایسے ہی لگتا ہے لیکن بظاہر ایسا نہیں ہے۔ البتہ معلوم کیا جا سکتا ہے"...... فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے معلوم کرو گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"چیف۔ یہاں ایسے لوگ ہیں جن کے ان کے ساتھ گہرے رابطے ہیں۔ انہیں رقم دے کر اصل بات معلوم کی جا سکتی ہے"۔ فارمیک نے کہا۔

"کتنا وقت لگے گا"...... چیف نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں باس۔ صرف ایک گھنٹے میں کام ہو جائے گا"۔ فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ معلوم کر کے مجھے کال کرو"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کا کوئی تعلق گیری اور ایون سے نہیں ہے ورنہ یہ بات لازماً سامنے آ جاتی"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور کی طرف

ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو ...... بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے سر سلطان کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں طاہر بول رہا ہوں" ...... بلیک زیرو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" عمران پر حملہ آوروں کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے۔ سر سلطان نے اسی طرح باوقار لہجے میں پوچھا تو بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتا دی۔

" لیکن غنڈوں اور بدمعاشوں کو عمران پر اس انداز میں حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی" ...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے میں نے گریٹ لینڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ وہ معلومات حاصل کرے گا تب ہی اصل بات سامنے آئے گی"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان غنڈوں کا کیا ہوا" ...... سر سلطان نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" وہ پانچ تھے جناب۔ چار تو مقابلے میں مارے گئے اور ایک

بے ہوش کر کے رانا ہاؤس لایا گیا۔ اس سے معلومات حاصل کی گئیں لیکن پھر اچانک اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی" ...... بلیک زیرو نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے اگر سر سلطان کو یہ بتا دیا کہ ان لوگوں کو باقاعدہ ہلاک کیا گیا ہے تو سر سلطان جو اصولوں کے پابند تھے ایک طوفان برپا کر دیں گے۔

" اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ جب اس بارے میں معلومات ملیں تو مجھے ضرور بتانا" ...... سر سلطان نے کہا۔

" یس سر" ...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو بلیک زیرو نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

" یس سر" ...... جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" صفدر کی طرف سے کوئی رپورٹ" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

" کوئی خاص رپورٹ نہیں ملی سر۔ بس وہ دونوں سیر و تفریح کر رہے ہیں۔ البتہ وہ بار بار سلیمان کو فون کر کے اس سے عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں لیکن سلیمان کو آپ کے حکم پر کہہ دیا گیا ہے کہ وہ کوئی واضح بات نہ کرے" ...... جولیا نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران پر حملہ آوروں سے جو معلومات سامنے آئی ہیں ان سے تو ان کا کوئی تعلق اس معاملے میں سامنے نہیں آیا لیکن ابھی نگرانی جاری رکھی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کیا معلوم ہوا ہے۔ ان لوگوں نے کیوں عمران پر اس انداز میں حملہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا تو بلیک زیرو نے مختصر طور پر جوزف کی بتائی ہوئی باتیں بتا دیں۔

"سر۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کلنگ سیکشن کو کسی نے عمران کے قتل کا مشن دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور میں نے فارن ایجنٹ کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرے۔ اس کے بعد ہی اصل بات سامنے آئے گی"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے فارمیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سر۔ ایڈورڈ گروپ کو یہ مشن ایک مقامی پارٹی کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اس پارٹی کا نام ریمنڈ پارٹی ہے اور یقیناً یہ نام فرضی ہو گا

اس لئے اسے کسی طرح بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا"...... فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معاوضہ تو انہیں پہنچایا جانا ہو گا۔ کیا اس سے اصل پارٹی تک نہیں پہنچا جا سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسے معاملات میں ٹریولر چیکس کے ذریعے پیمنٹ کی جاتی ہے سر۔ اس لئے اس ذریعے سے بھی معلومات نہیں مل سکتیں۔ یہ تھرڈ پارٹیاں معاوضہ ہی اس بات کا لیتی ہیں کہ ان کے ذریعے دیئے گئے مشن سے اصل پارٹی کو ٹریس نہ کیا جا سکے"...... فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس بارے میں کام کرو۔ کہیں نہ کہیں سے بہرحال کلیو حاصل ہو سکتا ہے۔ مجھے اصل پارٹی ہر قیمت پر چاہئے"...... بلیک زیرو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اسے خود احساس تھا کہ ایسی تھرڈ پارٹیوں کو ٹریس کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر عمران ٹھیک ہوتا تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی حل نکال لیتا اس لئے اس نے عمران کے ہوش میں آنے تک معاملہ پینڈنگ کر دیا تھا۔

" اب ہم کیا کریں۔ عمران تو اس طرح غائب ہو گیا ہے کہ نہ اس کی موت کے بارے میں کنفرمیشن ہو رہی ہے اور نہ ہی اس کے زندہ ہونے کے بارے میں کچھ معلوم ہو رہا ہے"...... ایون نے گیری سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک تفریحی مقام میں واقع ایک پارک میں بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں بہرحال معلوم ہو گیا تھا کہ ان کی مسلسل نگرانی ہو رہی ہے اور انہوں نے نگرانی کرنے والے دو افراد کو بھی چیک کر لیا تھا لیکن یہ دونوں افراد ان کے قریب آکر ان کی باتیں سننے کی کوشش نہیں کرتے تھے اس لئے وہ مطمئن تھے کہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں ان لوگوں تک نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ وہ دونوں پارک کی دوسری طرف گیٹ کے پاس اوپن ایئر کیفے میں موجود تھے۔

" میں چیف کو بھی یہاں سے کال نہیں کرنا چاہتا۔ اب یہی ہو

سکتا ہے کہ ہم یہاں سے کافرستان چلے جائیں اور وہاں سے چیف سے تفصیلی بات کر کے آئندہ کا لائحہ عمل بنائیں"...... گیری نے کہا۔

" آخر عمران کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ اگر وہ ہلاک ہو چکا ہے تو اس کی موت کو اس انداز میں چھپانے کا کیا فائدہ اور اگر وہ زندہ ہے تو پھر بھی اس بارے میں چھپانے کی انہیں کیا ضرورت ہو سکتی ہے"...... ایون نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ایڈورڈ گروپ کے ان آدمیوں کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے تب تک انہوں نے یہی بہتر سمجھا ہو گا کہ معاملات کو خفیہ رکھا جائے"...... گیری نے کہا۔

" وہ اب یہاں کہاں موجود ہوں گے۔ ایسے لوگ تو مشن مکمل کر کے فوراً واپس چلے جاتے ہیں"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے"...... گیری نے کہا تو ایون چونک پڑی۔

" کیوں۔ وجہ"...... ایون نے کہا۔

" اس لئے کہ بغیر کنفرمیشن کئے وہ واپس نہیں جا سکتے اور وہ کنفرمیشن کیسے کر سکیں گے"...... گیری نے کہا۔

" انہوں نے عمران کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ اس کے بعد کنفرمیشن کی مزید کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ وہ جا چکے ہوں گے"...... ایون نے کہا۔

" اگر ایسا ہوتا تو ہماری نگرانی ختم ہو چکی ہوتی"...... گیری نے

کہا۔

"اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن اب ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہم اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں تو اب بے حد بور ہو چکی ہوں"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں خود بھی اب بوریت محسوس کرنے لگ گیا ہوں۔ لیکن اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں چیف سے بات کروں۔ اس کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا"...... گیری نے کہا۔

"یہاں انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ موجود ہیں۔ تم بات کرو۔ میں باہر موجود رہوں گی اور میری باہر موجودگی کی وجہ سے یہ لوگ قریب نہیں آئیں گے اور پبلک فون بوتھ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ بعد میں کال کو چیک نہ کر سکیں گے"...... ایون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... گیری نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ ریستوران کے قریب واقع ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گئے۔ ان کی نگرانی کرنے والے البتہ وہیں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ وہ چونکہ پارک کی اندرونی طرف جا رہے تھے اس لئے انہوں نے اٹھنے کا سوچا ہی نہ تھا۔ گیری نے ایون کو باہر روکا اور خود وہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس آیا۔

"آؤ"...... اس نے ایون سے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں پارک کی اسی بنچ کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا"...... ایون نے بنچ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک ایڈورڈ گروپ سے کوئی رپورٹ نہیں مل سکی۔ چیف کو میں نے تمام تفصیل بتا دی ہے۔ چیف نے کہا ہے کہ ہم دونوں ابھی کافرستان شفٹ ہو جائیں اور پھر وہاں سے نئے کاغذات اور نئے میک اپ میں واپس یہاں آئیں۔ اس کے بعد اگر عمران زندہ بچ جاتا ہے تو پھر یہ مشن ہم نے مکمل کرنا ہے۔ چیف کا حکم ہے کہ اسے ہر صورت میں کامیابی چاہئے"...... گیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی ایسا ہی کرنا چاہئے"...... ایون نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کی کار میں سوار واپس ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

عمران کو ہوش آ چکا تھا اور ڈاکٹر صدیقی نے اسے یہ بتا دیا تھا کہ اس کے لئے حرکت کرنا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے وہ اس معاملے میں ضد نہ کرے۔ اس بارے میں وہ چیف کا حکم بھی تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہو گا اور عمران ڈاکٹر صدیقی کے اس خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا تھا۔

" اس خلوص کا بے حد شکریہ ڈاکٹر صدیقی۔ لیکن زبان کی حرکت پر تو پابندی نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔

" اوہ نہیں۔ زبان پر پابندی لگانے کا تو مطلب یہ ہے کہ آپ کو جیتے جی مار دیا جائے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو پھر چیف سے میری بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" آپ مجھے کارڈلیس فون لا دیں اور چیف کا نمبر پریس کر کے فون پیس میرے کان کے ساتھ رکھ دیں۔ میں خود بات کر لوں گا"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ واپس مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے نمبر پریس کئے اور پھر فون پیس عمران کے کان کے ساتھ رکھ کر وہ تیزی سے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے اور کمرے کا دروازہ بھی انہوں نے باہر سے بند کر دیا۔

" ایکسٹو"...... فون سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے زندہ بچ جانے کی وجہ سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" نئی زندگی مبارک ہو عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی اپنا خاص فضل کیا ہے ورنہ اس بار دشمنوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خلوص کی بے پناہ مسرت موجود تھی۔

" یہ اس کا واقعی خاص کرم ہے کہ وہ اپنا فضل مجھ جیسے گناہ گار پر کر دیتا ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کہ تم نے کیا کیا ہے"...... عمران نے

کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل بتا دی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اصل پارٹی جس نے انہیں میرے قتل کے لئے ہائر کیا تھا اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ فارمیک نے اپنی طرف سے تو بہت کوشش کی ہے لیکن وہ نہ ہی اس تھرڈ پارٹی ریمنڈ کو تلاش کر سکا ہے اور نہ ہی اصل پارٹی کو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گیری اور ایون کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کل یہاں سے کافرستان چلے گئے ہیں۔ ان کی مسلسل نگرانی کی گئی ہے لیکن کوئی بات سامنے نہیں آ سکی"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان چلے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی مشکوک ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال تو اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ مجھے اس گیری کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ سیر و تفریح کا اس قدر قائل نہیں ہے کہ پہلے یہاں پاکیشیا آئے اور پھر یہاں سے کافرستان جائے۔ البتہ اس کی ساتھی عورت ایون کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں نگرانی کا علم ہو گیا ہو اور وہ کافرستان اس لئے

شفٹ ہوئے ہوں کہ وہاں سے نئے کاغذات اور نئے میک اپ کے ساتھ واپس آ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ وجہ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ بہرحال تم ایسا کرو کہ ٹائیگر کو کہو کہ وہ آ کر مجھے ملے۔ میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں کو گریٹ لینڈ بھجوانا چاہتا ہوں۔ ٹائیگر وہاں سے اصل پارٹی کا کھوج لگا لے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اسے کہہ دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ فون پر ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ آ کر کارڈلیس فون آف کر کے لے جائے کیونکہ میرا جسم کلیمپڈ ہے اور وہ اس لئے اندر نہ آئے گا کہ میری تم سے بات ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے فون اٹھا کر اسے آف کر دیا۔

"میں نے چیف کو کہا ہے کہ وہ ٹائیگر کو کال کر کے میرے پاس بھجوا دیں۔ جب ٹائیگر آئے تو اسے آپ میرے پاس بھجوا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور فون پیس سمیت

واپس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھ
اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"نئی زندگی مبارک ہو باس"...... ٹائیگر نے سلام کرنے کے
بعد انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس بار اس نے واقعی مجھے نئی
زندگی دی ہے۔ بیٹھو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بیڈ کے ساتھ
موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے چیف نے تفصیل بتا دی ہے کہ تم نے کس طرح ان حملہ
آوروں کی رہائش گاہ اور پھر خود انہیں ریڈ کلب میں ٹریس کیا اور جو
تم نے ان سے پوچھ گچھ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ان کے سرغنہ جیسپر کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے
جایا گیا اور پھر میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی"...... ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"چیف نے فارن ایجنٹ کے ذریعے جو معلومات گریٹ لینڈ سے
حاصل کی ہیں ان کے مطابق ایڈورڈ گروپ کو یہ مشن کسی تھرڈ پارٹی
ریمنڈ کے ذریعے دیا گیا ہے اور اب تم نے اس ریمنڈ کا سراغ لگانا ہے
تاکہ اصل بات تک پہنچا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ تھرڈ پارٹیاں اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش
کرتی ہیں اور جو پارٹی جس قدر اس مقصد میں کامیاب رہتی ہے اتنا

ہی زیادہ اسے بزنس ملتا ہے۔ اس لحاظ سے انہیں ٹریس کرنا واقعی
مشکل ہوتا ہے لیکن اگر کوشش کی جائے تو انہیں بہرحال ٹریس کیا
جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ فون کالز وغیرہ خفیہ ہوتی ہوں گی لیکن رقم تو بہرحال
پارٹی ادا کرتی ہو گی۔ وہاں سے ان کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"۔ ٹائیگر
نے کہا۔

"ایسی پارٹیاں ٹریولز چیکس کے ذریعے ادائیگیاں کرتی ہیں۔
ایسے ٹریولز چیکس جن پر کوئی نام نہیں ہوتا۔ مجھے چیف نے بتایا ہے
کہ ایڈورڈ گروپ کا چیف ایڈورڈ کبھی سامنے نہیں آتا بلکہ اس کا نمبر
ٹو فشر اس گروپ کا سب کچھ ہے۔ ایسے آدمی سے کوئی پارٹی خفیہ
نہیں رہ سکتی۔ اگر اس کو گھیرا جائے تو اس سے اس ریمنڈ پارٹی کا
کلیو حاصل کیا جا سکتا ہے پھر اس سے معلوم ہو گا کہ انہیں میری
ہلاکت کا مشن کس نے دیا ہے۔ تب جا کر اصل بات سامنے آئے
گی"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر گریٹ لینڈ جاؤ تم نے اس
ریمنڈ پارٹی اور اس کے بعد اصل پارٹی کا سراغ لگانا ہے لیکن یہ کام
جلد از جلد کرنا ہے۔ اس میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ اگر میں حرکت
کرنے کے قابل ہوتا تو میں فوراً وہاں جاتا"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں انشاء اللہ آپ کی توقع سے بھی جلد

اصل بات معلوم کر لوں گا۔ ویسے بھی گریٹ لینڈ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ایسی پارٹیوں کے بارے میں کلیو دے سکتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" تمہارے پاس ٹرانسمیٹر تو ہو گا۔ اس پر رانا ہاؤس کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے میری جوزف سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

گیری اور ایون دونوں پاکیشیا سے کافرستان پہنچ گئے تھے اور اس وقت کافرستان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں ایون اکیلی موجود تھی جبکہ گیری نئے کاغذات بنوانے کے سلسلے میں کسی گروپ کے پاس گیا ہوا تھا۔ ایون خاموش بیٹھی ہوئی مشن کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے پاکیشیا کے دارالحکومت فون کر کے وہاں کی انکوائری سے سیکرٹری وزارت خارجہ کے آفس اور رہائش گاہ کے نمبر معلوم کئے اور اس کے بعد اس نے پہلے سیکرٹری وزارت خارجہ کے آفس کے نمبر پریس کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں کاسٹریا سے بول رہی ہوں۔ میرا نام میگی ہے۔ میرا تعلق کاسٹریا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران صاحب سے پاکیشیا کے مفاد میں بات کرنی ہے لیکن ان کے فلیٹ پر کال کیا جائے تو ان کا ملازم ان کے بارے میں صحیح بات نہیں بتاتا۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران صاحب کا رابطہ سیکرٹری وزارت خارجہ سے رہتا ہے اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے کہ شاید آپ عمران صاحب سے میری بات کرا سکیں"...... ایون نے کہا۔

" عمران صاحب شدید زخمی ہو کر سپیشل ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپ وہاں کے انچارج ڈاکٹر صدیقی کے ذریعے ان سے بات کر سکتی ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب کا فون نمبر میں آپ کو بتا دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا گیا۔

" بے حد شکریہ جناب۔ لیکن مجھے یہ معلوم کر کے بے حد دکھ ہو رہا ہے کہ عمران صاحب شدید زخمی ہیں۔ ان کی حالت کیسی ہے"۔ ایون نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

" انہیں نئی زندگی ملی ہے لیکن ابھی تک وہ ہسپتال میں ہی ہیں"...... پی اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ شکریہ"...... ایون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر جگمگاہٹ سی ابھر آئی تھی کیونکہ جو کام گیری نہ کر سکا تھا وہ اس نے ایک فون کال سے کر لیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور گیری اندر داخل ہوا۔

" ارے کیا ہوا۔ بڑی خوش نظر آ رہی ہو"...... گیری نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے کہ عمران ابھی زندہ ہے۔ گو وہ شدید زخمی ہو گیا ہے لیکن بہرحال ہلاک نہیں ہوا"...... ایون نے کہا تو گیری بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ اچھا۔ کیسے معلوم ہوا"...... گیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں ایون نے فون کال کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ واقعی تم نے ذہانت سے کام لیا ہے۔ پی اے کو شاید اس بات سے روکا نہیں گیا تھا کہ وہ عمران کے بارے میں نہ بتائے اور چونکہ تم نے سرکاری ایجنسی کا حوالہ دیا تھا اس لئے اس نے بتا دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایڈورڈ گروپ کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ اب ہمیں خود کچھ کرنا ہو گا"...... گیری نے کہا۔

" لیکن ابھی چیف کو فائنل رپورٹ نہیں ملی۔ اب یہاں سے تو اطمینان سے چیف سے بات ہو سکتی ہے"...... ایون نے کہا۔

" چیف نے یہی کہنا ہے کہ اسے کامیابی کی خبر دی جائے اور بس۔ اور اس نے کیا کہنا ہے"...... گیری نے کہا۔

"اگر ان حملہ آوروں کو ٹریس کر لیا جائے اور انہیں اس سپیشل ہسپتال کے بارے میں بتا دیا جائے تو وہ اپنا مشن یقیناً پورا کر لیں گے"...... ایون نے کہا۔

"ارے ہاں واقعی۔ لیکن سپیشل ہسپتال کے بارے میں انہیں کیسے معلومات ملیں گی"...... گیری نے کہا۔

"انہیں سیکرٹری وزارت خارجہ یا اس کے پی اے کے بارے میں بتا دیا جائے تو وہ لوگ ان سے ایک منٹ میں سب کچھ اگلوا لیں گے"...... ایون نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میرے پاس ایک کلیو موجود ہے جس سے ان سے رابطہ کیا جا سکتا ہے"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار چونک پڑی۔

"اچھا۔ کیا"...... ایون نے چونک کر کہا۔

"ایڈورڈ گروپ کا ایک خاص آدمی ہنری پاکیشیا میں موجود ہے۔ اس سے یقیناً ان لوگوں کا رابطہ ہو گا۔ اس کے ذریعے بات ہو سکتی ہے"...... گیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے پرس نکالا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر چند صفحات پلٹنے کے بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔

"کیا رابطہ نمبر ہیں پاکیشیا اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے یہاں سے"...... گیری نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو ایون

نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ گیری نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کاسڑیا سے گیری بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ۔ وہ مجھے جانتا ہے"...... گیری نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گیری بول رہا ہوں ہنری۔ کاسڑیا سے"...... گیری نے کہا۔

"اوہ گیری تم۔ کیسے کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ایڈورڈ گروپ کے ماسٹر سیکشن کے آدمی پاکیشیا میں ایک مشن کے سلسلے میں موجود ہیں۔ ایڈورڈ گروپ کو یہ مشن میں نے ایک پارٹی سے لے کر دیا تھا۔ اس سلسلے میں ان سے بات کرنی تھی۔ کیا تمہارا ان سے رابطہ ہے"...... گیری نے کہا۔

"کیا جیسپر اور اس کے ساتھیوں کی بات کر رہے ہو"...... ہنری نے کہا۔

"مجھے ناموں کا تو علم نہیں ہے اور نہ میرا ان سے رابطہ ہے"۔ گیری نے کہا۔

" کلنگ مشن پر تو ایک ہی گروپ آیا ہوا تھا جس کا انچارج جیسپر تھا۔ مجھ سے تو انہوں نے براہ راست رابطہ نہیں کیا لیکن ایک اتفاق ہے کہ میں اپنے ایک کام سے ریڈ کلب گیا تو وہاں میں نے ایڈورڈ گروپ کے چار افراد کی لاشیں دیکھیں۔ ایڈورڈ گروپ کے کلنگ سیکشن کی مخصوص نشانی ان کی کلائیوں پر گندھی ہوئی موجود تھی۔ میں بڑا حیران ہوا اور پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ چاروں افراد اپنے ایک اور ساتھی کے ساتھ ایک آدمی مارٹی کی ٹپ پر یہاں عیاشی کرنے آئے تھے کہ اچانک یہاں کی زیر زمین دنیا میں کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام ٹائیگر ہے، دو قوی ہیکل حبشیوں کے ساتھ یہاں پہنچا اور پھر انہوں نے بے تحاشہ فائرنگ کر کے ان چاروں کو ہلاک کر دیا جبکہ ان کے ساتھی کو وہ زندہ اٹھا کر لے گئے ہیں اور ریڈ کلب کا انچارج ہارڈی اور چار ریڈ کلب کے آدمی بھی ان کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ لیکن ریڈ کلب کے مالک جان سمتھ نے اس ٹائیگر سے ملاقات کر کے اس معاملے کو ختم کر دیا ہے اور ان چاروں کی لاشیں بھی انہوں نے جلا کر راکھ کر دی ہیں۔ میں نے کلنگ سیکشن کے چیف سے بات کی تو اس نے بتایا کہ جیسپر کی ماتحتی میں پانچ کا گروپ یہاں کے ایک آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا اور انہوں نے اپنا مشن مکمل کر بھی لیا لیکن صرف کنفرمیشن ہونا باقی تھی اس لئے وہ یہاں رک گئے تھے۔ بہرحال چونکہ مشن مکمل ہو گیا تھا اس لئے میں بھی خاموش ہو گیا"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" اوہ۔ پھر تو اب بات نہیں ہو سکتی۔ ویسے بھی مشن مکمل ہو گیا ہے اس لئے اب مزید بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ اوکے۔ تھینک یو"...... گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ عمران کے آدمیوں نے نہ صرف انہیں ٹریس کر لیا ہے بلکہ انہیں ہلاک بھی کر دیا ہے۔ حیرت ہے کہ انہوں نے اتنی جلدی انہیں ٹریس کر لیا"...... ایون نے کہا۔

" وہ لوگ اسی انداز میں کام کرتے ہیں۔ اب چیف سے بات کرنا ہو گی کیونکہ ہنری کے مطابق ایڈورڈ گروپ یہی سمجھ رہا ہے کہ ان کا مشن مکمل ہو گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب ایڈورڈ گروپ کا خاتمہ بھی ہو جائے گا"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار چونک پڑی۔

" ایڈورڈ گروپ کا خاتمہ۔ وہ کیسے"...... ایون نے کہا۔

" تم نے لاؤڈر پر ہنری کی بات سنی ہے کہ اس گروپ کے لیڈر کو زندہ اغوا کر کے لے جایا گیا ہے اور ظاہر ہے اس لیڈر جیسپر سے انہوں نے ساری بات معلوم کر لی ہو گی اور اب یقیناً وہ انتقامی کارروائی کریں گے"...... گیری نے کہا۔

" کرتے رہیں۔ ہمیں اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ ہم نے تو بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے"...... ایون نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری سے کافرستان سے کاسٹریا کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور پھر انکوائری آپریٹر

کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے چیف کے خصوصی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"گیری بول رہا ہوں چیف۔ کافرستان سے"...... گیری نے کہا۔

"اوہ تم۔ میں ابھی تم سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ ایڈورڈ گروپ نے تمہارا مشن مکمل کر دیا ہے اس لئے اب تم لوگ واپس آ جاؤ"۔ چیف نے کہا۔

"یہی بتانے کے لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے چیف کہ مشن مکمل نہیں ہوا۔ عمران شدید زخمی ضرور ہوا ہے لیکن ابھی زندہ ہے جبکہ ایڈورڈ گروپ کے پانچ افراد جو اس مشن پر گئے تھے اور جنہوں نے عمران کو زخمی کیا انہیں ٹریس کر کے عمران کے ساتھیوں نے چار کو ہلاک کر دیا اور ان کے لیڈر جیسپر نامی آدمی کو وہ زندہ اغوا کر کے ساتھ لے گئے۔ یقیناً انہوں نے اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اسے بھی ہلاک کر دیا ہو گا"...... گیری نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے کہ عمران زندہ ہے"...... چیف نے پوچھا تو گیری نے ایون کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"اب اگر وہ زندہ بھی ہے تو لازماً بعد میں ہلاک ہو جائے گا۔ میں چونکہ اعلیٰ حکام کو یہ رپورٹ دے چکا ہوں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے

اس لئے اب اگر میں نے انہیں یہ بتایا کہ انہیں غلط رپورٹ دی گئی ہے تو معاملات ہمارے خلاف چلے جائیں گے۔ اعلیٰ حکام میں ایسے افراد موجود ہیں جو ہماری ایجنسی کے بھی خلاف ہیں اس لئے وہ ہمارے خلاف محاذ قائم کر لیں گے اس لئے تم دونوں واپس آ جاؤ۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف بعد میں اگر اعلیٰ حکام کو یہ اطلاع مل گئی کہ عمران زندہ ہے تو پھر"...... گیری نے کہا۔

"میں نے چھ ماہ بعد ریٹائر ہو جانا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں یہ میرا مسئلہ نہیں رہے گا اس لئے تم واپس آ جاؤ اور مشن کو مکمل سمجھو۔ ویسے بھی ہم نے اس عمران کو صرف سزا دینی تھی اور سزا اسے بہرحال مل چکی ہے"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... گیری نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو غلط کام ہو گیا ہے"...... ایون نے کہا۔

"نہیں۔ چیف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اب رپورٹ بدلنے سے واقعی انہیں خطرات لاحق ہو جاتے اور عمران اور اس کے ساتھی لاکھ سر پٹک لیں وہ اس پارٹی کا سراغ نہ لگا سکیں گے اس لئے ظاہر ہے وہ کاسٹریا کا رخ ہی نہیں کریں گے اور اس طرح اعلیٰ حکام کو بھی رپورٹ نہیں ملے گی"...... گیری نے کہا۔

"تم تو خوش ہو گئے ہو کہ تمہارا دوست بچ گیا ہے"...... ایون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی تم درست کہہ رہی ہو"...... گیری نے کہا۔

"اب تو ہم نے واپس ہی جانا ہے اس لئے اب نئے کاغذات تیار کرانے کی کیا ضرورت ہے"...... ایون نے کہا۔

"ہاں۔ میں کال کر کے کہہ دیتا ہوں"...... گیری نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

کار ایڈورڈ کلب کی وسیع و عریض عمارت کے ساتھ بنی ہوئی پارکنگ میں رکی اور اس میں سے ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں باہر آ گئے۔ وہ پاکیشیا سے گریٹ لینڈ آج دوپہر کو پہنچے تھے اور پھر ٹائیگر نے ایک پارٹی کے ذریعے نہ صرف رہائش گاہ حاصل کر لی تھی بلکہ کار اور مخصوص اسلحہ بھی اس نے حاصل کر لیا تھا اور اب وہ اس کار میں یہاں پہنچے تھے۔

"پہلے میری ایک بات سن لو ٹائیگر"...... جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک کر رک گیا۔

"کون سی بات"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم یہاں ہمارے باس نہیں ہو۔ سمجھے۔ یہاں باس میں ہوں اس لئے تم نے میرے کسی کام میں مداخلت نہیں کرنی"...... جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن باس نے تو کہا تھا کہ میں گریٹ لینڈ جا کر معلومات حاصل کروں اور تم اور جوزف میرے ساتھ جائیں گے۔ اس لحاظ سے تو باس میں ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر کو میں خود جواب دے دوں گا۔ ہم نے صرف معلومات ہی حاصل نہیں کرنی بلکہ ماسٹر پر حملے کا انتقام بھی لینا ہے اور تم نے وہاں پاکیشیا کے ریڈ کلب میں بھی ان حملہ آوروں پر فائر کھولنے کی جلدی کی تھی ورنہ ہم ان کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتے اس لئے یہاں تم نے ایسا کوئی کام نہیں کرنا"...... جوانا نے کہا۔

" ٹھیک ہے جوانا۔ تم جیسے کہو۔ کیوں جوزف"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جوانا ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم نے باس پر فائرنگ کا بھرپور انتقام بھی لینا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" لیکن تم نے وہاں باس سے تو ایسی کوئی بات نہیں کی تھی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" باس ذاتی انتقام کا قائل نہیں ہے بلکہ وہ باس ہے جبکہ ہم باس کے غلام ہیں اور یہ غلاموں پر فرض ہے کہ وہ اپنے آقا کا انتقام لیں"...... جوزف نے جوانا سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

" آؤ"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ایڈورڈ

کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ آگے جوانا تھا جبکہ اس کے پیچھے جوزف اور ٹائیگر چل رہے تھے لیکن ابھی وہ مین گیٹ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ گیٹ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر نکلا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں جوانا پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" ارے۔ ارے جوانا۔ کیا تم واقعی جوانا ہو۔ اوہ۔ جوانا دی گریٹ۔ اوہ تم"...... اس آدمی نے یکلخت انتہائی حیرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح جوانا کی طرف لپکا جیسے لوہا طاقتور مقناطیس کی طرف لپکتا ہے۔

" ارے پیٹر جون تم اور یہاں"...... جوانا نے بھی انتہائی بے تکلف لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ دونوں ایک دوسرے سے اس طرح لپٹ گئے جیسے سینکڑوں سالوں کے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم جوانا۔ کہاں غائب ہو گئے تھے تم"...... تھوڑی دیر بعد اس پیٹر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" میں پاکیشیا سیٹل ہو گیا ہوں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ اپنے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف اور ٹائیگر کی طرف مڑا۔

" یہ میرا انتہائی بے تکلف دوست پیٹر ہے اور پیٹر یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور ٹائیگر"...... جوانا نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا تو پیٹر نے باقاعدہ ٹائیگر اور جوزف سے مصافحہ کیا اور رسمی فقرے

ادا کیے۔

" تم یہاں کیسے آئے ہو جوانا۔ کیا یہاں کوئی کام ہے"...... پیٹر نے کہا۔

" ہاں۔ ایک ضروری کام ہے لیکن تم یہاں کیسے۔ تم تو ٹیکساس سیٹل ہو گئے تھے۔ پھر یہاں گریٹ لینڈ میں کیسے"...... جوانا نے کہا۔

" میں اب بھی ٹیکساس میں ہی ہوتا ہوں۔ ایک کام کے لئے یہاں گریٹ لینڈ آیا تھا اور کام کے بعد یہاں ایک دوست سے ملنے آ گیا تھا جو یہاں کا سپروائزر ہے"...... پیٹر نے کہا۔

" اوکے۔ پھر ابھی تم یہاں ہی ہو یا واپس جا رہے ہو"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے تو کل صبح واپس چلے جانا ہے لیکن آؤ اندر۔ وہاں بیٹھ کر پیتے ہیں۔ تمہاری پسندیدہ شراب یہاں بھی ملتی ہے"۔ پیٹر نے کہا۔

" میں نے شراب پینا چھوڑ دی ہے۔ ہم نے یہاں فشر سے ملنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

" فشر سے۔ اوہ۔ وہ تو کسی سے نہیں ملتا۔ تمہارا کام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں سپروائزر سمتھ سے کہہ کر بات کرا دیتا ہوں۔ وہ بھی یہاں کا خاص بااثر آدمی ہے"...... پیٹر نے کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے پیٹر کہ جوانا سے ملنے سے کون انکار کر سکتا

ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ۔ بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ ورنہ تمہارا وہ دوست کل تم سے گلہ کرے گا اگر وہ زندہ رہ گیا تو"...... جوانا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ارادے ہیں۔ اوہ۔ پھر میں واقعی چلتا ہوں"۔ پیٹر نے کہا اور اس قدر تیزی سے آگے بڑھ گیا جیسے موت اس کے تعاقب میں ہو اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں ہال میں داخل ہوئے تو وہاں منشیات کے غلیظ دھوئیں کے جیسے بادل سے تیرتے پھر رہے تھے۔ شراب کی تیز بو میں ہال ڈوبا ہوا تھا۔ یہ خاصا وسیع و عریض ہال تھا اور وہاں موجود مرد اور عورتوں کو دیکھ کر پہلی ہی نظر میں اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ سب زیر زمین دنیا کے افراد ہیں۔ انتہائی گھٹیا ذہنیت کے مالک افراد۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر تھا جس پر چار سے زیادہ مرد کام کر رہے تھے جبکہ ایک آدمی اونچے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے قدوقامت اور ٹھوس ورزشی جسم سے ہی ماہر لڑاکا نظر آ رہا تھا۔ جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اور ٹائیگر اس کے پیچھے تھے۔

" فشر سے کہو کہ ایکریمیا سے ماسٹر کلرز کا جوانا آیا ہے"...... جوانا نے کاؤنٹر کے قریب جا کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو سٹول پر بیٹھا ہوا آدمی بے اختیار اچھل کر سٹول سے نیچے اتر آیا۔

" ماسٹر کلرز کا جوانا۔ اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو جوانا۔ اوہ اچھا"...... اس

آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیری بول رہا ہوں باس۔ کاؤنٹر سے۔ ایکریمیا کے ماسٹر کلرز کا جوانا اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آیا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے"۔ اس کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ وہ واقعی جوانا ہے۔ گو بڑے طویل عرصے بعد نظر آیا ہے لیکن ہے وہی جوانا"...... جیری نے سامنے کھڑے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تم مجھے کیسے پہچانتے ہو"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں اس جیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ایکریمیا کے ٹارگ کلب میں کافی طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہوں اور تم وہاں اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ ویسے باس تو کسی سے نہیں ملتا لیکن ظاہر ہے تمہارا نام سن کر وہ انکار تو نہیں کر سکتا تھا کیونکہ باس بھی ٹارگ کلب میں کام کرتا رہا ہے اور وہ بھی تمہیں اچھی طرح جانتا ہے"...... جیری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ کہاں ہے وہ"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"رابن"...... جیری نے ایک طرف کھڑے ہوئے آدمی سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"...... اس آدمی نے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"انہیں باس کے آفس تک پہنچا دو"...... جیری نے کہا۔

"یس سر۔ آیئے سر"...... رابن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ آفس اس قدر شاندار انداز میں سجایا گیا تھا کہ لگتا ہی نہ تھا کہ کسی کلب کے مینجر کا آفس ہو۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی بین الاقوامی بزنس کمپنی کے چیئرمین کا آفس ہے۔ مہاگنی کی بنی ہوئی بڑی جہازی سائز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک سانڈ کی طرح پھولا ہوا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا اور ٹھوڑی کسی گرز کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ لمبے سنہرے رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے بہترین تراش خراش کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں انتہائی قیمتی شراب کی بوتل تھی اور جوانا اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ ٹارگ کلب کے مینجر انتھونی کا باڈی گارڈ تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جوانا۔ آؤ آؤ۔ تمہیں انتہائی طویل عرصے بعد دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے۔ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ تم اور تمہارے ساتھی سب ختم ہو گئے ہیں"...... اس گینڈے کی طرح پلے ہوئے آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرے علاوہ باقی سب واقعی ختم ہو گئے ہیں"...... جوانا نے

مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور ٹائیگر"...... جوانا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے بیٹھو"...... فشر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے صرف جوانا سے ہاتھ ملایا تھا۔ جوزف اور ٹائیگر کی طرف اس نے ہاتھ ہی نہ بڑھایا تھا۔ وہ دونوں بھی خاموشی سے ایک طرف موجود صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔

" مجھے یاد ہے تمہاری پسندیدہ شراب بلیک ڈاگ ہے۔ میں ابھی منگواتا ہوں"...... فشر نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" رہنے دو۔ میں نے شراب پینا چھوڑ دی ہے"...... جوانا نے کہا تو فشر اس طرح اچھل پڑا جیسے اس نے اس صدی کا سب سے دلچسپ لطیفہ سنا ہو۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جوانا اور شراب چھوڑ دے"...... فشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے۔ تم بیٹھو اور میری بات غور سے سنو"...... جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو فشر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے کے اعصاب کھنچ سے گئے تھے۔

" بڑی ترقی کر لی ہے تم نے۔ اس قدر شاندار آفس کی تو مجھے توقع ہی نہ تھی"...... جوانا نے کہا۔

" ہاں اور اس کے ساتھ ساتھ پورے گریٹ لینڈ پر سمجھو میری ہی حکومت ہے"...... فشر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اب میری بات غور سے سنو۔ تمہارے گروپ کے کلنگ سیکشن کے پانچ افراد جن کا لیڈر جیسپر تھا پاکیشیا پہنچے اور انہوں نے وہاں میرے ماسٹر پر قاتلانہ حملہ کیا۔ ہم نے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیا لیکن وہ یہ نہ بتا سکے کہ ایڈورڈ گروپ کو یہ مشن کس پارٹی نے دیا ہے۔ البتہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایڈورڈ گروپ کو یہ مشن کسی تھرڈ پارٹی ریمنڈ کی طرف سے ملا ہے اور اب ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ تم سے اس تھرڈ پارٹی ریمنڈ کے بارے میں معلوم کریں تاکہ ہمیں اصل پارٹی تک پہنچنے کا راستہ مل جائے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس بارے میں جانتے ہو گے"...... جوانا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے کلنگ سیکشن کے پانچ افراد کو ہلاک کیا ہے۔ یقیناً تمہیں یہ معلوم نہیں ہو گا کہ ان کا تعلق ایڈورڈ گروپ سے ہے ورنہ تم کبھی ایسا نہ کرتے"...... فشر نے کہا۔

" انہیں چھوڑو۔ وہ تو اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ تم اپنی بات کرو"۔ جوانا نے کہا۔

" سنو جوانا۔ یہ ایکریمیا نہیں ہے۔ گریٹ لینڈ ہے اور تم ٹارگ کلب میں نہیں بیٹھے بلکہ ایڈورڈ کلب کے فشر کے آفس میں بیٹھے ہو اس لئے پوری طرح ہوش میں رہ کر اور لہجہ نرم کر کے مجھ سے بات کرو ورنہ میرا ایک اشارہ تمہارے جسم میں لاکھوں گولیاں اتار سکتا ہے"...... فشر نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دیکھو فشر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بڑے ماہر لڑاکا ہو لیکن تم

جوانا کو بھی جانتے ہو اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم وہ سب کچھ از خود بتا دو جو ہم جاننا چاہتے ہیں ورنہ تمہارے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہیں رہے گی۔ معلوم تو ہم بہرحال کر ہی لیں گے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ تمہیں سبق دینا ہی پڑے گا"...... فشر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے میز کے کنارے پر ہاتھ مارا تو آفس کی سائیڈ دیوار کھلی اور تین افراد ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے سامنے کھڑے نظر آرہے تھے۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... فشر نے چیخ کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا کمرہ تڑتڑاہٹ اور ان تینوں آدمیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ جوزف کی طرف سے ہوئی تھی جو ٹائیگر کے ساتھ ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ تم۔ تم نے"...... فشر نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اور کسی کو مدد کے لئے بلوانا ہے تو بلواؤ"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا تو فشر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ابھی اس کا ہاتھ باہر آیا ہی تھا کہ ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ بری طرح چیختا ہوا گھوم گیا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑ کر دور جا گرا تھا اور وہ بے اختیار اپنا ہاتھ جھٹک رہا

تھا۔ یہ فائرنگ بھی جوزف کی طرف سے ہوئی تھی جبکہ ٹائیگر اطمینان بھرے انداز میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا اچھل کر کھڑا ہوا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر پوری قوت سے فشر کے سر پر مار دی۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے سات ہی فشر چیختا ہوا نیچے گرا۔ بوتل ٹوٹ کر ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھی لیکن دوسرے لمحے جس طرح توپ میں سے گولہ نکلتا ہے اس طرح فشر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور تیزی سے سائیڈ سے نکل کر وہ جوانا کی طرف انتہائی جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا جو میز کی دوسری طرف کھڑا تھا۔

"تم۔ تم نے اپنی ہڈیاں تڑوانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا فشر نے انتہائی جارحانہ انداز میں اس پر حملہ کر دیا۔ وہ حالانکہ خاصے بھاری جسم کا مالک تھا لیکن اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی تھی اور شاید جوانا کو اس سے اس قدر پھرتی کی توقع نہ تھی اس لئے جوانا اس کے جسم سے ٹکرا کر اچھل کر عقب میں موجود صوفے پر جا گرا لیکن دوسرے لمحے جوانا پر ٹوٹ پڑنے کے لئے اچھلتے ہوئے فشر کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے اچھل کر پیچھے پڑے ہوئے اپنے مردہ آدمیوں پر جا گرا۔ جوانا صوفے پر بیٹھتے ہی کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا تھا اور اس نے کسی غصیلے بھینسے کی طرح اپنے سر کی بھرپور ضرب فشر کے سینے پر ماری تھی اور فشر اس

طرح اچھل کر پیچھے جا گرا تھا جیسے وہ گوشت پوست کا آدمی ہونے کی بجائے ہوا بھرا ہوا غبارہ ہو۔ لیکن نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے میں دیر نہ لگائی اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی پھرتی سے غوطہ کھا کر سائیڈ پر ہوا تو جوانا جس نے اس کے اٹھتے ہوئے جسم پر ملہ رسید کرنے کے لئے بازو گھمایا تھا فشر کے اچانک غوطہ کھا جانے کی وجہ سے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور اس کا جسم کسی لٹو کی طرح خود بخود گھوم گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا فشر کا بازو گھوما اور اس بار جوانا بھرپور اور زوردار ضرب کھا کر فشر کی طرح ہی اچھل کر سائیڈ پر موجود صوفے پر گرا اور پھر صوفے سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ فشر پھنکارتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا ہی تھا کہ یکلخت صوفہ اڑ کر ایک دھماکے سے اس سے ٹکرایا اور فشر چیختا ہوا نیچے گرا اور صوفہ اس کے جسم سے ٹکرا کر سائیڈ پر جا گرا۔ یہ خاصی زوردار ضرب تھی اس لئے فشر کو اٹھنے میں چند لمحے لگ گئے اور یہی لمحے اس کی بدقسمتی کا موجب بن گئے۔ جوانا جس نے صوفے سمیت الٹ کر گرتے ہی اپنے ہاتھ کی بے پناہ قوت سے بھاری صوفے کو واپس فشر پر اچھالا تھا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اٹھتے ہوئے فشر کی پسلیوں پر جوانا کے پیر کی بھرپور ضرب پڑی اور نہ صرف پسلیاں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی بلکہ فشر کے حلق سے بھی بے اختیار چیخ نکل گئی لیکن اس بھرپور اور کاری ضرب کے باوجود فشر کا بھاری جسم تیزی سے سمٹا اور ایک جھٹکے سے اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ابھی اس کا آدھا جسم ہی

اوپر کو اٹھا تھا کہ جوانا نے اس کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا فشر کسی نیزے کی طرح سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ جوانا نے جس پھرتی سے اسے اچھالا تھا اس کی وجہ سے فشر کو اتنا وقت ہی نہ ملا تھا کہ وہ دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو بچا سکتا۔ چنانچہ اس کا سر پوری قوت سے سامنے دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس بار اس کا جسم اس طرح دیوار کی جڑ میں گرا جیسے چھپکلی مردہ ہو کر گرتی ہے۔ نیچے گرتے ہی ایک لمحے کے لئے اس نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے وہ ساکت ہو گیا۔

"خاصا ماہر لڑاکا اور پھرتیلا آدمی ثابت ہوا ہے یہ"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ایکریمیا کا معروف لڑاکا رہا ہے"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو باس ہمارے ساتھ نہیں تھا ورنہ شاید تمہیں خودکشی کرنا پڑ جاتی"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر اگر موجود ہوتا تو میں اتنی دیر لگاتا بھی نہیں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑے ہوئے فشر کو سیدھا کیا تو فشر کی ناک اور منہ سے خون کی لکیریں بہہ کر اس کی ٹھوڑی تک پہنچ چکی تھیں۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ جوانا نے دونوں ہاتھوں

سے اسے اٹھا کر ایک سائیڈ پر موجود صوفے کی کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس کا کوٹ اس کی پشت پر خاصا نیچے کر دیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا تاکہ اگر کوئی کال آئے بھی ہی تو فون انگیج ٹون سن کر ملتوی ہو جائے جبکہ جوزف نے آفس کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔ آفس چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ اندر ہونے والی کارروائی کی آواز باہر نہ اب تک جا سکی ہو گی اور نہ آئندہ جائے گی۔ جوانا نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر ایک کرسی اٹھا کر اس نے فشر کے سامنے رکھی اور پھر اس نے ایک ہاتھ میں خنجر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پوری قوت سے فشر کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔ پہلے ہی تھپڑ پر فشر کو نہ صرف ہوش آ گیا بلکہ اس کے منہ سے دانت بھی پھلجھڑیوں کی طرح باہر آ گرے اور اس کا گال پھٹ سا گیا۔ فشر چیختا ہوا ہوش میں آیا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور صوفے کے پیچھے آ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ دیئے۔

" اچھی طرح ہوش میں آ جاؤ فشر"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ تم دھوکے باز۔ میں نے تمہیں پرانا ساتھی سمجھ کر یہاں بلوا لیا تھا لیکن تم دھوکے باز ہو"۔ فشر نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے جوانا کا خنجر

والا ہاتھ گھوما اور فشر کے منہ سے یکلخت کربناک سی چیخ نکل گئی۔ اس کی ایک آنکھ کٹ کر آدھی سے زیادہ باہر آ گری تھی۔

" بولو ریمنڈ پارٹی کون ہے۔ بولو"...... جوانا نے چیخ کر کہا اور پھر تو جیسے اس کا خنجر والا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آ گیا اور فشر کا چہرہ گردن تک زخموں سے پر ہوتا چلا گیا۔ آفس فشر کے حلق سے نکلنے والی پے در پے چیخوں سے مسلسل گونجنے لگا تھا۔

" بولو کون ہے ریمنڈ پارٹی۔ بولو"...... جوانا مسلسل چیخ چیخ کر کہے جا رہا تھا۔ جس تیزی سے اس کی زبان چل رہی تھی اس سے زیادہ تیزی سے اس کا ہاتھ چل رہا تھا۔

" ماؤنٹ کلب کا شیرون۔ ماؤنٹ کلب کا شیرون"...... یکلخت فشر کے منہ سے الفاظ نکلے اور پھر وہ بھی تیزی سے مسلسل اور بار بار یہی الفاظ دوہرانے لگا جس طرح گراموفون ریکارڈ میں سوئی اٹک جانے کی وجہ سے بار بار ایک ہی فقرہ سنائی دیتا ہے اور دوسرے لمحے جوانا کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے پیچھے کو ہوا اور دوسرے لمحے خنجر دستے تک فشر کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی جوانا ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا جبکہ فشر کے عقب میں موجود جوزف بھی پیچھے ہٹ گیا تھا۔ جوزف کے ہٹتے ہی فشر پہلو کے بل گرا اور پھر گھوم کر سامنے فرش پر آ گرا۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں اور گردن سے خون کسی فوارے کی طرح اچھل کر نکل رہا تھا۔

"آؤ"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"خنجر نہیں لو گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چھوڑو آؤ۔ جوانا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں آفس سے باہر آ گئے۔ سب سے آخر میں جوزف باہر آیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"تمہارے باس کا حکم ہے کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔ جوانا نے باہر موجود دو مشین گنوں سے مسلح گارڈز سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے راہداری سے گزر کر ہال میں آئے اور پھر ہال میں سے نکل کر وہ اپنی کار تک پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے ان کی کار تیزی سے کمپاؤنڈ سے نکل کر بائیں طرف کو مڑی اور تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا اور عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ باہر کاؤنٹر پر کھڑا آدمی خود ہی بتا دے گا کہ یہ کام جوانا کا ہے اور جب جوانا کا تعارف ہو گا تو پھر کوئی ہمارے پیچھے آنے کی جرات نہیں کرے گا"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ ماؤنٹ کلب کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ گریٹ لینڈ کا مشہور کلب ہے اور پیراماؤنٹ روڈ پر ہے۔ شاید اسی لئے اس کا نام ماؤنٹ کلب رکھا گیا ہے"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال درست ثابت ہوا ہے کہ اس فشر کو معلوم تھا ورنہ جو طریقہ میں نے سوچا تھا وہ خاصا طویل ثابت ہوتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایسے لوگوں سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی کیونکہ یہ ان کی انا کے خلاف بات ہوتی ہے کہ انہیں ایسی باتوں کا علم نہ ہو اس لئے یہ خصوصی طور پر ایسی باتوں کو ٹریس کرتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ کسی کو اس بارے میں بتائیں یا نہ بتائیں"...... جوانا نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا نے کار ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے روک دی۔ اس عمارت پر ماؤنٹ کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ وہ تینوں نیچے اترے اور مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں جانے اور باہر آنے والے سب زیر زمین دنیا کے افراد نہ تھے بلکہ ان کا تعلق متوسط گھرانوں سے لگتا تھا۔ ہال میں داخل ہو کر وہ تینوں ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جس پر تین لڑکیاں موجود تھیں۔ ہال میں موجود افراد اطمینان اور سکون سے بیٹھے شراب پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ان میں زیادہ تر افراد اپنے لباس اور انداز سے کاروباری ہی لگتے تھے۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے جو کاؤنٹر کی سائیڈ پر کھڑی تھی ان تینوں کو دیکھ کر کہا۔

"شیرون سے ملنا ہے۔ ایک ضروری کام ہے"...... جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ کے نام"...... لڑکی نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمیں نہیں جانتا اس لئے نام بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے میرا نام جوانا ہے"...... جوانا نے خشک لہجے میں کہا تو لڑکی نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ایان بول رہی ہوں باس۔ دو حبشی اور ایک ایشیائی کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ ان کے نام نہیں جانتے"...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر آخری کمرہ۔ باہر چیف کی نیم پلیٹ موجود ہے"...... لڑکی نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور ٹائیگر اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک سٹنگ روم اور آفس کے مشترکہ انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ کمرے میں ایک طرف آفس ٹیبل تھی جس کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر تھی جبکہ میز کی دوسری طرف دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور باقی حصے میں صوفے

اور کرسیاں سٹنگ روم کے انداز میں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی جس کے جسم پر بہترین تراش خراش اور انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا ایک صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب سے بھرا ہوا جام تھا۔ سامنے میز پر فون رکھا ہوا تھا اور ایک فائل بھی کھلی ہوئی تھی۔ جوانا، جوزف اور ٹائیگر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام شیرون ہے"...... اس آدمی نے جوانا کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں جام تھا۔

"میرا نام جوانا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور ٹائیگر"۔ جوانا نے خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے بڑھا ہوا شیرون کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تشریف رکھیں"...... شیرون نے جوانا کے بعد جوزف اور ٹائیگر سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور وہ تینوں اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... شیرون نے جام میں موجود شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جام کو میز پر رکھ دیا۔

"کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے مسٹر شیرون۔ ہم پاکیشیا سے آئے ہیں اور ہم نے واپس بھی جانا ہے"...... جوانا نے کہا تو شیرون بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ۔ اتنی دور سے۔ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... شیرون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کو قتل کرنے کا مشن تھرڈ پارٹی ریمنڈ کے طور پر ایڈورڈ گروپ کو دیا تھا۔ صرف یہ بتا دو کہ اصل پارٹی کون ہے"...... جوانا نے خشک لہجے میں کہا تو شیرون کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر جوانا۔ میرا تو کوئی تعلق نہ کسی قتل سے ہے نہ ایڈورڈ گروپ سے اور نہ ہی کسی ریمنڈ سے"...... شیرون نے رک رک کر کہا۔

"مسٹر شیرون۔ تم ایک کاروباری آدمی نظر آ رہے ہو اس لئے تم نہ فشر کی طرح لڑ سکتے ہو اور نہ ہی اس کی طرح تشدد برداشت کر سکو گے۔ میں نے فشر سے یہ بات اس وقت معلوم کی ہے جب وہ آخری سانس لے رہا تھا۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو ایڈورڈ کلب فون کر کے معلوم کر لو کہ فشر کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ فشر تو پھر بھی دو ہاتھ کھا کر کچھ دیر زندہ رہا تھا لیکن تم تو ایک ہاتھ بھی برداشت نہ کر سکو گے اس لئے اپنے آپ پر رحم کھاؤ اور اصل پارٹی کے بارے میں بتا دو۔ ہمارا وعدہ کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... جوانا نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ فشر کو تم نے ہلاک کر دیا ہے اس کے کلب میں۔ اوہ نہیں۔ یہ ناممکن ہے"...... شیرون نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہیں آ رہا تو فون کر کے معلوم کر لو"۔ جوانا نے کہا۔

"کیوں وقت ضائع کر رہے ہو جوانا۔ مسٹر شیرون۔ جو کچھ تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتا دو"...... خاموش بیٹھے ہوئے جوزف نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس کو ٹوٹ پھوٹ سے بچانا چاہتا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ بتاؤ ورنہ"...... جوانا نے کہا۔

"تمہیں کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا کوئی تعلق ان باتوں سے نہیں ہے اور نہ زندگی میں میں نے ایسا کوئی کام کیا ہے"۔ شیرون نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ہم نے خواہ مخواہ یہاں آ کر اپنا وقت ضائع کیا ہے"...... جوانا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی جوزف اور ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ کو واقعی غلط بتایا گیا ہے"...... شیرون نے بھی اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی شیرون کے حلق سے یکلخت گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا نچلا جسم میز پر سے گھسٹتا ہوا جوانا کی سائیڈ پر آ گیا۔ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹ لیا تھا۔

"اب بتاؤ ورنہ"...... جوانا نے یکلخت ہاتھ کو اونچا کرتے ہوئے

کہا اور شیرون کا جسم ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ اس کی ٹانگوں نے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن گردن پر موجود بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کا جسم جیسے بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر نکلی ہوئی تھیں اور چہرہ مسخ ہو کر سیاہ پڑ گیا تھا۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور پھر جوانا نے ہاتھ گھما کر اسے اپنے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر ڈال دیا۔ جوانا کا ہاتھ گردن سے ہٹتے ہی شیرون نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا پھر اس کے بازو اٹھے اور اس نے دونوں ہاتھوں سے گردن مسلنا شروع کر دی۔ اب اس کا مسخ ہوا چہرہ نارمل ہونے لگ گیا تھا۔

"یہ صرف نمونہ ہے شیرون ورنہ فشر کی طرح تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑی جا سکتی ہے اور تم فشر سے زیادہ قوت برداشت کے مالک نہیں ہو۔ اگر اسے تمہارا نام لینے پر مجبور ہونا پڑا ہے تو تم تو شاید چند لمحے بھی نہ نکال سکو گے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خاموشی سے سب کچھ بتا دو اور اپنی جان بھی بچا لو اور اپنا جسم بھی"...... جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سوائے فشر کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں تھا اور تم جس انداز میں یہاں آئے ہو اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی فشر سے معلوم کر لیا ہے اور اگر فشر تمہارے سامنے زبان کھولنے پر مجبور ہو سکتا ہے تو پھر میں واقعی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... شیرون نے بڑے سہمے

سے لہجے میں کہا۔

"زیادہ زبان چلانے کا فائدہ نہیں ہے۔ کم سے کم وقت میں سب کچھ بتا دو"...... جوانا کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"وہ۔ وہ اصل پارٹی کاسٹریا کی سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرنے والا گیری ہے۔ اس نے یہ مشن ایڈورڈ گروپ کو دینے کا کہا تھا"۔ شیرون نے کہا۔

"تمہیں وہ کیسے جانتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"وہ مجھے نہیں جانتا۔ وہ ریمنڈ کا نام جانتا ہے اور ریمنڈ فرضی نام ہے۔ اس نام سے گریٹ لینڈ کے سب سے بڑے اخبار گریٹر میں ایک میلنگ باکس ریزرو ہے۔ جس نے ریمنڈ سے کام لینا ہوتا ہے وہ اپنا کام اور فون نمبر لکھ کر بذریعہ خط اس باکس میں پہنچا دیتا ہے۔ وہاں سے یہ خط مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر میں آواز اور لہجہ بدل کر خصوصی فون پر اس سے بات کرتا ہوں۔ معاوضہ طے ہو جاتا ہے تو چیک اس میلنگ باکس میں پہنچ جاتا ہے اور میں ریمنڈ کے طور پر کام کو آگے بڑھا دیتا ہوں"...... شیرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں کہا گیا تھا کہ تم یہ مشن ایڈورڈ گروپ کو دو یا تم نے ازخود ایڈورڈ گروپ کا انتخاب کیا تھا"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے یہ ہدایت کی گئی تھی۔ فشر مجھے ذاتی طور پر جانتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ میں ریمنڈ کے نام سے بطور تھرڈ پارٹی کام کرتا ہوں۔ فشر اس قدر بااثر ہے کہ اس سے کچھ نہیں چھپایا جا

سکتا ورنہ میں کیا میرا سب کچھ ایک لمحے میں تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے فشر کو فون کر کے اسے یہ مشن دے دیا۔ پھر فشر نے مجھے فون کر کے کہہ دیا کہ مشن مکمل ہو چکا ہے تو میں نے یہ بات گیری کو پہنچانی چاہی تو مجھے بتایا گیا کہ گیری ملک سے باہر ہے تو میں نے گیری کے چیف تک یہ بات بطور ریمنڈ پہنچا دی اور اس کے ساتھ ہی معاملہ ختم ہو گیا"...... شیرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گیری کا چیف کون ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اس کا نام ہاگ ہے۔ وہ سرکاری ایجنسی ٹاراک کا چیف ہے"...... شیرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس کا ہیڈ کوارٹر"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف اس کا فون نمبر معلوم ہے اور وہ بھی گیری نے دیا تھا کہ ایمرجنسی کی صورت میں چیف کو رپورٹ دی جا سکتی ہے"...... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گیری کا فون نمبر کیا ہے"...... جوانا نے پوچھا تو شیرون نے فون نمبر بتا دیا۔

"اب ان دونوں نمبروں پر فون کر کے جو کچھ تم نے بتایا ہے اسے کنفرم کرو"...... جوانا نے کہا تو شیرون بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیسے۔ میں کیسے کنفرم کر سکتا ہوں"۔ شیرون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم انہیں فون کر کے بتاؤ کہ فشر نے غلط بیانی کی تھی۔ مشن مکمل نہیں ہوا بلکہ ان کے آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔ تم انہیں کہو کہ اگر وہ کہیں تو مشن مکمل کرنے کے لئے کسی دوسری پارٹی سے رابطہ کیا جائے"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن مشن تو مکمل ہو چکا ہے"...... شیرون نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ واقعی درست ہے۔ ایڈورڈ گروپ کا ٹارگٹ صرف زخمی ہوا ہے"...... جوانا نے کہا تو شیرون نے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کو کھسکا کر اپنی طرف کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں جبکہ جوزف لاتعلق سا بیٹھا ہوا تھا۔ شیرون نے آخر میں خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں۔ ریمنڈ تھرڈ پارٹی"...... اس بار شیرون نے واقعی آواز یکسر بدلتے ہوئے کہا۔ نہ صرف اس کی آواز بلکہ اس کا لہجہ بھی یکسر تبدیل ہو گیا تھا۔ شاید اس نے اس کی باقاعدہ پریکٹس کی ہوئی تھی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے بھاری آواز میں کہا گیا۔

" میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں جناب کہ ایڈورڈ گروپ نے غلط بیانی کی ہے۔ ان کا ٹارگٹ زخمی ضرور ہوا ہے لیکن ہلاک نہیں ہوا بلکہ الٹا ان کے آدمی ہلاک ہو گئے ہیں اور انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اور چونکہ اس کی اطلاع مجھے مل گئی ہے اس لئے میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے ایک بار پھر غلط بیانی سے کام لیا ہے جس پر میں نے ایڈورڈ گروپ کے فشر کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب آپ چاہیں تو میں کسی اور پارٹی سے اس مشن کی تکمیل کی بات کروں"...... شیرون نے ساری کارروائی اپنی بنا کر پیش کرتے ہوئے کہا تو جوانا اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیئے۔

" اوہ نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب یہ مشن ہم نے ختم کر دیا ہے۔ آپ کا شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شیرون نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ریمنڈ بول رہا ہوں۔ ریمنڈ تھرڈ پارٹی مسٹر گیری"...... شیرون نے اسی بدلی ہوئی آواز اور لہجے میں کہا۔

" اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے"...... گیری نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مسٹر گیری۔ تمہارے ذریعے جو مشن ہم نے ایڈورڈ گروپ کو

دیا تھا اس سلسلے میں یہ بتایا گیا تھا کہ مشن مکمل کر دیا گیا ہے اور یہی رپورٹ میں نے آپ کی ایجنسی کے چیف کو دے دی تھی لیکن اب مجھے اپنے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایڈورڈ گروپ نے غلط بیانی کی ہے۔ انہوں نے مشن مکمل کر دیا تھا لیکن ان کا ٹارگٹ ہلاک نہیں ہوا بلکہ زخمی ہوا ہے اور الٹا ایڈورڈ گروپ کے آدمی مارے گئے ہیں۔ میں نے آپ کی ایجنسی کے چیف کو فون پر اطلاع دی ہے اور انہیں آفر کی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو یہ مشن کسی اور گروپ کو دے دیا جائے لیکن انہوں نے جواب دیا ہے کہ مشن ختم کر دیا گیا ہے اس لئے اب اس سلسلے میں مزید کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بھی اطلاع کر دوں"...... شیرون نے کہا۔ وہ واقعی بات کرنے کا ماہر تھا۔

" آپ کو کیسے علم ہو گیا جبکہ ایڈورڈ گروپ کو بھی اس بارے میں اطلاع نہیں ہو گی۔ وہ واقعی یہی سمجھتے رہے ہیں کہ ان کے آدمیوں نے مشن مکمل کر دیا ہے اور اس کے ردعمل میں ان کے آدمی مارے گئے ہیں"...... گیری نے کہا۔

" مسٹر گیری۔ ہم جب کوئی مشن لیتے ہیں تو پھر صرف یہی نہیں کرتے کہ مشن آگے پہنچا کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ ہم ہر طرف سے اس کا خیال رکھتے ہیں اور ہمارے اپنے ذرائع ہیں"...... شیرون نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال اب جب چیف نے مشن ختم کر دیا ہے تو

اب مزید کچھ نہیں ہو سکتا"۔۔۔ گریی نے جواب دیا۔

"اوکے"۔۔۔ شیرون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویری گڈ۔ تم بات کرنے میں ماہر ہو"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی ہے"۔۔۔ شیرون نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی بے پناہ مہارت سے ساری گفتگو کی ہے لیکن چونکہ تم نے ماسٹر کی ہلاکت کے مشن پر کام کیا ہے اور یہ ایسا جرم ہے جس کی کوئی معافی نہیں ہے لیکن چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں"۔۔۔ جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شیرون کچھ کہتا جوانا نے جیب سے ہاتھ نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ مشین پسٹل کی مخصوص ریٹ ریٹ اور شیرون کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد شیرون کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ گولیوں نے اسے واقعی چھلنی کر دیا تھا۔

"آؤ"۔۔۔ جوانا نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر آئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اب کیا کرنا ہے۔ کیا کاسٹریا جانا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب جوزف چیف کو رپورٹ دے گا۔ پھر جیسے چیف حکم دے گا ویسے ہی ہو گا"۔۔۔ جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے فلیٹ میں اس وقت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی اور سلیمان ان سب کے لئے کافی بناتے بناتے تقریباً ہلکان ہو چکا تھا لیکن چونکہ عمران کی صحت یابی پر اسے خود بھی بے حد مسرت محسوس ہو رہی تھی اس لئے وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے سب کچھ کر رہا تھا۔ عمران آج صبح ہی ہسپتال سے واپس فلیٹ پہنچا تھا اور شاید چیف نے جولیا کو اس کی اطلاع دے دی تھی اس لئے تھوڑی دیر بعد جولیا، صالحہ سمیت سب ساتھی مٹھائیوں کے ڈبے اور پھولوں کے گلدستے اٹھائے فلیٹ پر پہنچ گئے اور پھر فلیٹ مسرت بھرے قہقہوں سے گونجنے لگا۔ سب کے چہرے مسرت سے کھلے ہوئے تھے حتیٰ کہ تنویر کی خوشی بھی دیدنی تھی۔ وہ سب سٹنگ روم میں موجود تھے۔

"واہ۔ آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ لوگ کیوں شادی کے لئے اس قدر دیوانے ہوتے ہیں"۔۔۔ اچانک عمران نے کہا تو سب بے

اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"جو شان دولہا کی ہوتی ہے وہ بارات میں سے اور کسی کی نہیں ہوتی۔ وہی شادی والے روز وی وی آئی پی ہوتا ہے جس طرح آج میں ہوں"...... عمران نے کہا تو کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بار ہی زندگی میں دولہا بنا جاتا ہے۔ پھر باقی ساری عمر باراتی بن کر گزارنا پڑتی ہے"۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"بنا شادی کے دولہا تو آج بن گیا ہوں۔ جب شادی ہو گی تو ظاہر ہے دوبارہ یہ اعزاز بھی مل جائے گا۔ واہ۔ اب تو چاہے صفدر خطبہ نکاح یاد کرے یا نہ کرے۔ اب میں نے دیکھ لیا ہے دولہا کا رنگ اس لئے اب شادی کرنا ہی پڑے گی۔ کیوں جولیا"...... عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت شہابی سا ہو گیا اور سٹنگ روم ایک بار پھر زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"بس جشن صحت ہی مناتے رہنا۔ یہی تمہارے مقدر میں ہے ورنہ"...... یکلخت تنویر نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو قہقہے ایک بار پھر ابل پڑے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بے شادی کا دولہا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو عمران نے بے اختیار چونک کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"جناب پوری سیکرٹ سروس اس وقت میرے فلیٹ میں موجود ہے اور سب مل کر میرا جشن صحت منا رہے ہیں اور سب ہی مٹھائیاں بھی لے کر آئے ہیں اور پھولوں کے گلدستے بھی اور آپ تو چیف بھی ہیں اور ڈبل بھی اس لئے آپ تو لازماً ڈبل مٹھائیاں اور پھولوں کے ڈبل گلدستے بھجوا رہے ہوں گے۔ مم۔ مگر جناب سلیمان نے تمام مٹھائیاں ہمسایوں میں بانٹ دی ہیں اور پھولوں کے گلدستے بچوں کو تحفے میں دے دیئے ہیں اس لئے جناب اگر ہو سکے تو جناب اس کی قیمت ہی مجھے بھجوا دیں۔ وہی میرے لئے کام آئے گی اور جناب مفلس اور قلاش کے لئے نقد رقم ہی سب سے بڑا تحفہ ہوتی ہے"...... عمران کی زبان بے اختیار رواں ہو گئی اور سارے ممبران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو اور نہ ہی کسی کیس کے سلسلے میں تم پر فائرنگ ہوئی ہے۔ اس کے باوجود میں نے تمہارا علاج سپیشل ہسپتال میں کرا دیا ہے۔ اس علاج پر اٹھنے والے اخراجات تمہارے آئندہ چیکوں سے کاٹ لئے جائیں گے اور جہاں تک جشن صحت کا تعلق ہے تو میری نمائندگی سیکرٹ سروس نے بھرپور انداز میں کر دی ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ جوزف کی گریٹ لینڈ سے کال آئی ہے۔ انہوں نے ایڈونا گروپ کے

چیف فشر سے تھرڈ پارٹی ریمنڈ کا سراغ لگایا اور پھر تھرڈ پارٹی ریمنڈ سے انہوں نے اصل پارٹی کا سراغ بھی لگا لیا ہے اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ اصل پارٹی تمہارا دوست ایجنٹ گیری ہے۔ وہ کاسٹریا کی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے۔ ویسے اسے یہ مشن باقاعدہ ایجنسی کے چیف نے دیا اور اس نے تھرڈ پارٹی کے ذریعے یہ مشن ایڈورڈ گروپ کو دے دیا اور یہ بھی اطلاع مل چکی ہے کہ اب یہ مشن ختم کر دیا گیا ہے۔ گیری اور اس کی ساتھی عورت ایون دونوں واپس کاسٹریا پہنچ چکے ہیں"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ آج ایک معروف شاعر کے شعر کا اصل مفہوم سمجھ میں آگیا ہے۔ وہ شاعر صاحب نے کہا تھا کہ تیر کھا کر جب کمین گاہ یعنی جس طرف سے تیر آئے دیکھا تو اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی۔ ویسے میں اس کا شکریہ ادا کروں گا کہ اس کی وجہ سے آج میں بن شادی کے دولہا بنا بیٹھا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس سلسلے میں کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہو"۔ چیف نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں ذاتی انتقام کا قائل نہیں ہوں۔ جن لوگوں نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا ہے اور جہاں تک گیری کا تعلق ہے تو میں تو دعا ہی دے سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے دوستی کا درست مطلب و مفہوم سمجھا دے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ مشن گیری کا ذاتی مشن نہیں ہے بلکہ باقاعدہ ایجنسی کی طرف سے اسے دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بن جاتا ہے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے جناب۔ میں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہوں اس لئے یہ مشن سرکاری تو کسی صورت نہیں بن سکتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پاکیشیا کے شہری تو ہو اور پاکیشیا کے کسی شہری پر حملہ پاکیشیا پر حملہ کے مترادف ہے اور پاکیشیا کے عوام کی جان و مال کی سلامتی کے لئے تو ہم کام کرتے ہیں اس لئے یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے۔ یہاں جولیا موجود ہو گی اسے رسیور دو"...... چیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہرے چیف کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھے تھے۔ عمران کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ بہرحال چیف نے اس کی اہمیت چاہے پاکیشیا کا شہری بنا کر ہی سہی تسلیم کر ہی لی تھی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... جولیا نے رسیور لے کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ چیف نے جس طرح عمران کے بارے میں بات کی تھی اس سے واقعی جولیا کو بے حد مسرت ہوئی تھی۔

"جولیا تم صالحہ کو ساتھ لے کر کاسٹریا پہنچو۔ تم نے وہاں اس گیری اور ایون کو تلاش کر کے ان سے معلوم کرنا ہے کہ انہوں نے کس مشن کے تحت عمران پر قاتلانہ حملہ کرایا ہے۔ اس کے بعد میں

"تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ گیری کا فون نمبر نوٹ کر لو"...... چیف نے کہا اور پھر ایک فون نمبر بتا کر چیف نے رابطہ ختم کر دیا تو جولیا نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"ویسے عمران صاحب۔ یہ کیا مشن تھا جس کے لئے آپ پر اس انداز میں حملہ کیا گیا۔ کیا آپ کوئی اندازہ لگا سکتے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے گیری سے دوستی نبھانے کے لئے اسے معاہدے کی کاپی دے دی تھی۔ یہ اس کا نتیجہ نکلا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے تم پر حملے کا کیا جواز بن جاتا ہے۔ تم نے تو الٹا ان کا کام کر دیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم یہاں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل کر لو۔ اگر وعدہ کرو کہ وہاں جا کر سب کچھ معلوم کرنے پر جو اخراجات آئیں گے وہ مجھے دے دو گی تو میں تمہارا مسئلہ یہیں حل کر دیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ۔ میں اپنے اکاؤنٹ سے تمہیں دے دوں گی۔ بتاؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"وہ۔ وہ سارا جھگڑا اس ایون کا تھا۔ ٦ ایجنسی کے چیف کو شاید گیری نے رپورٹ دے دی ہو گی کہ ایون نے مستقل طور پر پاکیشیا شفٹ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے چیف نے سوچا کہ نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار

مسکرا دیئے۔

"کیا۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ ایون انہیں پسند کرنے لگ گئی تھی اس لئے وہ یہاں آ کر عمران صاحب سے شادی کر کے مستقل طور پر یہاں رہنا چاہتی تھی اور چونکہ ایون پر ٦ ایجنسی کا چیف اپنا پہلا حق سمجھتا ہو گا اس لئے اس نے عمران صاحب پر قاتلانہ حملہ کرا دیا"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے اس لئے تم چیف کو کہہ رہے تھے کہ تم ذاتی انتقام نہیں لینا چاہتے۔ تو اس طرح تمہاری ذات ملوث تھی اس معاملے میں"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اس دنیا میں اصل جھگڑے اس قسم کی وضاحتوں سے ہی برپا ہوتے ہیں۔ یعنی مدعی کچھ کہتا ہے اور وضاحتیں کرنے والے کچھ وضاحت کر دیتے ہیں"...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ صفدر نے ٹھیک کہا ہے۔ چلو اٹھو صالحہ میں دیکھتی ہوں کہ یہ ایون کتنے سانس اور لیتی ہے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ تم کہو تو میں گیری اور ایون کو یہیں بلوا لیتا ہوں۔ ارے۔ ابھی میرا جشن صحت تو مکمل

ہونے دو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ چیف ٹھیک کرتا ہے کہ تمہارے ساتھ غیروں جیسا سلوک کرتا ہے۔ تم ہو ہی اس قابل۔ آؤ صالحہ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر سٹنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ہمیں بھی اجازت دیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا تو صفدر کی بات سن کر سب ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے وہ سلیمان کو بتاتے جاؤ تاکہ وہ سجدہ شکر بجا لائے۔ بے چارہ بھاگ بھاگ کر ہلکان ہو چکا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب فلیٹ سے چلے گئے تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ یہ تم نے کیا احکامات دے دیئے ہیں۔ کیا ضرورت ہے اس بارے میں جولیا اور صالحہ کو وہاں بھجوانے کی"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے آپ کا دوست گیری آپ کے مقابل آنے پر ہچکچا گیا اور اس نے ایڈورڈ گروپ کو آگے کر دیا اور یقیناً گیری نے اپنے چیف سے معذرت بھی کی ہو گی لیکن اس کا چیف ہر صورت میں آپ کا خاتمہ کرانا چاہتا تھا اور یہی بات میں معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ وہ کیوں ایسا کرنا چاہتا تھا"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

"جب انہوں نے کہا ہے کہ مشن ختم ہو چکا ہے تو پھر بات آگے بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جولیا اور صالحہ کو احکامات دے دو کہ ایجنسی کے چیف نے سرکاری طور پر اس سے معذرت کر لی ہے اور ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھی کال کر لو۔ فضول معاملات میں سیکرٹ سروس کو ملوث کرنا درست نہیں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے واقعی بلیک زیرو پر غصہ آ رہا تھا کہ بچوں کی طرح وہ اس فضول کام پر بضد ہو رہا ہے۔

کاسٹریا کی ناراک ایجنسی کا چیف تیز تیز قدم اٹھاتا چیف سیکرٹری کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چیف سیکرٹری نے اسے فوری طور پر اپنے آفس میں کال کیا تھا۔ اس نے چیف سیکرٹری کے آفس کا پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہو گیا۔ چیف سیکرٹری کسی فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ آہٹ سن کر انہوں نے فائل سے نظریں اٹھائیں اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ چیف نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر چیف سیکرٹری کے اشارے پر وہ سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ چیف سیکرٹری نے عینک اتار کر فائل پر رکھ دی۔

"آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے خاتمے کا مشن مکمل کر دیا تھا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے رپورٹ بھجوا دی تھی"...... چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کس انداز میں یہ کام کرایا گیا تھا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میری ایجنسی کے گریڈ ون ایجنٹ گیری نے یہ کام مکمل کرایا ہے۔ اس نے گریٹ لینڈ کے سب سے خطرناک اور فعال گروپ جسے ایڈورڈ گروپ کہا جاتا ہے، کو حرکت میں لا کر اس عمران پر کسی ہوٹل کے مین گیٹ پر تین اطراف سے مشین گنوں سے فائرنگ کروا کر اسے ختم کرا دیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہو گئی تھی"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ ایڈورڈ گروپ نے اسے کنفرم کر دیا تھا"...... چیف نے جواب دیا۔

"لیکن وہ عمران زندہ سلامت موجود ہے"...... چیف سیکرٹری نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"زندہ ہے۔ نہیں سر۔ اس قدر خوفناک فائرنگ کے بعد اس کے زندہ رہنے کا کوئی چانس باقی نہیں رہتا"...... چیف نے کہا۔

"پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ نے باقاعدہ سرکاری طور پر ہم سے جواب طلب کیا ہے کہ ہم نے ان کے شہری علی عمران پر قاتلانہ حملہ کرایا ہے۔ یہ سرکاری لیٹر ملنے پر میں نے سرسلطان سے فون پر خود بات کی اور حیرت کا اظہار کیا کہ انہوں نے کیوں یہ لیٹر

بھجوایا ہے جبکہ کاسٹریا کا ایسے کسی چکر سے کوئی تعلق نہیں ہے تو انہوں نے مجھے تفصیل بتائی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے، چیف نے جو انکوائری کرائی ہے اس کے مطابق ایڈورڈ گروپ کے قنشر نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ تھرڈ پارٹی کے ذریعے یہ مشن انہوں نے بک کیا تھا اور پھر تھرڈ پارٹی کو بھی انہوں نے ٹریس کر لیا اور تھرڈ پارٹی نے انہیں بتایا کہ یہ مشن تمہاری ایجنسی کے گیری نے سرکاری طور پر انہیں دیا تھا۔ چیف سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایسے حالات میں تو واقعی شبہ ہو سکتا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ تھرڈ پارٹی کی اصلیت کوئی جان سکے۔ ہم نے براہ راست تو یہ مشن ایڈورڈ گروپ کو نہیں دیا تھا اور یہ مشن انہیں دیا بھی اسی لئے گیا تھا کہ کاسٹریا اور اس کی سرکاری حیثیت متاثر نہ ہو۔ میں اس بارے میں تحقیقات کروں گا اور اگر یہ درست ہے تو ہم اس کے خلاف دوبارہ کارروائی کرائیں گے"...... چیف نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس عمران کے خلاف یہ کارروائی کیوں کرائی گئی ہے"...... چیف سیکرٹری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جی ہاں۔ کیونکہ"...... چیف نے کہنا شروع کیا اور تفصیل سے وجہ بتا دی۔

"تو آپ کو ابھی تک اصل وجہ کا علم نہیں ہو سکا"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ تو اصل وجہ کچھ اور تھی"...... چیف نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب ان حالات میں اصل وجہ سامنے لائی جانی ضروری ہے تاکہ حالات کو سنبھالا جا سکے۔ جو خام مال حکومت کاسٹریا حکومت گریٹ لینڈ کو فروخت کرتی تھی وہ گریٹ لینڈ سے خفیہ طور پر اسرائیل پہنچا دیا جاتا تھا۔ کیمیائی ہتھیار اسرائیل میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ حکومت کاسٹریا براہ راست اس سلسلے میں ملوث اس لئے نہ ہونا چاہتی تھی کہ کاسٹریا ایک بہت چھوٹا ملک ہے اور بین الاقوامی پابندیوں کا سامنا کرنے کی سکت نہیں رکھتا لیکن اس معاہدے سے اسے انتہائی فائدہ بھی ہو رہا تھا کیونکہ کاسٹریا انتہائی بھاری معاوضے پر یہ خام مال سپلائی کر رہا تھا۔ حکومت اسرائیل گریٹ لینڈ کو اس سے زیادہ معاوضہ دے رہی تھی لیکن گریٹ لینڈ کے حکام کاروباری مزاج کے حامل ہیں۔ انہوں نے کاسٹریا سے بھی کم قیمت پر مال حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا اور اس کے ارد گرد کے ہمسایہ ممالک سے معاہدے کی کوشش شروع کر دی تاکہ وہ کاسٹریا کو بائی پاس کر کے وہاں سے انتہائی سستا خام مال حاصل کر کے اسرائیل پہنچا سکیں۔ ہم نے اپنے طور پر کوشش کی کہ یہ معاہدہ رک جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا تو ہم نے براہ راست اسرائیل حکومت سے بات کی اور اسرائیل حکومت کو جب معلوم ہوا کہ گریٹ لینڈ

پاکیشیا کے ساتھ معاہدہ کر رہا ہے تو انہیں یقین نہ آیا کیونکہ گریٹ لینڈ والوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ پاکیشیا اور اسرائیل کے درمیان کس قدر دشمنی موجود ہے اور اس معاہدے کے سلسلے میں ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا حکومت کے مخبر یہ معلومات حاصل کر لیں کہ یہ خام مال اسرائیل پہنچایا جاتا ہے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً اسرائیل میں ان کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹری کو تلف کرنے کی کارروائی کر سکتی ہے۔ اسرائیل حکومت کو خاص طور پر اس عمران سے خطرہ تھا۔ جب آپ کی ایجنسی نے معاہدے کی کاپی مہیا کر دی تو اس کی ایک کاپی اسرائیلی حکام کو بھجوا دی گئی اور اسرائیلی حکام نے گریٹ لینڈ والوں کو دھمکی دی کہ اگر یہ معاہدہ کینسل نہ کیا گیا تو وہ مال گریٹ لینڈ کی بجائے براہ راست کاسڑیا سے حاصل کرنا شروع کر دیں گے جس پر گریٹ لینڈ کو مجبوراً یہ معاہدہ منسوخ کرنا پڑا۔ اس معاہدے کی منسوخی کے بعد اسرائیل کے حکام مطمئن ہو گئے۔ انہوں نے گریٹ لینڈ پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے ایجنٹ بھیج کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں اور خاص طور پر اس عمران کا، لیکن گریٹ لینڈ نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ گریٹ لینڈ والے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بے حد خوفزدہ تھے جس کے بعد اسرائیل نے ہم پر دباؤ ڈالا کہ ہم یہ کام کریں لیکن ہم نے جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کسی کو بھی علم نہیں۔ ہم نے بھی معذرت کی جس کے بعد

اسرائیلی حکام نے ہم پر دباؤ ڈالا کہ پوری سیکرٹ سروس نہ سہی اس عمران کا خاتمہ بہرحال ضروری ہے ورنہ اسرائیل کی کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹریاں مسلسل خطرے میں رہیں گی۔ چونکہ یہ صرف ایک آدمی کا مسئلہ تھا اور پھر اس آدمی کے بارے میں مواد بھی موجود تھا اس لئے ہم نے یہ پلان بنایا کہ حکومت کاسڑیا اور اسرائیل کے درمیان مزید رفاقت پیدا ہو جائے گی۔ حکومت اسرائیل اس لئے ہم پر دباؤ ڈال رہی تھی کہ حکومت کاسڑیا کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے اور چونکہ ہم یہ خام مال براہ راست اسرائیل نہیں بھجواتے اس لئے پاکیشیا والوں کو کسی صورت بھی اصل بات کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔ ان حالات میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آپ کی ایجنسی کو یہ مشن دیا جائے اور یہ ہدایت بھی کہ حکومت کاسڑیا براہ راست اس میں ملوث نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد آپ کی طرف سے رپورٹ ملی کہ اس عمران کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ اطلاع اسرائیل کو بھجوا دی گئی تو انہوں نے ثبوت طلب کیا لیکن ظاہر ہے ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا جو انہیں دیا جا سکتا۔ آج پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ نے یہ تفصیل مجھے بتائی اور سرکاری طور پر احتجاج کیا تو اسرائیلی حکام کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ شاید انہوں نے ہمارے ہاں اپنے مخبر رکھے ہوئے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ انہیں ساری بات کا تفصیل سے علم تھا۔ حتیٰ کہ سیکرٹری خارجہ پاکیشیا کے فون کی تفصیلات کا بھی علم تھا۔ اس طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ عمران ہلاک نہیں

ہوا۔ البتہ اس پر قاتلانہ حملہ ضرور ہوا ہے۔ اس کے باوجود وہ بچ گیا اور انہوں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ حملہ کس نے کیا ہے۔ چنانچہ اب اسرائیلی حکام نے کہا ہے کہ اب ہمیں ہر صورت میں اس عمران کے خاتمہ کے مشن سے انکار کرنا ہے اور ہم نے مزید کوئی کارروائی نہیں کرنی ورنہ یہ لوگ یہاں کاسٹریا پہنچ جائیں گے اور پھر سب کچھ سامنے آ جائے گا اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ گو آپ کی رپورٹ غلط ثابت ہوئی ہے اور آپ کے خلاف سرکاری طور پر کارروائی ہو سکتی ہے لیکن چونکہ ہم نے اب اس سارے سلسلے سے ہی انکار کرنا ہے اور مزید کوئی کارروائی بھی نہیں کرنی اس لئے آپ خاموش رہیں گے اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا یہ عمران کسی بھی طرح آپ یا آپ کے ایجنٹوں سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے تو آپ نے انکار ہی کرنا ہے"...... چیف سیکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اسرائیلی حکام کیا کریں گے۔ کیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس یا یہ عمران ان کی کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹریوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ بات ان سے کی تھی۔ ان کا جواب حیرت انگیز ہے۔ ان کے مطابق وہ اس عمران کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ عمران ذاتی انتقام لینے کا قائل نہیں ہے اور چونکہ یہ حملہ ذاتی طور پر کیا گیا ہے

اس لئے وہ اس کے خلاف حرکت میں نہیں آئے گا اور اب تک اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس خام مال کے بارے میں کوئی کارروائی نہیں کی تو آئندہ بھی نہیں کریں گے"...... چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر وہ مطمئن ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے"۔ چیف نے کہا۔

"اب آپ ساری صورت حال اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ یا تو آپ اس ایجنٹ کو زبان کھولنے سے روک دیں یا دوسری صورت میں اسے ختم کر دیں۔ یہ آپ پر منحصر ہے۔ بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس عمران کو اصل بات کا علم نہیں ہونا چاہئے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"گیری اور ایون ہمارے انتہائی قیمتی ایجنٹ ہیں۔ میں انہیں کسی صورت ضائع نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی انہیں اصل بات کا علم ہی نہیں ہے۔ جو کچھ آپ نے پہلے مجھے بتایا تھا وہی کچھ انہیں معلوم ہے اس لئے اگر وہ لوگ ان سے ٹکرا بھی گئے تو انہیں اصل بات کا علم ہی نہیں ہو گا اور مجھ تک وہ کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ چیف نے کہا۔

"آپ کا فون نمبر تو انہیں اس تھرڈ پارٹی سے معلوم ہو گیا ہو گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"وہ میرا عام فون نمبر ہے۔ میں اسے ختم کرا دیتا ہوں"۔ چیف

نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔اب آپ جا سکتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو چیف اٹھا اور پھر سلام کر کے مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ ایک لحاظ سے اس کے خلاف کارروائی ہونے کا خطرہ ٹل گیا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

مکمل ناول

ریڈ رنگ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا میں جعلی ادویات سپلائی کرتی تھی۔ ایسی ادویات جس سے لاکھوں مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے تھے۔

مادام ولاڈی جو جڑی بوٹیوں کی بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر تھی مگر یہی مادام ولاڈی ریڈ رنگ کی بھی سربراہ تھی۔ ایک حیرت انگیز دلچسپ اور منفرد کردار۔

مادام ولاڈی جس نے جڑی بوٹیوں کی ریسرچ سے منشیات کی ایک نئی قسم دریافت کر لی جسے ریڈ پلز کا نام دیا گیا۔

ریڈ پلز ایسی تباہ کن منشیات جسے دفاعی ہتھیار کے طور پر دنیا میں پہلی بار استعمال کرنے کی پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے پاکیشیا کو تجربہ گاہ بنایا گیا۔ کیسے؟

پاکیشیا کی سلامتی کے تحفظ کے لئے عمران پوری سیکرٹ سروس سمیت ریڈ رنگ کے خلاف میدان میں کود پڑا اور پھر ایک ہولناک خونریز اور انتہائی تیز رفتار مقابلے کا آغاز ہو گیا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف دو گروپس کی صورت میں علیحدہ علیحدہ میدان عمل میں اتری۔ ان دونوں گروپس کا آپس میں کوئی رابطہ نہ تھا۔ کیوں؟

ڈان جان سابقہ ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ جو اب ریڈ رنگ کا عملی طور پر سربراہ تھا۔ ایک ایسا آدمی جو عمران کی ٹکر کا ایجنٹ تھا۔

صدیقی جس نے اپنی زندگی کی سب سے ہولناک جنگ اکیلے لڑی جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی اس جنگ سے لاتعلق رہے۔ کیوں؟
کیا صدیقی اس جنگ میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا؟

تنویر جس نے اپنی مخصوص فطرت کے مطابق انتہائی تیز رفتار ایکشن سے کام لیتے ہوئے ہر طرف موت کا بازار گرم کر دیا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکا۔

وہ لمحہ جب ڈان جان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں گروپس کو یقینی موت کے حوالے کر دیا۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی ڈان جان کے مقابلے میں بے بس ہو گئے تھے۔ یا؟

وہ لمحہ جب عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب ساتھیوں کے روکنے کے باوجود ڈان جان اور مادام ولاڈی کو معاف کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں؟
کیا عمران کو پاکیشیا کی سلامتی مقصود نہ تھی۔ یا؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر بن گئی۔

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

کاکانہ آئی لینڈ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کاکانہ آئی لینڈ ایک ایسا جزیرہ جس میں ایکریمیا کی خفیہ سائنسی لیبارٹری تھی اور جہاں دنیا کے انتہائی جدید ترین اور خوفناک میزائل کا تجربہ کیا جاتا تھا۔

مادام ریگی حکومت ساڈان کی ایسی سیکرٹ ایجنٹ جو اپنے گروپ کے ساتھ ریڈ بلاسٹ میزائل حاصل کرنا چاہتی تھی۔

ایک ایسا کردار جس کی ذہانت اور کارکردگی کو عمران نے بھی تسلیم کرلیا۔

پنک فورس پاکیشیا کی ایک نئی سیکرٹ ایجنسی جو صرف پانچ لڑکیوں پر مشتمل تھی ایک حیرت انگیز نئی فورس۔

صالحہ پنک فورس کی چیف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ریڈ بلاسٹ کے حصول کا مشن حاصل کرلیا۔ ایک منفرد اور دلچسپ کردار۔

مادام ریکھا کافرستان پاور ایجنسی کی چیف جو پنک فورس کے مقابلے میں میدان میں اتر آئی اور پھر پنک فورس اور مادام ریکھا کے درمیان خوفناک اور جان لیوا مقابلے کا آغاز ہوگیا۔

کاکانہ آئی لینڈ جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے جولیا کی سربراہی میں ٹیم بھجوا دی تاکہ پنک فورس کے مقابل پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کو ثابت کیا جاسکے۔

کاکانہ آئی لینڈ جہاں عمران، ٹائیگر کے ساتھ اپنے طور پر میزائل حاصل کرنے پہنچ گیا۔ کیوں ——— ؟

کاکانہ آئی لینڈ جہاں ایکریمیا کا سیکرٹ ایجنٹ کراؤن، ساڈان کی سیکرٹ ایجنٹ مادام ریگی، کافرستان کی پاور ایجنسی، پاکیشیا کی سیکرٹ سروس، پاکیشیا کی پنک فورس اور پاکیشیا ہی کا علی عمران بیک وقت کام کر رہے تھے۔

- وہ شخصیت جس کی ایکسٹو نے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شمولیت کی منظوری دے دی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک نئے ممبر کا اضافہ ہوگیا۔

وہ شخصیت کون تھی؟

- وہ لمحہ جب عمران نے ایکسٹو کو اس کی سیٹ سے ہٹانے اور اپنے [illegible] ایکسٹو بنانے کا برسرعام اعلان کر دیا۔ کیا وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ کیا ایکسٹو کو علیحدہ کر دیا گیا اور سلیمان ایکسٹو بن گیا؟ ایک حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ سچویشن۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن

حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات

ایک ایسی کہانی جسے بجاطور پر جاسوسی ادب میں ایک شاہکار کا درجہ حاصل ہوگا

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

شیڈاگ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شیڈاگ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو صرف ایٹمی اسلحہ چراتی تھی۔

شیڈاگ جس نے پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چرانے کا منصوبہ بنایا۔

مادام شیری شیڈاگ کی ایسی ایجنٹ جس نے اپنی تیز رفتار کارکردگی کا لوہا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی منوالیا۔

مادام شیری جس نے اس قدر مہارت اور تیز رفتاری سے پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چوری کرلیا کہ عمران اور اس کے ساتھی سنبھل ہی نہ سکے۔

وہ لمحہ جب شیڈاگ کو معلوم ہوا کہ پاکیشیا میں مشن مکمل کرلینے کے باوجود وہ ناکام رہے ہیں۔ کیوں اور کیسے ——— ؟

وہ لمحہ جب شیڈاگ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس، اس کے ہیڈکوارٹر اور علی عمران کے خاتمے کا فیصلہ کرلیا۔

وہ لمحہ جب دانش منزل، رانا ہاؤس، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور علی عمران سب شیڈاگ کے ہاتھوں ریت کے ڈھیر بنتے چلے گئے۔ کیسے؟

شیڈاگ جو اس قدر جدید ترین مشینری اور اسلحے کا بے دریغ استعمال کرتی تھی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ان کا کوئی توڑ ہی موجود نہ تھا۔ پھر کیا ہوا ——— ؟

کیا شیڈاگ اپنے مشن میں کامیاب ہوگئی ——— ؟

کیا دانش منزل تباہ ہوگئی ——— ؟

کیا علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سب شیڈاگ کے ہاتھوں انجام کو پہنچ گئے۔ یا ——— ؟

کیا عمران شیڈاگ کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرسکا ——— ؟

انتہائی تیز رفتار اور نہ ختم ہونے والا مسلسل ایکشن
ریڑھ کی ہڈی میں خون منجمد کردینے والا سسپنس
انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور انوکھے واقعات
ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ثابت ہوگا

شائع ہوگیا ہے
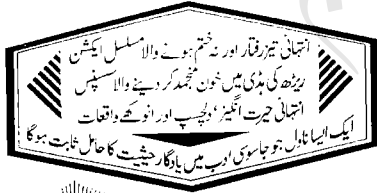
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال ——— یا
——— براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/65 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ٹارک کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دوستی اور حب الوطنی کے درمیان ہونے والی یہ خوفناک جنگ اب تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ ناول پڑھنے کے لئے بے چین ہوں گے لیکن اس سے قبل اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی انتہائی دلچسپی کے حامل ہوتے ہی۔

گوجرانوالہ سے محترمہ ایس نیلم باری لکھتی ہیں۔ "عمران سیریز مجھے بے حد پسند ہے اور میں اسے انتہائی شوق سے پڑھتی ہوں۔ میرا پسندیدہ کردار عمران ہے۔ میں عمران سیریز پر آپ کی لکھی ہوئی تمام کتابیں خریدنا چاہتی ہوں تاکہ میں انہیں بار بار پڑھ بھی سکوں اور انہیں اپنی ذاتی لائبریری میں بھی رکھ سکوں۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں بتائیں گے کہ ایسا کس طرح ممکن ہے اور آئندہ شائع ہونے والی کتب مجھے کس طرح بروقت مل سکتی ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ ایس نیلم باری صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ویسے تو میں صرف ناول لکھتا ہوں۔ چھاپتے یوسف برادرز والے ہیں اس لئے جو معلومات آپ چاہتی ہیں وہ آپ جوابی

لفافہ بھیج کر براہ راست مینجر یوسف برادرز سے معلوم کر سکتی ہیں اور آپ کے علاوہ دیگر قارئین سے بھی میری یہی گذارش ہے کہ اس سلسلے میں اگر انہیں کسی قسم کی بھی معلومات درکار ہوں تو مجھے براہ راست خط لکھنے کی بجائے مینجر یوسف برادرز کے نام خط لکھیں اور ساتھ جوابی لفافہ بھی بھجوادیں تو انہیں مکمل معلومات مل جائیں گی۔ آپ نے چونکہ علیحدہ خط مینجر صاحب کو لکھ دیا تھا اور ساتھ ہی جوابی لفافہ بھی بھجوا دیا تھا اس لئے آپ کو یقیناً اب تک آپ کی تمام مطلوبہ معلومات مل چکی ہوں گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ناولوں کے بارے میں خط ضرور لکھیں گی۔

گدو بیراج سے محمد وسیم حمید اداس لکھتے ہیں۔ " میں آپ کا جیتا جاگتا بوسیدہ قاری ہوں اور آپ سے چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ غلطی ہونے پر عمران ممبران کو خوب ڈانٹتا ہے لیکن جب اس سے غلطی ہوتی ہے تو پھر کیا اس نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے۔ دوسرا سوال ہے کہ جب تمام مخبر تنظیموں کے پاس سیکرٹ سروس کا ریکارڈ موجود ہے تو پھر وہ سیکرٹ کیسے رہ گئی۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ جتنے بھی غصے والے کریکٹر ہیں اور جن کی عمران کے ساتھ نہیں بنتی جیسے مثلاً تنویر، فیاض، کیپٹن حمید وغیرہ یہ سب لڑکیوں کی طرف کیوں راغب ہوتے ہیں۔ اور آخری سوال یہ ہے کہ آپ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی صورتیں تو اچھی بتاتے ہیں جبکہ مجرموں کی صورتیں بڑی بھیانک بتائی جاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے "۔

محترم محمد وسیم حمید اداس صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ چونکہ مستقل اداس رہتے ہیں اس لئے آپ کی اداسی دور کرنے کے لئے میں نے آپ کے تمام سوالات " چند باتیں " میں شامل کر لئے ہیں تاکہ آپ جیتا جاگتا بوسیدہ قاری کی بجائے جیتا جاگتا خوش و خرم قاری بن جائیں۔ جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے تو عمران کو تو ڈانٹ کیا سر پر تڑاتڑ جوتیاں بھی پڑتی رہتی ہیں اس کے باوجود آپ کو شکوہ ہے۔ دوسرے سوال کا جواب آپ کو بھی معلوم ہے کہ کسی بھی تنظیم کے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ہے۔ جہاں بھی ہے صرف عمران کے بارے میں ہی تفصیل ہے اور عمران تو سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے۔ ایسی سروس تو سیکرٹ ہی کہلائی جائے گی۔ آپ کا تیسرا سوال خاصا دلچسپ ہے۔ لیکن تنویر کے بارے میں لکھ کر آپ نے زیادتی کی ہے۔ وہ ویسے بھی بے حد ریزرو رہتا ہے۔ جہاں تک فیاض کا تعلق ہے تو اس کی تو عمران سے گہری چھنتی ہے البتہ کیپٹن حمید کے بارے میں آپ نے درست لکھا ہے کہ وہ صنف نازک کی طرف راغب رہتا ہے لیکن یہ آپ نے کیسے لکھ دیا کہ وہ غصے والا کریکٹر ہے۔ اس نے تو کبھی غصہ نہیں دکھایا۔ طنز و تشنیع کو غصہ تو نہیں کہا جا سکتا اور جہاں تک آخری سوال کا تعلق ہے تو دانشور کہتے ہیں کہ انسانی کردار اور انسانی سوچ کا عکس اس کے چہرے پر بے حد پڑتا ہے۔ اس سے آپ خود سمجھ

جائیں گے کہ آپ کے سوال کا جواب کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب چاروں سوالوں کے جواب تفصیل سے ملنے کے بعد آپ آئندہ اداس نہیں رہیں گے کیونکہ اداسی دراصل چھوت چھات کی طرح ہوتی ہے اس لئے اداسی سے جس قدر جلد ممکن ہو سکے پیچھا چھڑا لینا چاہئے۔

خانقاہ ڈوگراں سے محمد مدثر ثاقب لکھتے ہیں۔ "آپ سرورق پر عورتوں کی تصاویر شائع کر دیتے ہیں جبکہ ان تصویروں کی وجہ سے ہمیں آپ کا ناول پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ اس لئے برائے کرم عورتوں کی تصاویر شائع نہ کیا کریں"۔

محترم محمد مدثر ثاقب صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک سرورق پر عورتوں کی تصویروں کا تعلق ہے تو محترم سرورق پر صرف خواتین کے چہرے ہوتے ہیں جن پر یقیناً کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ البتہ آپ کا خط میں نے پبلشرز صاحبان کو بھجوا دیا ہے۔ اس بات کا فیصلہ انہوں نے کرنا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ملتان سے حسن بشیر خواجہ لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل اور خاموش قاری ہوں۔ آپ کے دو شاندار ناول "راڈکس" اور "پارٹن" پڑھ کر پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ دونوں شاندار ناول لکھنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول کریں۔ البتہ ایک الجھن ہے کہ کیا پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کھلے میدان میں بنی ہوئی ہیں جو انہیں میزائل مار کر تباہ کر دیا جائے گا۔ یقیناً ان کے گرد ریڈ بلاکس کی دیواریں ہوں گی اور دیگر حفاظتی انتظامات بھی ہوں گے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم حسن بشیر خواجہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے ذہن میں جو الجھن ہے وہ دراصل غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ ایٹمی تنصیبات کے گرد واقعی حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں اور یہ انتظامات ایسے ہوتے ہیں جنہیں عام میزائل یا اسلحہ ختم نہیں کر سکتے۔ اسی لئے تو دشمن ممالک ایسے ایسے میزائل خصوصی طور پر ایجاد کرتے ہیں جو ان حفاظتی انتظامات کا خاتمہ کر کے ان تنصیبات کو نقصان پہنچا سکیں۔ اس سے آپ ان میزائلوں کو عام میزائل نہ سمجھ لیا کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

احسان پور شریف ضلع مظفر گڑھ سے محمد جنید سعد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کا طرز تحریر ایسا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم پڑھنے کی بجائے کوئی فلم دیکھ رہے ہوں۔ اس کے علاوہ آپ کے ناولوں میں یکسانیت بھی نہیں ہوتی۔ نئے موضوعات کے ساتھ ساتھ نئے کردار بھی آتے رہتے ہیں اور آپ ہر کردار کی نفسیات اس انداز میں سامنے لاتے ہیں کہ وہ جیتا جاگتا کردار بن جاتا ہے البتہ ایک بات میں نے آپ سے پوچھنی ہے کہ آپ کے ناولوں میں لوگ سر بہت ہلاتے ہیں مثلاً عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا یا صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا وغیرہ وغیرہ۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ سب لقوے کے مریض ہوں۔ امید ہے آپ اس کی ضرور

وضاحت کریں گے"

محترم محمد جنید سعد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ نے کرداروں کے سر ہلانے کے بارے میں لکھا ہے تو آپ نے واقعی دلچسپ پوائنٹ اٹھایا ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ جیتا جاگتا کردار بہرحال سر تو ہلاتا ہی ہے اور آپ نے خود لکھا ہے کہ میرے ناولوں کے کردار جیتے جاگتے کردار لگتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ لقوہ تو ایسی بیماری ہے جس میں چہرہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں سر تو نہیں ہلایا جاتا۔ جہاں تک کرداروں کے سر ہلانے کی بات ہے کہ آپ کبھی اپنے اردگرد موجود افراد کا اس نقطہ نظر سے جائزہ لیں تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ انسان بولتا کم ہے اور سر زیادہ ہلاتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارے کہنے پر کاسٹریا کے چیف سیکرٹری کو نہ صرف سرکاری لیٹر بھجوا دیا تھا بلکہ ان سے میری براہ راست فون پر بات بھی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں وہ ساری تفصیل بتا دی جو تم نے مجھے بتائی تھی لیکن انہوں نے اس ساری کارروائی سے یکسر انکار کر دیا ہے"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ میں سمجھا تھا کہ سارے ہی سیکرٹری ٹائپ کے عہدیدار آپ کی طرح اصول پسند اور سچے ہوں گے لیکن لگتا ہے یہ

اعزاز صرف آپ کو ہی حاصل ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے ان کے لہجے سے ہی سمجھ تو آ گئی تھی کہ وہ دانستہ غلط بیانی کر رہے ہیں لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں "...... سر سلطان نے کہا۔

" اس لئے کہ وہ آپ کی دھمکیوں سے خوفزدہ ہو گئے ہوں گے کہ آپ کا جلال انہیں کہیں جلا کر راکھ نہ کر دے "...... عمران نے جواب دیا۔

" مذاق مت کرو۔ میں واقعی ذہنی طور پر انتہائی الجھن میں ہوں۔ میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ ایسے آدمی نہیں ہیں کہ اس طرح سفید جھوٹ بول دیں اس کے پیچھے لازماً کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی اور دوسری بات یہ کہ تم نے یہ سارا کام مجھ سے کیوں کرایا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے "...... سر سلطان نے کہا۔

" میں نے آپ کی منت اس لئے کی تھی کہ میں چاہتا تھا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمام حالات کا علم ہو گیا ہے اس لئے آئندہ وہ محتاط رہیں گے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم پر قاتلانہ حملے کے پیچھے اصل مقصد کیا تھا۔ کاسٹریا کے ساتھ تو ہماری کوئی دشمنی بھی نہیں اور نہ ہی ہماری طرف سے کاسٹریا کے مفادات کو کوئی خطرہ درپیش تھا"۔

سر سلطان نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ اس معاہدے کی وجہ سے ہوا ہے جو گریٹ لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان ہوا تھا اور جس کی کاپی میں نے آپ سے لے کر کاسٹریا کے ایجنٹ اور اپنے دوست گیری کے حوالے کی تھی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس صورت میں تو انہیں تمہارا مشکور ہونا چاہئے تھا "...... سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک مشکور ہونے کا یہی طریقہ ہو کہ [illegible] ختم کر دیئے جائے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم بتانا نہیں چاہتے۔ ٹھیک ہے۔ میں نے بہرحال تمہیں فون اس لئے کیا تھا کہ تمہیں بتا دوں کہ چیف سیکرٹری کاسٹریا نے کسی بات کو تسلیم نہیں کیا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ اس نے بلیک زیرو کو جولیا اور صالحہ کو کاسٹریا بھیجنے سے منع کر کے زیادتی کی ہے۔ کم از کم یہ تو معلوم ہو جاتا کہ احسان اتارنے کا یہ طریقہ واقعی کاسٹریا میں رائج ہے یا نہیں کہ جو احسان کرے اسے ختم کر دیا جائے تاکہ آئندہ احسان کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا

اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ جوزف نے جو رپورٹ گیری اور اس کے چیف کے بارے میں دی ہے اس میں ان کے فون نمبر بھی بتائے تھے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ بتائے تھے اور میں نے انہیں نوٹ کر لیا تھا"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا فون نمبر ہیں۔ مجھے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آپ انہیں فون کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ انہوں نے یہ کام کیوں کیا ہے۔ ایوں ویسے ہی مجھے آکر کہہ دیتی تو میں اس کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جاتا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اچھا۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے چونکہ جولیا اور صالحہ کو بھیجنے سے منع کر دیا تھا اور میرے ذہن میں الجھن موجود تھی اس لئے میں نے گریٹ لینڈ کے خصوصی ایجنٹ چیمبرلین کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس بارے

میں معلومات حاصل کرے اور پھر مجھے رپورٹ دے۔ اس نے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس کی رپورٹ ویسے تو خاصی طویل ہے لیکن اس کا لب لباب یہ ہے کہ اس سارے کھیل کے پیچھے اسرائیل ہے کیونکہ جس خام مال کا سودا گریٹ لینڈ ہم سے کرنا چاہتا تھا۔ وہ دراصل یہ خام مال اسرائیل کو انتہائی خوفناک کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری کے لئے بھجوا دیتا۔ اسرائیل ان ہتھیاروں کو تیار کر کے انہیں نہ صرف گریٹ لینڈ کو فروخت کرتا بلکہ دیگر سپر پاورز کو بھی یہ ہتھیار خفیہ طور پر فروخت ہو رہے ہیں اور انہیں یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس فیکٹری کے بارے میں علم نہ ہو جائے اس لئے انہوں نے پہلے گریٹ لینڈ سے کہا کہ وہ آپ کو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کر دے لیکن گریٹ لینڈ کے حکام نے انکار کر دیا تو پھر یہ کام کاسٹریا کے ذمے لگایا گیا کیونکہ کاسٹریا کے بارے میں انہیں علم ہے کہ ان کا براہ راست کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے اور کاسٹریا کی ایجنسی ٹارک کے چیف نے یہ کام آپ کے دوست گیری کے ذمے لگایا۔ گیری آپ کے سامنے آتے ہوئے گھبراتا تھا اس لئے اس نے ایڈورڈ گروپ کو آگے کر دیا تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کب ملی ہے یہ رپورٹ تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کل ملی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے مجھے بتایا ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے نہیں بتایا کہ آپ ذاتی انتقام کی وجہ سے توجہ ہی نہیں دیتے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں دانش منزل۔ پھر بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اب اسرائیل کے خلاف کام کریں گے"...... آپریشن روم میں سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کیمیائی ہتھیار تو بڑی بڑی سپر پاورز تیار کرتی ہی رہتی ہیں۔ بظاہر اس پر بین الاقوامی پابندیاں ہیں لیکن کمزور ملک ان پابندیوں کا خیال کرتے ہیں اس لئے اسرائیل بھی اگر یہ ہتھیار بناتا ہے تو بنانے دو"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کا بے اختیار منہ بن گیا اور عمران اس کا منہ بنتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں منہ بنا رہے ہو۔ تمہارا خیال تھا کہ اب میں ٹیم لے کر اسرائیل جاؤں گا اور تم میری عدم موجودگی میں یہاں نقاب پہنے باقی ٹیم پر حکم چلاتے رہو گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"حکم تو میں اب چلا رہا ہوں۔ پھر میں نے کیا چلانا ہے۔ میں تو دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ کے لئے چیک کا بندوبست ہو جائے لیکن اگر آپ خود ہی ایسا نہیں چاہتے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... بلیک

زیرو نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اب واقعی دانش منزل کی دانش کا اثر تم پر مرتب ہونا شروع ہو گیا ہے کہ تم نے اس قدر خوبصورت جواب دیا ہے۔ دیکھو بلیک زیرو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ملک و قوم کے پیسے خرچ ہوتے ہیں اس لئے ایسا نہیں ہے کہ ہم فضول قسم کے مشنز پر نہیں دوڑاتے رہیں اور خرچ کرتے رہیں۔ یہ سروس اس لئے قائم کی گئی ہے کہ ملکی سلامتی کے خلاف سازشوں کا خاتمہ کرے اور کیمیائی ہتھیار بنانے سے نہیں کیا خطرہ ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا بھی ایسے کیمیائی ہتھیار تیار کر رہا ہو گا۔ اگر یقین نہ آئے تو میں ابھی تمہارے سامنے سرداور سے تصدیق کرا دوں۔ پھر اگر ہم ان کی ایک فیکٹری تباہ کر دیں گے تو اس سے کیا ہو گا۔ وہ دوسری فیکٹری لگا لیں گے۔ ہم کب تک ایسا کرتے رہیں گے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار نارمل ہو گیا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"وہ رپورٹ تم نے ٹیپ کی ہو گی۔ وہ ٹیپ مجھے سناؤ"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد گریٹ لینڈ کے خصوصی ایجنٹ چیمبرلین کی دی ہوئی رپورٹ عمران

غور سے سن رہا تھا۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو بلیک زیرو نے بٹن آف کر دیا۔

"چیمبرلین نے واقعی محنت کی ہے۔ اسے خصوصی معاوضہ بھجوا دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ سرخ رنگ کی ڈائری مجھے دو۔ شاید کسی مشن کا سکوپ بن ہی جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے میز کی دراز سے ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر کھولی اور پھر اس کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر بعد اس کا ہاتھ رک گیا اور وہ چند لمحوں تک غور سے صفحے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے کافی دیر تک وہ مسلسل نمبر ڈائل کرتا رہا۔ چونکہ لاؤڈر مستقل طور پر آن رہتا تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"روز فلاور کلب"...... رسیور اٹھنے کی آواز کے ساتھ ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ہاسٹن سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاسٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا فون محفوظ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ آپ کا نام سنتے ہی میں نے اسے محفوظ کر لیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"[illegible] کے بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ وہ کوئی خصوصی کیمیائی ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔ میں اس سلسلے میں کنفرم رپورٹ چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کس قسم کے خصوصی ہتھیار جناب"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"عام کیمیائی ہتھیار تو ہر بڑا ملک خفیہ طور پر بنا رہا ہے لیکن یہ رپورٹ ملی ہے کہ اسرائیل ان دنوں کوئی خصوصی کیمیائی ہتھیار تیار کرا رہا ہے۔ ایسا ہتھیار جسے وہ پاکیشیا کے خلاف استعمال کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"معلوم کرنا پڑے گا سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کب تک معلوم کرانا چاہتے ہیں"...... ہاسٹن نے کہا تو

عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ اگر میں کہوں کہ ابھی بتا دو تو کیا تم بتا سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جناب۔ یہ بات نہیں ہے۔ اگر فوری اس پر کام کرنا ہے تو ظاہر ہے معاوضے زیادہ دینے پڑیں گے"...... ہاسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ تیز رفتاری سے اگر کام کیا جائے تو کتنا وقت لگ جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"کم از کم چار گھنٹے اور معاوضہ دوگنا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاسٹن کا ریکارڈ آپ جانتے تو ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں چار گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کو کیسے خیال آیا کہ ایسا کوئی خصوصی ہتھیار تیار ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس رپورٹ کے بعد اور جو واقعات گزرے ہیں ان سب کو مدنظر رکھا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسرائیل یہ معلوم کر کے انتہائی پریشان ہو گیا ہے کہ پاکیشیا والوں کو اس خام مال کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ اس سے مجھے شک پڑا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسا ہتھیار تیار کر رہے ہوں جو پاکیشیا یا دیگر اسلامی ممالک کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہو اور وہ اسی لئے پریشان ہوں ورنہ عام کیمیائی ہتھیاروں کے لئے انہیں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چار گھنٹے انہوں نے اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے گزار دیئے۔ چار گھنٹوں سے بھی کچھ زیادہ وقت گزار کر عمران نے دوبارہ ہاسٹن کو کال کیا۔

"ہاسٹن بول رہا ہوں پرنس"...... ہاسٹن نے لائن پر آتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ ایسا کوئی خصوصی کیمیائی ہتھیار نہیں بنایا جا رہا۔ البتہ یہ رپورٹ ضرور ملی ہے کہ فاسفیٹ گیس پر مشتمل ایک خصوصی کیمیائی ہتھیار جو انتہائی حد تک تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے، کی فیکٹری اسرائیل خفیہ طور پر کاسٹریا میں لگا رہا ہے۔ ابھی یہ فیکٹری مکمل نہیں ہوئی لیکن اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گی"...... ہاسٹن نے جواب دیا۔

"کیا یہ فیکٹری کاسٹریا کے حکام کی مرضی سے لگائی جا رہی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس پرنس۔ لیکن اسے انتہائی خفیہ رکھا جا رہا ہے اور میں نے

کوشش بھی کی لیکن اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں مل سکی اور کاسٹریا میں میرا کوئی سیٹ اپ بھی نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اسے این لیبارٹری کا کوڈ نام دیا گیا ہے"...... ہاسٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ڈبل معاوضہ تمہیں مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کاسٹریا کی ایجنسی ٹارک کے چیف کا نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک کاپی اٹھا کر اسے کھولا اور پھر نمبر بتا دیا۔ عمران نے پہلے انکوائری سے پاکیشیا سے کاسٹریا کا رابطہ نمبر اور کاسٹریا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی ہی نہ بجی تو عمران نے دوبارہ ٹرائی کی لیکن بے سود اور عمران نے کریڈل دبا دیا۔

"دوسرا نمبر گیری کا بتا دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے دوسرا نمبر بتا دیا تو عمران نے اس بار رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد گیری کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ بات کرنے والا گیری ہی ہے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران تم۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ تم ڈنر پر بھی نہیں

آئے۔ پھر میں نے تمہارے باورچی سلیمان کو فون کر کے تمہارے بارے میں پوچھا لیکن وہ کچھ بتا ہی نہ رہا تھا کہ تم کہاں ہو۔ آخر ویسے ہی چند روز وہاں رہ کر ہم واپس آ گئے"...... دوسری طرف سے گیری نے چونک کر کہا۔

"میں تمہارے خوف سے چھپ گیا تھا کیونکہ میں نے دیکھ لیا تھا کہ تم ایون میں بے حد دلچسپی لے رہے ہو اور میں چونکہ ٹھہرا پرنس چارمنگ اس لئے میں نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ دوست کے دل میں بال آ جائے اور ایون صاحبہ مستقل طور پر پاکیشیا میں رہنے کا فیصلہ کر لیں"...... عمران نے جواب دیا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم اصل بات چھپا رہے ہو عمران۔ سچ سچ بتاؤ کہ تم نے ہمیں کیوں نظرانداز کیا"...... گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل بات یہی تھی جو میں نے بتائی ہے اور پھر خوف اس قدر بڑھا کہ مجھے ہسپتال داخل ہونا پڑ گیا۔ اب البتہ تم سے ایک کام آن پڑا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم میری طرح ہسپتال نہیں پہنچ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا یہ مذاق ہے یا سنجیدگی سے کہہ رہے ہو کہ تم ہسپتال میں رہے ہو۔ تمہارے ملازم سلیمان نے تو کوئی بات ہی نہیں بتائی"...... گیری نے بڑے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سلیمان ایسی باتوں پر دھیان ہی نہیں دیا کرتا۔ بہرحال اب

بتاؤ کہ تمہارا گلہ شکوہ اگر دور ہو گیا ہو تو میں کچھ عرض کروں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں۔ مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ یقین کرو مجھے تمہاری مدد کر کے بے حد خوشی ہو گی"...... گیری نے کہا۔

"اسرائیل نے ایک انتہائی خطرناک کیمیائی ہتھیار جسے فاسفیٹ کہا جاتا ہے کی خفیہ فیکٹری کاسٹریا میں بنا رکھی ہے۔ تم سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو اور کاسٹریا تمہارا اپنا ملک ہے۔ کیا تم اس سلسلے میں معلومات مہیا کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اسرائیل کی فیکٹری اور کاسٹریا میں۔ اوہ نہیں عمران۔ کاسٹریا کے تعلقات اسرائیل سے بے حد گہرے ضرور ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ خطرناک کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹری اسرائیل یہاں کاسٹریا میں بنا سکے۔ تمہیں جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے اور اگر ہے بھی سہی تو تمہیں اس میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... گیری نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اس کی الجھن پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ ہتھیار پاکیشیا اور دیگر مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنے کے لئے بنائے جا رہے ہیں اور یہ بات بہرحال حتمی ہے کہ یہ فیکٹری کاسٹریا میں بنائی جا رہی ہے۔ اگر تم مدد نہیں کر سکتے یا اگر تمہاری کوئی سرکاری مجبوری ہے تو کھل کر بتاؤ۔ پھر میں خود ہی اپنا راستہ تلاش کر لوں گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر یہ فیکٹری واقعی یہاں بنائی جا رہی ہے عمران تو ظاہر ہے حکومت کاسٹریا کی اجازت سے ہی بنائی جا رہی ہو گی اور یقیناً کاسٹریا کے مفاد میں اس کی اجازت دی گئی ہو گی اس لئے بحیثیت سرکاری ملازم اور کاسٹریا کا باشندہ ہونے کے میں اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... گیری نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ کھل کر بتا دیا۔ ویسے ایون سے بھی پوچھ لینا۔ بہرحال اب مجھے تو وہاں آنا پڑے گا اور یہ بات بتا دوں کہ جس طرح تم نے کاسٹریا کے مفاد میں مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے اس طرح میں بھی پاکیشیا اور مسلم ممالک کے مفاد میں دوستی نہیں دیکھا کرتا۔ میں ذاتی انتقام تو نہیں لیا کرتا لیکن اپنے ملک میں کروڑوں عوام کو ہلاکت سے بچانے کے لئے تم اور تمہاری ایون بھی اگر میرے راستے میں آئی تو میں لحاظ نہیں کروں گا۔ بے شک اپنے چیف کو اطلاع دے دینا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کھل کر گیری کو بتا دیتے کہ اس نے دوستی کی آڑ میں یہ گھٹیا کھیل کھیلا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو لطف اشارے کنائے میں ہوتا ہے وہ کھل کر بات کرنے میں نہیں آتا۔ گیری کو بہرحال معلوم ہو گیا ہے کہ میں اس سارے معاملے سے باخبر ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب آپ اس فیکٹری کے خلاف کام کریں گے"...... بلیک

زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے اب یہ مشن فوری طور پر مکمل کرنا ہوگا ورنہ پاکیشیا اور مسلم ممالک اس خوفناک ہتھیار کی زد میں رہیں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا ہاسٹن کی اطلاع حتمی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ غلط بات منہ سے نہیں نکالتا۔ اس نے پہلے کنفرم کیا ہوگا پھر بات کی ہوگی اور ویسے بھی اس سارے کھیل کا اب تک پس منظر اور مقصد سمجھ میں نہیں آ رہا تھا لیکن اب ہاسٹن کی اس اطلاع کے بعد دھواں چھٹ گیا ہے۔ اسرائیل اس فیکٹری کو مستقبل میں محفوظ رکھنے کے لئے مجھے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ فیکٹری تو وہ دوبارہ بھی بنا سکتا ہے۔ ہمیں اس فارمولے اور ان سائنس دانوں کا خاتمہ کرنا ہوگا جو یہ ہتھیار بنا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیمیائی ہتھیاروں کا فارمولا عام طور پر ایک ہی ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ اس میں کس ٹائپ کا کیمیائی مادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کا فارمولا اہم نہیں ہوتا۔ اس کو تیار کرنے کی مشینری اور اس کا سیٹ اپ اہم ہوتا ہے اور اس مشینری اور اس سیٹ اپ پر اس قدر کثیر دولت خرچ ہوتی ہے اور اس کی مشینری اس قدر پیچیدہ

ہوتی ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں اس قدر محنت اور اخراجات نہیں آتے جتنے ان کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری میں آتے ہیں اس لئے فیکٹری کی تباہی کے بعد طویل عرصے تک اسرائیل اس قابل نہیں رہے گا کہ دوبارہ فیکٹری لگا سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ فاسفیٹ کوئی خاص کیمیکل ہے کہ اس کا نام سنتے ہی آپ اس مشن پر تیار ہو گئے ہیں ورنہ پہلے آپ کا کہنا تھا کہ کیمیائی ہتھیار تو سب ممالک تیار کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ فاسفیٹ انتہائی خطرناک کیمیکل ہے۔ اس کیمیکل کی خاصیت ہے کہ اس کی معمولی سی مقدار بھی اگر عام فضا میں تحلیل کر دی جائے تو یہ فضا کو اس قدر زہریلا کر دیتی ہے کہ اس فضا میں سانس لینے والے تمام جانداروں کے خون کے خلیات پھٹ جاتے ہیں اور ان جانداروں کی صرف موت ہی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ موت انتہائی عبرتناک بھی ہوتی ہے۔ بس یوں سمجھو کہ انسان کئی گھنٹوں تک اس طرح تڑپتا رہتا ہے کہ جیسے مچھلی کو پانی سے نکال کر چھوڑا جائے تو وہ تڑپتی ہے۔ اس کا پورا جسم پھٹ جاتا ہے۔ انتہائی عبرتناک موت ہوتی ہے۔ اس کیمیکل میں یہ قدرتی خاصیت ہے کہ یہ ہوا میں شامل نہیں ہو سکتا لیکن یہ ہوا سے بہت بھاری ہوتا ہے اس لئے اس سے کوئی ہتھیار تیار نہیں ہوتا مگر اب جدید ترین ریسرچ کے مطابق اس کیمیکل کو اس قدر پریسڈ کرنے کا طریقہ معلوم

کر لیا گیا ہے کہ جب یہ گیس میں تبدیل ہوتا ہے تو یہ گیس ہوا میں شامل ہو جاتی ہے۔ کیمیائی ہتھیاروں کی بنیادی تھیوری بھی یہی ہوتی ہے کہ اس کو پریسڈ حالت میں کسی میزائل یا بم میں بند کر دیا جاتا ہے اور جب یہ بم یا میزائل پھٹتا ہے تو یہ پریسڈ کیمیائی مادہ گیس میں تبدیل ہو کر فضا میں پھیل جاتا ہے۔ مجھے ہاسٹن کی بات پر اس لئے یقین آ گیا تھا کہ چار پانچ سال پہلے فاسفیٹ پر ایک تحقیقاتی مقالے میں بتایا گیا تھا کہ ایکریمیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر نارڈے نے فاسفیٹ کو پریسڈ کر کے گیس میں تبدیل کرنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے اور یہ سائنس دان یہودی نژاد ہے اس لئے لامحالہ اس ڈاکٹر نارڈے کی خدمات اسرائیل نے حاصل کی ہوں گی"۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کاسٹریا میں اسرائیل کی ایک کیمیائی ہتھیار تیار کرنے والی فیکٹری کو تباہ کرنے کا مشن درپیش ہے۔ عمران چونکہ ابھی فیلڈ میں کام کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے وہ تمہاری ٹیم میں شامل ضرور ہو گا لیکن اس بار ٹیم لیڈر تم خود ہو گی۔ عمران تم سے مکمل تعاون

کرنے کا پابند ہو گا لیکن وہ صرف وہاں فیکٹری ٹریس کرنے میں تمہاری مدد کرے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس فیکٹری کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے تباہ کر دیا جائے اس لئے اس مشن پر تمہیں فل ایکشن کرنا ہو گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو الرٹ کر دو۔ تم کل کسی بھی وقت روانہ ہو جاؤ گے۔ باقی بریفنگ عمران خود دے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

گیری اپنے آفس میں آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایون اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے"...... ایون نے گیری کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بہت بڑا حادثہ"...... گیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو ایون کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا ہے"...... ایون نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی پاکیشیا سے علی عمران کا فون آیا ہے"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران کا فون۔ یہاں۔ اسے یہاں کا فون نمبر کیسے معلوم ہو

گیا۔ یہ تو آفس ہے تمہارا۔ یہاں کا نمبر تو خفیہ ہے"...... ایون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کے لئے دنیا کی کوئی چیز خفیہ نہیں ہوتی"...... گیری نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اگر فون آیا بھی ہے تو پھر اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ وہ دشمن نہیں ہے۔ وہ تمہارا دوست ہے اور دوست دوستوں کو فون کرتے ہی رہتے ہیں"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گیری نے عمران سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ تو تم اس لئے پریشان ہو کہ عمران کو علم ہو گیا ہے کہ تم نے دوست بن کر اس پر بالواسطہ قاتلانہ حملہ کرایا ہے۔ تو کیا ہوا۔ ایجنسی کے کاموں میں ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے"...... ایون نے کہا۔

"میں اس لئے پریشان نہیں ہوں بلکہ اس لئے پریشان ہوں کہ اسرائیل کی یہاں کاسٹریا میں کوئی خفیہ فیکٹری تیار ہو رہی ہے اور ہم سے بھی چیف نے یہ بات چھپائی ہے اور اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً اس فیکٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر یہاں آئے گی اور ہمیں اس فیکٹری کا علم تک نہیں ہے"...... گیری نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ بات عمران نے تمہیں پریشان کرنے کے لئے کی ہے۔ کم از کم چیف ہم سے ایسی بات نہیں چھپا سکتا اور اسے چھپانے کی ضرورت بھی نہیں تھی"...... ایون نے کہا۔

"نہیں۔ عمران اول تو غلط بات نہیں کرتا۔ دوسری بات یہ کہ اب تک جو کچھ ہوا ہے اور ہمیں جس انداز میں مشن دیا گیا ہے اس کا کوئی مقصد سامنے نہیں تھا اور جو مقصد بتایا گیا وہ بہرحال حلق سے نہ اترتا تھا لیکن اب اس فیکٹری کا سن کر گرد بیٹھ گئی ہے اور اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ پہلے اس گریٹ لینڈ کے افسر کو ختم کرانے اور پھر اس عمران کو ختم کرانے کا اصل مقصد کیا تھا"...... گیری نے کہا۔

"میں تمہاری بات نہیں سمجھی"...... ایون نے کہا۔

"اسرائیل کاسٹریا میں ایسی خفیہ فیکٹری لگا رہا ہے تو ظاہر ہے اس کی اجازت دیتے ہوئے کاسٹریا نے اپنے مفادات حاصل کئے ہوں گے۔ پھر گریٹ لینڈ نے پاکیشیا سے کیمیکل کا سودا کرنے کا خفیہ معاہدہ کیا تو کاسٹریا کو تشویش ہوئی کہ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل یہ فیکٹری گریٹ لینڈ شفٹ کر دے۔ اس طرح کاسٹریا کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پھر معاہدہ ہو گیا تو لازماً یہ معاہدہ اسرائیل کو دکھایا گیا تو اسرائیل اس لئے چونک پڑا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں اگر کیمیائی ہتھیار بنانے والی بات آ گئی اور پھر اس کو معلوم ہو گیا کہ کاسٹریا کے ایجنٹوں نے گریٹ لینڈ کے افسر کو ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے تو لامحالہ اسرائیل کو خطرہ پیدا ہو گیا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کاسٹریا کے خلاف کام کرے گی اور اسے یہاں بنائی جانے والی فیکٹری کا علم ہو سکتا ہے اور چونکہ سب جانتے

ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل روح رواں عمران ہے اس لئے انہوں نے عمران کو ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا لیکن یہ پروگرام ناکام ہو گیا تو اسرائیل اس لئے خاموش ہو گیا ہو گا کہ عمران اپنے ذاتی انتقام کے لئے کام نہیں کرتا۔ اس طرح اب عمران کاسٹریا نہیں آئے گا"...... گیری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا تجزیہ درست ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کاسٹریا حکومت کو اس فیکٹری کا علم ہی نہ ہو"...... ایون نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ اتنی بڑی اور اہم فیکٹری حکومت کے مخبروں سے کیسے چھپ سکتی ہے اور پھر کاسٹریا اور اسرائیل میں جس قدر گہرے تعلقات ہیں اس کے تحت بھی یہ بات یقینی ہے کہ کاسٹریا کی رضامندی اس میں شامل ہو گی"...... گیری نے کہا۔

"پھر تو واقعی پریشانی کی بات ہے۔ تم یہ تفصیل چیف کو بتا دو۔ پھر چیف جو مناسب سمجھے گا کرے گا"...... ایون نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے"...... گیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گیری بول رہا ہوں چیف"...... گیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... چیف نے جواب دیا تو گیری نے عمران کی طرف سے کال آنے اور عمران سے ہونے والی تمام بات چیت لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"اوہ۔ یہ تو ہمارے لئے بھی انکشاف ہے۔ نہیں ایسا ممکن نہیں ہے ورنہ کم از کم مجھ سے یہ بات نہ چھپائی جاتی بلکہ اس فیکٹری کی حفاظت کی ذمہ داری ہماری ایجنسی کو ہی سونپی جاتی۔ ہو سکتا ہے کہ عمران نے ایسی فضول بات کر کے تمہیں صرف پریشان کیا ہو"۔ چیف نے کہا۔

"عمران کو میں اچھی طرح جانتا ہوں چیف۔ وہ اس طرح کے چکروں میں نہیں پڑتا اس لئے یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ یہاں ایسی فیکٹری ہے یا بنائی جا رہی ہے"...... گیری نے کہا۔

"میں چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں۔ پھر میں تمہیں کال کروں گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گیری نے رسیور رکھ دیا۔

"کاش۔ عمران کے مقابل یہاں ہمیں آنے دیا جائے"...... ایون نے کہا تو گیری بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"...... گیری نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ کہنا تو کچھ اور چاہتا ہو لیکن پھر اس نے ارادہ بدل کر دوسری بات کر دی ہو۔ گیری نے الماری سے شراب کی بوتل اور دو جام اٹھائے اور پھر وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد فون

کی گھنٹی بج اٹھی تو گیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"گیری بول رہا ہوں"...... گیری نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ تم چیف سیکرٹری صاحب کے آفس پہنچ جاؤ۔ وہ تم سے براہ راست وہ تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"ایون میرے ساتھ موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو وہ بھی ساتھ آ جائے"...... گیری نے کہا۔

"کوئی حرج نہیں۔ اسے بھی ساتھ لے آؤ"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گیری نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چیف سیکرٹری کے آفس کے ساتھ بنے ہوئے گیسٹ روم میں موجود تھے۔ چیف بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ چیف سیکرٹری صاحب کسی ضروری میٹنگ میں موجود تھے اس لئے انہیں وہاں بٹھایا گیا تھا۔

"چیف۔ کیا چیف سیکرٹری صاحب کو معلوم ہے کہ ایسی کوئی فیکٹری یہاں بنائی جا رہی ہے یا کام کر رہی ہے"...... گیری نے کہا۔

"یہ اب معلوم ہو گا۔ میں نے جب انہیں تفصیل بتائی تو انہوں نے حکم دیا کہ میں تمہیں ساتھ لے کر ان کے آفس آ جاؤں تاکہ وہ خود تم سے تفصیل معلوم کر سکیں"...... چیف نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چیف۔ اگر یہ اسرائیلی فیکٹری یہاں موجود ہے تو پھر اس کی

حفاظت بھی اسرائیلی ایجنٹ ہی کر رہے ہوں گے"...... ایون نے کہا۔

"دیکھو۔ اب اصل بات سامنے آئے گی تو معلوم ہو گا"۔ چیف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد چیف سیکرٹری کا پرسنل سیکرٹری اندر داخل ہوا۔

"آپ کو صاحب نے یاد کیا ہے۔ آیئے"...... پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چیف سیکرٹری کے آفس سے ملحقہ ان کے خصوصی کمرے میں موجود تھے اور پھر چیف سیکرٹری کے پوچھنے پر گیری نے ایک بار پھر عمران سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"مجھے حیرت ہے کہ یہاں سے لاکھوں میل دور بیٹھے ہوئے اس عمران کو آخر اس ٹاپ سیکرٹ کا کیسے علم ہو گیا جبکہ اس کو انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا اور سوائے یہاں کے چند خاص حکام کے جن میں میرا بھی شمار ہے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو گیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے جناب کہ واقعی ایسی فیکٹری یہاں بنائی جا رہی ہے یا کام کر رہی ہے"...... چیف نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جب یہ بات کھل گئی ہے تو اب اسے چھپانے کا کوئی

فائدہ نہیں ہے۔ میں نے اسرائیلی حکام سے بات کی ہے۔ وہ بھی یہ سن کر بے حد پریشان ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ابھی فیکٹری تیار ہو رہی ہے۔ اس میں مشینری نصب ہو رہی ہے۔ چونکہ تقریباً نوے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اس لئے اب فوری طور پر اسے کسی اور جگہ منتقل بھی نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ یہ انتہائی خوفناک کیمیائی ہتھیار بنانے کی فیکٹری ہے جس پر بین الاقوامی پابندیاں نافذ ہیں اس لئے وہ اسے اوپن بھی نہیں کرنا چاہتے اس لئے آخری چارہ کے طور پر انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دو ہفتوں تک روک سکیں تو وہ اسے کاسڑیا میں ہی کسی دوسری جگہ منتقل کر دیں گے اور میں نے یہ مشن لے لیا ہے کیونکہ اس میں کاسڑیا کا مفاد بھی شامل ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ عمران دوسری جگہ کو بھی ٹریس کر لے گا"...... گیری نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اگر وہ ایک جگہ کو ٹریس کر سکتا ہے تو دوسری جگہ کو بھی ٹریس کر سکتا ہے حالانکہ سچ بات یہ ہے کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں ہے کہ اسرائیل کی یہ فیکٹری کہاں ہے۔ حتیٰ کہ پرائم منسٹر صاحب کو بھی اس کا علم نہیں ہے کیونکہ جو مشینری اس میں نصب ہو رہی ہے وہ بڑی مشینری نہیں ہے بلکہ چھوٹے سائز کی مشینری ہے جسے عام مشینری کے ساتھ لاد کر یہاں لایا جاتا ہے اور پھر وہ خفیہ سپاٹ پر پہنچ جاتی ہے اس لئے میں نے تو

اسرائیلی حکام کو یہ بھی کہا ہے کہ وہ اس بارے میں فکر مند نہ ہوں لیکن وہ لوگ اس عمران کو مافوق الفطرت سمجھتے ہیں۔ انہیں مکمل یقین ہے کہ وہ اس فیکٹری کو ٹریس کر لے گا اور اس مشینری کو وہ بہر حال ضائع ہونے سے بچانا چاہتے ہیں کیونکہ ان پر اربوں ڈالر لاگت آ چکی ہے اور اگر یہ تباہ ہو گئی تو پھر اسرائیل میں ہمت نہیں ہے کہ وہ اس جیسی دوسری فیکٹری تیار کر سکے اس لئے وہ اسے کسی اور جگہ منتقل کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ گو انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اسے کاسٹریا کے کسی دوسرے مقام پر شفٹ کر دیں گے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا بلکہ وہ اسے کسی اور ملک لے جائیں گے۔ اس طرح کاسٹریا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ گو اسرائیلیوں نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کی بات کی ہے کیونکہ انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ہم ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے لیکن انہوں نے یہ مشن اس لئے ہمیں دیا ہے کہ ہم ان کے خاتمے کے مشن پر کام کریں گے اور اگر یہ لوگ ختم ہو جاتے ہیں تو پھر اسرائیل کاسٹریا سے یہ فیکٹری شفٹ نہیں کرے گا اور کاسٹریا کے مفادات محفوظ رہیں گے"...... چیف سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ نے درست سوچا ہے"...... چیف نے کہا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ کام کون کرے گا۔ تمہاری ایجنسی پہلے ہی اس مشن میں ناکام ہو چکی ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ایسا اس لئے ہوا تھا جناب کہ وہ ان کا اپنا ملک تھا۔ یہ ہمارا اپنا

ملک ہے۔ یہاں ہم کامیاب رہیں گے"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ کر جواب دو۔ اگر تم اور تمہاری ایجنسی ناکام ہو گئی تو نہ صرف تمہارا کورٹ مارشل ہو گا بلکہ تمہارے ان ایجنٹوں کو بھی موت کی سزا دے دی جائے گی اور اگر تم کامیاب ہو گئے تو نہ صرف تمہیں خصوصی انعامات ملیں گے بلکہ کاسٹریا کا سب سے بڑا اعزاز بھی تمہیں دیا جائے گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے سوچ لیا ہے۔ یہ مشن میرے لئے چیلنج ہو گا اور اس چیلنج میں بہر حال میں ہی کامیاب رہوں گا"...... چیف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ مجھے بہر حال کامیابی کی خبر ملنی چاہئے"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چیف کے آفس میں موجود تھے۔

"تم نے سن لی ساری بات۔ اب بتاؤ کہ تم اس مشن پر کام کرنا چاہتے ہو یا نہیں۔ کھل کر بات کرو۔ اب یہ مشن ہمارے لئے زندگی اور موت کا مشن بن چکا ہے"...... چیف نے گیری اور ایون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ بہتر ہوتا کہ یہ مشن آپ نہ لیتے۔ چیف سیکرٹری صاحب کسی اور ایجنسی کو یہ مشن دے دیتے۔ اس طرح آپ ناکامی سے بچ جاتے کیونکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف

یہاں کام کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ لوگ اس قدر تیزی، ذہانت اور پھرتی سے کام کرتے ہیں اور اس طرح معلومات حاصل کر لیتے ہیں کہ وہ انسان کی بجائے مافوق الفطرت لگتے ہیں"...... گیری نے کہا تو چیف کے ساتھ ساتھ گیری کے قریب بیٹھی ہوئی ایون بھی بے اختیار چونک پڑی۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ تم اس مشن پر کام نہیں کرنا چاہتے"...... چیف نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں اس مشن پر کام کروں گی چیف"...... ایون نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے یقیناً گیری پر غصہ آ رہا تھا۔

" نہیں۔ تم اکیلی اس مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ گیری۔ اب جب تک اس مشن کا کوئی فیصلہ نہ ہو جائے تم ایجنسی سے فارغ ہو۔ تمہیں اب کاسٹریا چھوڑ کر ایکریمیا جانا ہو گا"...... چیف نے کہا تو گیری بے اختیار چونک پڑا۔

" میں نے مشن پر کام کرنے سے تو انکار نہیں کیا چیف"۔ گیری نے کہا۔

" نہیں۔ پہلے بھی تم نے خود مشن مکمل کرنے کی بجائے ایڈور گروپ کو آگے کر دیا تھا اور اب بھی جو کچھ تم نے کہا ہے اس کے بع یہ مشن تمہیں نہیں دیا جا سکتا اور چونکہ عمران تمہارا دوست ہے اد اسے معلوم ہے کہ تم ٹارک کے لئے کام کرتے ہو اس لئے لامحالہ اس نے تمہیں ٹریس کرنا ہے اور پھر تمہارے ذریعے وہ مجھ تک پہنچ

جائے گا۔ میں اس لئے تمہیں باہر بھیج رہا ہوں کہ میں تمہیں ضائع نہیں کرنا چاہتا ورنہ اس مشن کی خاطر میں تمہارے ڈیتھ آرڈر بھی جاری کر سکتا تھا اور میرا یہ فیصلہ حتمی ہے"...... چیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایون۔ چونکہ تم سے بھی وہ عمران مل چکا ہے اس لئے یہ مشن یکسر تمہارے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تم چاہو تو تم بھی گیری کے ساتھ ایکریمیا جا سکتی ہو اور اگر نہ چاہو تو پھر تمہیں انڈر گراؤنڈ رہنا پڑے گا"...... چیف نے کہا۔

" چیف۔ میں یہیں رہوں گی اور مشن پر بھی کام کروں گی چاہے آپ مشن کسی اور کو دے دیں لیکن میں بہرحال اس پر کام کروں گی اور چیف آپ تک وہ لوگ پہنچ بھی نہیں سکتے"...... ایون نے کہا۔

" نہیں۔ میں اب ہیڈ آفس چھوڑ کر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں گا اور صرف سپیشل فون پر رابطہ رکھوں گا"...... چیف نے کہا۔

" تو پھر مجھے باہر جانے کی کیا ضرورت ہے چیف"...... گیری نے کہا۔

" لیکن تم اور ایون اس عمران کا ڈائریکٹ ٹارگٹ ہو گے"۔ چیف نے کہا۔

" چیف اگر آپ ناراض نہ ہو تو میں کھل کر بات کروں"۔ گیری

نے کہا۔

"ہاں۔بولو"...... چیف نے چونک کر کہا۔

"چیف آپ کو بھی اس فیکٹری کا علم نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب کو بھی نہیں ہوگا کیونکہ اسرائیلی حکام ایسے معاملات کو اپنے آپ سے بھی خفیہ رکھتے ہیں۔جہاں تک عمران کا تعلق ہے تو میں اسے جانتا ہوں۔اس کا ٹارگٹ صرف وہ فیکٹری ہو گی۔نہ میں ہوں گا، نہ آپ اور نہ ہی ایون ہو گی۔اسے صرف یہ یقین دلانا ہو گا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے بارے میں نہیں جانتا اور چونکہ ہم سچ بولیں گے اس لئے وہ ہم پر یقین کر لے گا۔لیکن عمران کو معلومات کے ایسے وسیع ذرائع حاصل ہیں کہ وہ اس فیکٹری کو خود ہی ٹریس کر لے گا۔اب بھی آپ دیکھیں کہ ہمیں اور آپ کو بھی اس بارے میں علم نہ تھا اور چیف سیکرٹری صاحب کے بقول ان سمیت صرف چند افراد کو اس کا علم تھا لیکن عمران نے کاسٹریا آئے بغیر اس بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔یقیناً اس نے یہ معلومات اسرائیل سے حاصل کی ہوں گی اور اب بھی وہ ایسے ہی کرے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں کہیں جانے یا چھپنے کی ضرورت نہیں ہے۔البتہ آپ انڈر گراؤنڈ ضرور ہو جائیں۔ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ آپ چونکہ ایجنسی کے چیف ہیں اس لئے آپ کو اس کا علم ہو گا"...... گیری نے کہا۔

"تمہاری بات سمجھ میں آتی ہے گیری۔میں نے بھی ایکریمیا کی

ایجنسیوں سے جو رپورٹ حاصل کی ہے اس کے مطابق یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں لیکن میں بہرحال پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا تھا ورنہ میں اور میری ایجنسی حکومت کی نظروں میں گر جاتی۔ہم نے یہ مشن بہرحال کامیاب کرنا ہے۔جس طرح بھی ہو۔میرا خیال ہے کہ میں گریفن کو یہ مشن دے دوں۔گریفن ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا بہترین فیلڈ ایجنٹ بھی رہا ہے اور اس کا سیکشن بھی انتہائی منظم ہے اور پھر اس کے کاسٹریا کے زیر زمین غنڈوں سے بھی تعلقات ہیں۔ان کی مدد سے وہ پورے دارالحکومت میں موت کے جال بچھا سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔آپ کی بات درست ہے۔میں اس کی تائید کرتی ہوں اور میں گریفن کے ساتھ مل کر کام کروں گی"...... ایون نے فوراً ہی کہا۔

"آخر تم کیوں اس مشن پر کام کرنے کے لئے بضد ہو۔کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔میں گیری کا داغ دھونا چاہتی ہوں۔میرے نزدیک گیری نے پہلے بھی بزدلی سے کام لیا تھا اور اب بھی بزدلی سے کام لے رہا ہے۔مجھے معلوم ہے کہ گیری کام کرنے پر آجائے تو وہ گریفن سے بھی زیادہ آسانی سے کامیاب ہو سکتا ہے لیکن اس کے اعصاب اور اس کے ذہن پر عمران کا خوف مسلط ہو چکا ہے اور میں چونکہ گیری کی ساتھی ہوں اس لئے میں یہ داغ دھونا چاہتی ہوں"...... ایون نے

بڑے تیز سے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہیں اور تم گیری سے ہٹ کر بھی کام کر سکتی ہو۔ تمہارا اپنا سیکشن بھی ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گریفن اپنے طور پر کام کرے اور تم اپنے طور پر کام کرو۔ اس طرح دو طرفہ دباؤ سے کام آسانی سے اور حتمی طور پر ہو جائے گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ دیکھیں گے کہ میں کیسے کامیاب ہوتی ہوں"۔ ایون نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتی ہو اور گیری چونکہ اب ایون نے کام کرنا ہے اس لئے اب تمہیں ایکریمیا جانا ہو گا۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... گیری نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے چیف کو سلام کیا اور اکٹھے ہی آفس سے باہر آ گئے۔

"مجھے تم سے یہ امید نہ تھی گیری کہ تم اس طرح بزدلی کا مظاہرہ کرو گے"...... ایون نے آفس سے باہر نکلتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کوئی بزدلی نہیں دکھائی اور نہ میں نے انکار کیا ہے۔ البتہ میں نے حقائق بتائے تھے جسے چیف دوسری طرف لے گیا اور ویسے بھی یہ فیکٹری اسرائیل کی ہے کاسٹریا کی نہیں اس لئے اس فیکٹری کی خاطر میں اپنی جان نہیں دینا چاہتا۔ جہاں تک تمہارا تعلق

ہے تو میں تمہیں ضرور یہ مشورہ دوں گا کہ جب بھی تم عمران کے قابو میں آ جاؤ اور وہ تمہیں ہلاک کرنے لگے تو تم اسے یہ ضرور بتا دینا کہ تم گیری کی منگیتر ہو۔ مجھے یقین ہے کہ عمران تمہیں زندہ چھوڑ دے گا"...... گیری نے کہا۔

"پھر وہی بزدلی کی باتیں۔ نانسنس۔ تم دیکھنا کہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر کرتی ہوں"...... ایون نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو گیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ سا ہو گیا تھا اور پھر وہ دونوں پورچ میں پہنچ کر اپنی کار میں بیٹھ گئے۔

"مجھے میرے آفس ڈراپ کر دینا"...... ایون نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاسٹریا کے ہمسایہ ملک سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب پاکیشیا سے پہلے ایکریمیا گئے تھے اور پھر وہاں سے میک اپ میں اور نئے کاغذات کی بنا پر وہ ایکریمیا سے یہاں سلاکیہ پہنچ گئے تھے۔ وہ سب اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان سب کے پاس سیاحت کے کاغذات تھے۔ ایسے کاغذات جنہیں بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا جاتا تھا۔

"چیف نے اس بار مجھے لیڈر بنایا ہے لیکن تم اس طرح کام کر رہے ہو جس طرح تم ہی لیڈر ہو"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے جسے تباہ کرنے کا مشن لے کر تم پاکیشیا سے نکلی ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ یہ کاسٹریا میں ہے اس لئے کاسٹریا

جا کر ہی اس بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہاں بیٹھ کر تو نہیں ہو سکتیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"وہاں تم کیسے اور کہاں سے معلومات حاصل کرو گی"۔ عمران نے کہا۔

"یہ ہمارا کام ہے اور ہم کر لیں گے۔ ویسے چیف نے کہا تھا کہ تمہیں اس لئے ساتھ بھیجا جا رہا ہے کہ تم اسے ٹریس کرو گے اور ہم مشن مکمل کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اسی ٹریسنگ کے چکر میں تو کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ڈولتا پھر رہا ہوں۔ میری بات سنو۔ تم نے شاید اس مشن کو آسان سمجھ لیا ہے لیکن یہ مشن آسان ثابت نہیں ہو گا۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ہمارے خلاف وہاں کاسٹریا کے دارالحکومت گاسانا میں دو مختلف گروپ حرکت میں آ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک گروپ میرے دوست گیری کی ساتھی لڑکی ایون کا ہے اور دوسرا گروپ گریفن کا ہے۔ گریفن ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا معروف فیلڈ ایجنٹ رہا ہے اور نہ صرف اس کا سیکشن ہے بلکہ گاسانا کے بڑے بڑے غنڈے بھی اس کے لئے کام کرتے ہیں اور اس نے پورے گاسانا میں جال پھیلا رکھا ہے۔ گاسانا میں کسی بھی طرف سے اور کسی بھی طریقے سے داخل ہونے والوں کی چیکنگ، میک اپ چیک کرنے والے کیمروں سے کی جا رہی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ جن پر انہیں معمولی سا شک پڑ جائے ان پر ایک لمحہ توقف کئے بغیر گولیوں کی

بوچھاڑ کر دی جاتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم خواہ مخواہ ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تمہارا اپنا ردعمل کیا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ ساری تفصیلات آپ کو کیسے معلوم ہو گئیں۔ آپ تو پاکیشیا سے ہمارے ساتھ ہیں اور آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں گئے بھی نہیں اور نہ ہی آپ نے کوئی فون کال وصول کی ہے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ معلومات پاکیشیا سے روانگی سے پہلے مجھے مل گئی تھیں۔ میرا دوست گیری ٹاراک کے لئے کام کرتا ہے اور ایون کا ساتھی ہے۔ اس نے مجھے ایکریمیا سے فون کر کے یہ تفصیلات بتائی ہیں اس لئے کہ ایجنسی کے چیف نے اسے اس لئے ایکریمیا بھجوا دیا ہے کہ وہ میرا دوست ہے اس لئے وہ میرا لحاظ کر سکتا ہے۔ البتہ ایون وہاں کام کر رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ پھر بھی اس انداز میں بھاگنے دوڑنے کا کیا فائدہ۔ بہرحال ہم نے جانا تو ہے ہی وہاں"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں چاہتا تھا کہ وہاں پہنچنے سے پہلے اس فیکٹری کو ٹریس کر لیا

جائے تاکہ ہم وہاں ادھر ادھر کے چکر میں نہ الجھ جائیں کیونکہ گیری سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اسرائیل نے کاسٹریا کے حکام سے کہا ہے کہ وہ ہمیں صرف دو ہفتے روک لیں۔ اس دوران وہ اس فیکٹری کو کسی دوسری جگہ شفٹ کر لیں گے۔ یقیناً کسی اور ملک میں اس لئے ہمارے پاس بھی وقت بہت کم ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن پھر یہاں آنے کا کیا مقصد ہے"...... جولیا نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے کہ اس فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن فیکٹری یہاں تو نہیں ہے۔ گاسانا میں ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو یہاں بھی آ سکتی ہے۔ اصل مسئلہ تو تمہارا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کا ذہن پٹڑی سے اتر رہا ہے۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں

کہا۔

"آپ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ہوٹل کے فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ کمرہ چونکہ مائیکل کے نام سے ریزرو تھا اس لئے آپریٹر نے مائیکل کی کال اس کمرے میں ہی ٹرانسفر کر دی تھی۔

"یس۔ کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو مسٹر مائیکل۔ میں سٹیفن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"فیکٹری کی تفصیلی رپورٹ مثبت ہے۔ میں خود اسے لے کر آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ گڈ۔ ٹھیک ہے آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس سٹیفن کو تم نے کہاں سے کال کر لیا تھا اور اس نے کیسے یہاں فون کیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سارا چکر تمہارے چیف صاحب کا ہے اور بدنام مجھے کر دیتا ہے۔ میں تو تمہارے ساتھ رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا چکر چلایا ہے چیف نے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

"تمہارے اس نقاب پوش چیف نے آکٹوپس کی طرح پوری دنیا میں اپنے بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہاں گاسانا میں بھی اس کا فارن ایجنٹ موجود ہے اور اس فارن ایجنٹ کا نام سٹیفن ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس ہوٹل میں کمرے بک کراؤں اور میرا نام مائیکل ہو گا تاکہ سٹیفن اس فیکٹری کے بارے میں رپورٹ مجھے دے سکے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ چونکہ سلاکیہ اور کاسٹریا دونوں ایک دوسرے کے ہمسایہ ممالک ہیں اور سٹیفن کے تعلقات وہاں بھی ہیں اور سٹیفن انتہائی تیز آدمی ہے اس لئے وہ کوئی نہ کوئی کلیو نکال لے گا اور اب تمہارے سامنے اس نے کہا ہے کہ رپورٹ مثبت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی کلیو نکالنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور کلیو اس قدر اہم ہے کہ وہ فون پر نہیں بتانا چاہتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تم اس کمرے میں موجود ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"اس نے ہوٹل کے فون آپریٹر سے کہا ہو گا کہ مائیکل کے نام جو کمرہ بھی بک ہو وہاں بات کراؤ اور ظاہر ہے ہوٹل والوں کو تو علم ہو گا کہ مائیکل کے نام کون سا کمرہ بک ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بعض اوقات تم اس طرح دوسروں کو چکر دیتے ہو کہ اسے واقعی بچگانہ ٹائپ کے سوال کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اب یہ عام

سی بات تھی لیکن نجانے کس جھونک میں میں نے پوچھ لی"۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اب اس سوال پر خود ہی شرمندہ ہو رہی ہو۔

" تم لیڈر ہو اس لئے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیڈر بچہ ہی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بگڑنے لگا۔ ظاہر ہے عمران اس بار اس کی توہین کر رہا تھا اور وہ بھی سب کے سامنے۔

" جولیا تم کیوں خواہ مخواہ اس کے منہ لگتی ہو۔ اس کی تو عادت ہے ایسے ہی بکواس کرنے کی"...... تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا، پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

" اوہ۔ سٹیفن ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" میں کھولتا ہوں دروازہ"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" مسٹر مائیکل سے ملنا ہے"...... دروازہ کھلتے ہی باہر سے سٹیفن کی آواز سنائی دی۔

" آجاؤ"...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ایک مقامی آدمی جس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ وہ کمرے میں موجود دوسرے لوگوں کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گیا تھا۔

" آجاؤ سٹیفن۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی یہ اصل شکلیں نہیں ہیں۔ اصل چہروں کے لحاظ سے یہ سب وجیہہ اور

خوبصورت ہیں"...... عمران نے مائیکل کے لہجے میں کہا تو آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔ صفدر نے دروازہ بند کر دیا اور سٹیفن سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ہاں۔ اب تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" مسٹر مائیکل۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اسرائیلی فیکٹری کاسٹریا اور سلاکیہ کے سرحدی علاقے کاسکا میں ہے۔ کاسکا تمام کا تمام پہاڑی علاقہ ہے جہاں سے معدنیات وغیرہ نکالی جاتی ہیں۔ خاصا بڑا شہر ہے یہ کاسکا۔ اس میں ایک کلب ہے جس کا نام بھی کاسکا کلب ہے۔ اس کلب کا مینجر میکن ہے اور اسی میکن کے ذریعے اس فیکٹری کو تمام مشینری سپلائی ہوتی ہے"...... سٹیفن نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے یہ سب معلوم ہوا"...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

" مجھے چیف نے کہا تھا کہ اس فیکٹری میں انتہائی قیمتی مشینری نصب ہو رہی ہے اور یہ مشینری حجم میں عام مشینری جیسی ہو گی اور ایکریمیا یا اسرائیل سے یہاں پہنچ رہی ہو گی۔ میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے اسی پوائنٹ پر کام شروع کر دیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ایکریمیا کی ایک فرم جس کا ہیڈ آفس اسرائیل میں ہے، مشینری مسلسل ایکریمیا سے کاسٹریا بھجوا رہی ہے اور یہ سلسلہ کئی ماہ سے جاری ہے اور یہ مشینری کاسٹریا دارالحکومت میں کام کرنے والی ایک فرم منگواتی ہے۔ میں نے اس فرم کے ایک

آدمی کو کافی بڑی رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ مشینری جو سائنسی مشینری ہے ٹرکوں کے ذریعے کاسکا بھیجی جا رہی ہے اور وہاں اسے ڈیل کاسکا کلب کا مینجر میکن کرتا ہے اور یہ مشینری ایسی نہیں ہے جو معدنیات نکالنے اور پھر اس کی صفائی میں کام آتی ہے کیونکہ یہ فرم جو مشینری منگواتی ہے وہ اس مشینری سے یکسر ہٹ کر ہوتی ہے اس لئے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ فیکٹری اسی علاقہ میں ہے۔ اب اگر آپ کہیں تو میں اس میکن سے مزید معلومات حاصل کروں"...... سٹیفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم نے یہ کلیو حاصل کر کے ہمارا آدھا کام مکمل کر دیا ہے۔ باقی ہم کر لیں گے۔ ضروری نہیں کہ اس میکن کو بھی علم ہو۔ ہو سکتا ہے کہ آگے کوئی اور آدمی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر مجھے اجازت"...... سٹیفن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ یہ بتا دو کہ کاسکا میں تمہارا کوئی گروپ ہے جو وہاں ہمارے لئے کام کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے پہلے ہی اس سلسلے میں سارا کام مکمل کر لیا ہے لیکن میں نے خود آپ کو اس لئے نہیں کہا کہ شاید آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ اب آپ نے پوچھا ہے تو کاسکا میں ایک کلب ہے جس کا نام یورگو کلب ہے۔ اس کلب کا مالک یورگو ہے۔ آپ اسے میرا حوالہ دیں گے تو وہ آپ کی ڈیمانڈ پوری کر دے گا اور وہ انتہائی

بااعتماد اور بااصول آدمی ہے اس لئے آپ بے فکر ہو کر اس سے بات کر سکتے ہیں"...... سٹیفن نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا تو سٹیفن اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھا اور اس کے پیچھے جا کر اس نے اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کر دیا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کاسکا سلاکیہ کی سرحد کے قریب ہے اس لئے ہمیں وہاں جانے کے لئے دارالحکومت نہیں جانا پڑے گا۔ البتہ اب مسئلہ صرف اس سرحد کو کراس کرنے کا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ٹاراک نے تمام سرحدی چیک پوسٹوں پر اپنے آدمی بھجوائے ہوئے ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تو سٹیفن کو کہہ دینا تھا وہ کوئی نہ کوئی بندوبست کر دیتا کہ ہم کسی خفیہ راستے سے کاسکا میں داخل ہو سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ سب کام اگر سٹیفن نے ہی کرنے ہیں تو پھر فیکٹری بھی وہ تباہ کر سکتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہمیں خود بھی کرنا چاہئے"۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ کیسل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام میرانا سے بات کرائیں۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن بھی عمران نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ میرانا بول رہی ہوں"...... ایک بھاری سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یعنی نہ مادام نہ مس اور نہ ہی مسز۔ صرف میرانا۔ یہ کون سی ٹائپ ہوئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن لہجہ ایکریمین ہی تھا۔

"اوہ آپ۔ پھر مادام میرانا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"مطلب ہے وصیت نامہ لکھنے کی عمر تک پہنچ گئی ہو۔ میرا خیال رکھنا۔ سنا ہے کہ تمہارے پاس اتنی دولت ہے کہ پورے سلاکیہ کو دو بار خریدا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے میرانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ فکر مت کریں پرنس۔ آپ کا نام وصیت نامے میں ضرور ہو گا تاکہ میرے قرض خواہ آپ تک پہنچ سکیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ پھر تو تم صرف میرانا ہی ٹھیک ہو"۔ عمران

نے کہا تو دوسری طرف سے مادام میرانا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ کو ضرور مجھ سے کوئی اہم کام ہو گا ورنہ آپ جیسی شخصیت تو فون کرنے کا تکلف ہی نہیں کیا کرتی۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں تو تمہیں دن میں دس بار فون کر سکتا ہوں لیکن مجھے چیف سے ڈر لگتا ہے۔ وہ انتہائی کنجوس ہے۔ اسے فون کرو تو وہ زیادہ بات نہیں کرتا کہ کہیں فون کا رسیور ہی نہ گھس جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں پرنس۔ اس معاملے میں آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ چیف جیسا دریا دل آدمی تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ اس قدر فراخ دلی سے معاوضہ دیتا ہے کہ روح تک سرشار ہو جاتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو پھر سرشار روح کو تھوڑا سا کام بھی کر لینا چاہئے۔ ایک خاتون اور چار مردوں کو سلاکیہ سے کاسٹریا کے سرحدی شہر کاسکا پہنچانا ہے لیکن اس انداز میں کہ وہاں کسی چیک پوسٹ کو کراس نہ کرنا پڑے کیونکہ وہاں مخبر موجود ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو میرے لئے معمولی بات ہے۔ آپ کب سرحد کراس کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو آج رات کو ہی کیا جا سکتا ہے۔ آپ دارالحکومت کے

سرحدی شہر ترنو پہنچ جائیں۔یہاں سے فلائٹس وہاں جاتی رہتی ہیں۔ ترنو میں ریڈ کیسل کلب موجود ہے۔اس کلب کا مینجر جوہن ہے۔ میں اسے فون کر کے احکامات دے دوں گی۔آپ نے وہاں میرا ریفرنس دینا ہے وہ فول پروف انداز میں کام کر دے گا"...... میرانا نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔کیا یہ بھی فارن ایجنٹ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"نجانے چیف نے کتنے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ صرف مجھے چیک دیتے ہوئے کنجوس بن جاتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ایون اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ گیری ایکریمیا جا چکا تھا جبکہ چیف بھی انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا۔ایون نے اپنے آدمیوں کو پورے دارالحکومت میں پھیلا رکھا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ اس نے گریفن کے ایک خاص آدمی کو بھی اپنے ساتھ ملایا ہوا تھا۔جو اس کی مخبری کرتا تھا لیکن ابھی تک نہ ہی گریفن کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کی کوئی اطلاع ملی تھی اور نہ ہی ایون کو۔گو گریفن نے داخلے کے تمام راستوں پر اور خصوصاً ایئرپورٹ پر سنابیم کیمرے نصب کرا رکھے تھے جو میک اپ چیک کر لیتے تھے لیکن ابھی تک کوئی ایسا آدمی سامنے نہ آیا تھا جس کے چہرے پر میک اپ ہوتا اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ایون مایوس ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت بھی وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ کیا یہ پاکیشیائی آئیں گے بھی سہی یا نہیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایون

نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ایون بول رہی ہوں"۔۔۔۔ ایون نے کہا۔

"سنگری بول رہا ہوں مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ اس کے سیکشن کا آدمی تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ ایون نے کہا۔

"مادام۔ کیا سرحدی شہر کاسکا کی اس مشن میں کوئی اہمیت ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ایون بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"۔۔۔۔ ایون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ سلاکیہ کے سرحدی شہر ترنو میں ایک کلب ہے ریڈ کیسل کلب۔ اس کلب کی اصل مالکہ سلاکیہ کے دارالحکومت میں ریڈ کیسل کلب کی مالکہ ہے اور اس کا نام مادام میرانا ہے۔ یہ مادام میرانا اسمگلنگ کے ایک بہت بڑے نیٹ ورک کی چیف ہے۔ اس نے ترنو کے ریڈ کیسل کلب کے مینجر جوہن کو فون کر کے کہا ہے کہ دارالحکومت سے اس کے پاس ایک گروپ پہنچ رہا ہے۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور جوہن نے انہیں اس طرح سرحد پار کرانی ہے کہ کسی طرح بھی ان کی چیکنگ نہ ہو سکے۔ جوہن نے اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کس ملک کے ہیں۔ مقامی ہیں یا غیر ملکی تو مادام میرانا نے کہا کہ یہ غیر ملکی ہیں اور یہ میک اپ میں ہوں گے۔ کسی بھی ملک کے میک اپ میں اس لئے وہ اس چکر میں

نہ پڑے جس پر جوہن نے حامی بھر لی۔ اس جوہن کا اسسٹنٹ سارامیو ہے۔ وہ ہمارے سیکشن کا مخبر ہے کیونکہ ہمارا سیکشن اسلحہ کے اسمگلروں کے خلاف کام کرتا رہتا ہے۔ گریفن نے پورے کاسٹریا کی سرحدوں کی چیک پوسٹوں اور جہاں سے بھی کوئی داخل ہو سکتا ہے مخبر بھجوائے ہوئے ہیں اس لئے اس کا مخبر سلاکیہ کی سرحد پر بھی موجود ہے۔ اس اطلاع پر میں نے ملحقہ ممالک کے شہروں میں اپنے مخبروں کو بھی الرٹ کر دیا تھا۔ چنانچہ اس سارامیو نے میک اپ کی بات سن کر مجھے کال کیا ہے اور میں آپ کو کال کر رہا ہوں"۔۔۔۔ سنگری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہوں گے اور یہ لازماً کاسکا سے دارالحکومت کی طرف آئیں گے اور ہم اگر وہیں کاسکا میں انہیں گھیر لیں تو آسانی سے ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس طرح گریفن منہ دیکھتا رہ جائے گا اور کامیابی ہمیں مل جائے گی"۔ ایون نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"تو مادام میں سارامیو کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ تفصیلات معلوم کر کے مجھے اطلاع دے اور جہاں انہیں پہنچایا جائے وہاں ہم پہلے ہی ہیلی کاپٹر پر پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔ سنگری نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم ساری معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے بتاؤ"۔۔۔۔ ایون نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ سنگری نے کہا تو ایون نے رسیور رکھ دیا۔

"ایک عورت اور چار مرد۔ یقیناً یہی لوگ ہوں گے۔ تو یہ اس انداز میں آ رہے ہیں"...... ایون نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ایون بول رہی ہوں"...... ایون نے کہا۔

"گیری بول رہا ہوں ڈیئر"...... دوسری طرف سے گیری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ گیری تم۔ سناؤ کیسی گزر رہی ہیں چھٹیاں"...... ایون نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے بغیر گزر ہی نہیں رہیں"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار ہنس پڑی۔

"فکر مت کرو۔ زیادہ سے زیادہ کل تک معاملہ کلیئر ہو جائے گا"...... ایون نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ٹریس ہو گئے ہیں"۔ گیری نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے"...... ایون نے کہا اور پھر اس نے سنگری کے ساتھ ہونے والی ساری گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ اگر عمران کاسکا اس انداز میں پہنچ رہا ہے تو پھر سمجھ لو کہ اسرائیلی فیکٹری کاسکا میں ہی ہو گی۔ ویسے بھی وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں بے شمار معدنیات صاف کرنے والی فیکٹریاں ہیں۔ ہو سکتا ہے

کہ اسرائیل نے اس فیکٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے اسے بھی معدنیات صاف کرنے والی فیکٹری کا بظاہر روپ دے رکھا ہو ورنہ عمران کو اتنا لمبا بکھیڑا پالنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ پہلے سلاکیہ جائے اور پھر وہاں سے کاسکا پہنچے اور پھر کاسکا سے دارالحکومت آئے"...... گیری نے کہا تو ایون بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ پوائنٹ تو میرے ذہن میں بھی نہ تھا۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب جو کچھ بھی ہے یہ اب میرے ہاتھوں ختم ہو جائے گا"...... ایون نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ایون اپنا خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ گیری نے کہا۔

"تم فکر مت کرو گیری۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کل کال کرنا۔ اب میں نے جانے کی تیاری کرنی ہے۔ گڈ بائی"...... ایون نے کہا اور پھر خود ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ واقعی انتہائی پرجوش ہو رہی تھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد وہ اپنے سیکشن کے چار افراد کے ساتھ ایک خصوصی ہیلی کاپٹر پر سوار کاسکا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کاسکا پہنچ کر انہوں نے ہیلی کاپٹر چھوڑ دیا اور پھر ٹیکسیوں کے ذریعے وہ ایک عمارت میں پہنچ گئے جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

"اب مجھے بتاؤ سنگری کہ کہاں یہ لوگ پہنچے ہیں اور کس انداز میں۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ تاکہ میں ان کے خاتمے کی کوئی فول پروف منصوبہ بندی کر سکوں"...... ایون نے کرسی پر بیٹھتے ہی سنگری سے

مخاطب ہو کر کہا جو اس کے ساتھ ہی آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایون نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نقشہ کھول کر میز پر پھیلا دیا۔ یہ کاسکا کا تفصیلی نقشہ تھا۔

" مادام یہ سرحد ہے۔ سارامیو نے بتایا ہے کہ جوہن اس گروپ کو ایک بڑی جیپ میں کیون کے علاقے سے سرحد کراس کرائے گا اور پھر اس جیپ سمیت وہ کاسکا پہنچیں گے اور کاسکا کے مضافات میں ایک چھوٹے سے قصبے راسٹ میں واقع ایک کلب برسانا پہنچا کر وہ واپس چلے جائیں گے "...... سنگری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر انگلی سے نشاندہی کر دی۔

" تو ہمیں اس جیپ پر حملہ کرنا ہے۔ یہ جیپ سرحد سے لے کر راسٹ تک کس راستے سے گزرے گی "...... ایون نے کہا۔

" یہ ایک سڑک ہے مادام۔ لیکن یہ تمام پہاڑی علاقہ ہے اور سنگل روڈ ہے "...... سنگری نے کہا۔

" اس طرح ہمیں آسانی رہے گی۔ کب یہ لوگ کراس کریں گے سرحد "...... ایون نے کہا۔

" آج رات بارہ بجے کے قریب "...... سنگری نے جواب دیا۔

" ہو سکتا ہے کہ اس سڑک پر اور بھی ٹریفک ہو۔ پھر "...... ایون نے کہا۔

" ہو سکتا ہے مادام۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں راسٹ یا اس برسانا کلب کے گرد پکٹنگ کرنا چاہئے "...... سنگری نے کہا۔

" ٹھیک ہے اور سنو۔ ہم نے کسی چیکنگ کے چکر میں نہیں پڑنا۔ اس جیپ کو میزائلوں سے اڑا دینا ہے۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی "...... ایون نے کہا تو سنگری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

قوی ہیکل گریفن کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا تو گریفن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا رچرڈ۔ کیوں آئے ہو"...... گریفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ رچرڈ اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا اور اس کا اور گریفن کا رابطہ انٹرکام پر ہی ہوتا تھا اور وہ بہت کم گریفن کے آفس میں آتا تھا۔

"باس۔ ایک اہم بات سامنے آئی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے آفس میں بیٹھ کر اس بارے میں تفصیلی احکامات لے لوں"۔ رچرڈ نے کہا تو گریفن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے"...... گریفن نے انتہائی تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ ایون کے آدمیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا

لیا ہے اور وہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں"...... رچرڈ نے کہا تو گریفن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسے۔ کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں"...... گریفن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ اس مشن میں ایون اور اس کا سیکشن علیحدہ کام کر رہا تھا اس لئے میں نے اس کے سیکشن میں کام کرنے والے ایک آدمی کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اس آدمی نے تفصیل بتائی ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو یہ بات حتمی ہو گی۔ کیا تفصیل ہے"۔ گریفن نے کہا تو رچرڈ نے سنگری کو ملنے والی اطلاع اور پھر سنگری اور ایون کے درمیان ہونے والے فیصلے کے بارے میں بتا دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہاں دارالحکومت میں انہیں تلاش کر رہے ہیں جبکہ وہ کاسکا پہنچ رہے ہیں اور وہ بھی سرحد کراس کر کے۔ اس ایون نے انہیں کہاں ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے"۔ گریفن نے کہا۔

"برسانا کلب کے گرد انہوں نے پکٹنگ کرنی ہے باس"۔ رچرڈ نے کہا۔

"اور یہ برسانا کلب سرحد سے کتنے فاصلے پر ہے"...... گریفن نے پوچھا۔

"تقریباً ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تو پھر ہمیں ان کا خاتمہ پہلے ہی کر دینا چاہئے تاکہ نہ یہ برسانا کلب تک پہنچ سکیں اور نہ ایون کریڈٹ لے سکے۔ جاؤ نقشہ لے کر آؤ کاسکا کا"...... گریفن نے کہا۔

"میں لے آیا ہوں باس"...... رچرڈ نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر گریفن کے سامنے رکھ دیا اور پھر وہ دونوں اس پر جھک گئے۔

"یہ تو باقاعدہ سڑک ہے۔یہاں تو باقاعدہ ٹریفک چلتی ہو گی"۔ گریفن نے کہا۔

"یس باس۔ خاصی ٹریفک رہتی ہے کیونکہ سلاکیہ سے بے شمار سیاح اور مال لے آنے والے ٹرک اور ویگنیں اسی سڑک سے ہی کاسٹریا میں داخل ہوتی ہیں اور یہاں ٹریفک تقریباً چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہے اسی لئے تو ایون نے برسانا کلب کے گرد پکٹنگ کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ سنگری نے ہمارے مخبر کو بتایا تھا کہ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پھر ان کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ پہلا وار ہی کامیاب رہے"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سڑک پر ٹریفک تو چیک پوسٹ والے پوائنٹ سے کاسٹریا میں داخل ہوتی ہے لیکن یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تو اس چیک پوائنٹ سے یا اس سڑک پر روانہ نہیں ہوں گے بلکہ تم

نے بتایا ہے کہ یہ لوگ کیون سے سرحد پار کریں گے اور کیون اس چیک پوسٹ سے تقریباً اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ کیون سے وہ اس سڑک تک لیسے اور کہاں پہنچیں گے"...... گریفن نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہ ہے کیون اور یہ ہے چیک پوسٹ۔ اور یہ دیکھیں کیون کے علاقے سے اس سڑک تک یہ ایک راستہ موجود ہے۔ میں کئی بار اس راستے سے آجا چکا ہوں۔ یہ عام پہاڑی راستہ ہے اور انتہائی تنگ اور خطرناک راستہ ہے لیکن جو لوگ ان پاکیشیائیوں کو لے کر آرہے ہیں وہ اس راستے کے ماہر ہیں اس لئے باس یہ آسانی سے کیون سے یہاں پہنچ کر مین روڈ پر پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے کاسکا پہنچ جائیں گے"...... رچرڈ نے انگلی کی مدد سے باقاعدہ نقشے پر علاقے کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ کیون کا علاقہ ہی سب راستوں سے غیر آباد علاقہ ہے"۔ گریفن نے کہا۔

"یس باس۔ کیون میں صرف چند گھر ہیں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ہم اس راستے پر پکٹنگ کریں گے۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو اور دس ساتھی بھی ساتھ لے لو اور اسلحہ بھی۔ ہم نے ان کی جیپوں کو فوری میزائلوں سے اڑا دینا ہے"...... گریفن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں بندوبست کرتا ہوں لیکن باس۔ ہمیں ہیلی کاپٹر پر کیون نہیں جانا چاہئے ورنہ اس کی اطلاع تمام گروپس تک پہنچ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اپنا روٹ بدل دیں"...... رچرڈ نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کہاں تک ہیلی کاپٹر پر جانا چاہئے"۔ گریفن نے چونک کر کہا۔

"اس سڑک پر ایک اور چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام میاگو ہے۔ یہاں ہوٹل بھی ہے اور ایسا علاقہ بھی ہے کہ جہاں سیاحوں کے ہیلی کاپٹر آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے ہم وہاں پہنچ کر ہیلی کاپٹر چھوڑ دیں گے اور آگے جیپوں پر جائیں گے تاکہ کسی کو ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع ہی نہ ہو سکے"...... رچرڈ نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ ایون تک ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع نہ پہنچ سکے ہو سکتا ہے کہ جس طرح تم نے ایون کے ہیڈ کوارٹر میں مخبر رکھا ہوا ہے ایسے ہی کوئی مخبر ایون کا ہمارے ہیڈ کوارٹر میں بھی ہو سکتا ہے"...... گریفن نے کہا تو رچرڈ چونک پڑا۔

"یس باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اس اینگل پر الرٹ کر دیا۔ اب میں اس انداز میں تمام انتظامات کروں گا کہ یہاں کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا"...... رچرڈ نے کہا اور گریفن کے سر ہلانے پر رچرڈ اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد گریفن رچرڈ اور آٹھ مسلح آدمیوں سمیت ہیلی کاپٹر کے

ذریعے میاگو پہنچ گئے۔ وہاں دو بڑی جیپیں موجود تھیں جن میں جدید ترین اسلحہ سے بھرے ہوئے سیاہ رنگ کے دو بڑے تھیلے بھی موجود تھے۔ گریفن اور رچرڈ ایک جیپ میں دو ساتھیوں سمیت سوار ہو گئے جبکہ باقی ساتھی دوسری جیپ میں سوار ہو گئے اور پھر دونوں جیپیں تیزی سے سرحد کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ اس پوائنٹ پر پہنچ گئے جہاں سے راستہ کیون کی طرف جاتا تھا اور ان کی جیپوں کا رخ اس طرف کو مڑ گیا۔ گریفن کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ راستہ بے حد خراب اور خاصی حد تک خطرناک تھا اس لئے دونوں جیپیں انتہائی سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھیں۔ پھر ایک خاصی گہری ڈھلوان آ گئی۔ اس ڈھلوان کے دونوں اطراف میں پہلے وادی سی تھی اور اس وادی کے دونوں اطراف میں کچھ فاصلے پر اونچی پہاڑیاں تھیں۔

"بس یہی جگہ مناسب ہے"...... گریفن نے کہا تو رچرڈ نے ڈرائیور کو جیپ روکنے کے لئے کہا اور پھر دونوں جیپیں نیچے وادی میں پہنچ کر رک گئیں تو گریفن اور رچرڈ دونوں نیچے اتر آئے۔

"یہ بہترین لوکیشن ہے۔ یہاں کیون سے آنے والی جیپوں کو خاصی چڑھائی طے کرنا ہو گی جس کی وجہ سے ان کی رفتار انتہائی سست ہو جائے گی اور اس وقت وہ اس قابل بھی نہیں ہوں گے کہ ادھر ادھر کا جائزہ لے سکیں۔ ویسے بھی رات کی وجہ سے یہاں گہرا

اندھیرا ہو گا۔ ہمارے آدمی دونوں اطراف چٹانوں کے پیچھے گنیں لے کر موجود ہوں گے جبکہ دائیں اور بائیں طرف تم ان آدمیوں سے علیحدہ میزائل گنیں لے کر بیٹھو گے اور پھر جیسے ہی یہ جیپ یا جیپیں یہاں پہنچیں گی، اگر یہ ایک جیپ ہوئی تو اس پر میں میزائل فائر کروں گا اور اگر دو جیپیں ہوئیں تو آگے والی جیپ پر میں اور پیچھے والی جیپ پر تم میزائل فائر کرنا۔ اس کے بعد ہمارے آدمی تیزی سے آگے بڑھیں گے اور اگر کوئی زخمی ہوا تو اسے گنوں سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح یہ مشن حتمی طور پر مکمل ہو جائے گا"...... گریفن نے کہا۔

"باس۔ کیا آپ ان کی لاشوں کی شناخت کریں گے"...... رچرڈ نے کہا تو گریفن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... گریفن نے کہا۔

"باس۔ میزائل فائرنگ سے تو ان جیپوں کے ساتھ ان کے اندر موجود آدمیوں کے پرخچے اڑ جائیں گے اس لئے بعد یہ چیک نہ ہو سکے گا کہ یہ اصل آدمی ہیں یا نہیں"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ یہ لوگ اس انداز میں ہلاک ہو گئے تو ہو گئے ورنہ الٹا ہم پر عذاب ٹوٹ سکتا ہے"۔ گریفن نے جواب دیا۔

"تو پھر باس ایسا ہے کہ ہمارا ایک آدمی کیون پہنچ کر چیک

کرے اور جیسے ہی وہاں سے یہ جیپیں روانہ ہوں وہ ہمیں اطلاع دے دے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اس کا فائدہ۔ جب ادھر ٹریفک ہی نہیں آتی تو لازماً یہی لوگ ہوں گے"...... گریفن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہمارا آدمی اپنی کسی حماقت کی وجہ سے وہاں ان کی نظروں میں بھی آ سکتا ہے اور اگر وہ ان کی گرفت میں آ گیا تو نہ صرف ہمارا سارا پلان فیل ہو جائے گا بلکہ الٹا ہم سب ہلاک ہو جائیں گے"...... گریفن نے کہا۔

"یس باس۔ آپ درست کہہ رہے ہیں"...... رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دینا شروع کر دیں۔

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا اور اس اندھیرے میں ایک بڑی سی جیپ جس کی لائٹس بجھی ہوئی تھیں تقریباً رینگتے ہوئے انداز میں ایک پہاڑی علاقے کے درمیان بنے ہوئے تنگ سے قدرتی راستے پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی تھا جس کی سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی اور وہ مسلسل اس نائٹ ٹیلی سکوپ سے باری باری دونوں اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ جیپ نے ایک ویران علاقے سے سلاکیہ کی سرحد پار کی تھی اور کاسٹریا میں داخل ہو رہی تھی۔ یہاں سرحد پر پہلے سے ایک آدمی موجود تھا جس نے دور سے روشنی کی مدد سے مخصوص اشارہ جیپ کے ڈرائیور کو دیا تھا کہ راستہ صاف ہے اور پھر ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھائی تھی۔

جیپ ڈرائیور جس کا نام پیٹر تھا، نے عمران کو بتایا تھا کہ اکثر کاسٹریا کے سرحدی فوجی اس علاقے کا چکر لگاتے رہتے ہیں حالانکہ ان کے افسروں اور ان چیکنگ کرنے والوں کو باقاعدگی سے ماہانہ بھاری رقومات پہنچتی رہتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ رسمی کارروائی کے لئے چکر لگاتے رہتے ہیں اور عام حالات میں تو انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اگر یہ مال پکڑ بھی لیں تو وہ چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن موجودہ حالات میں ان کی چیکنگ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اس لئے ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ ان کی عدم موجودگی کی اطلاع مل جائے تو سرحد کراس کر لی جائے۔ آگے کوئی مسئلہ نہ تھا۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ آخر کیوں اس قدر چیکنگ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے" ...... اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میری چھٹی حس اس وقت سے مسلسل الارم بجا رہی ہے جب سے ہم نے سرحد کراس کی ہے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا خطرہ ہو سکتا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"خطرے کی لاکھوں صورتیں ہو سکتی ہیں اس لئے کیا کہا جا سکتا ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کوئی خطرہ نہیں ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں"۔ ڈرائیور پیٹر نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے اس مین روڈ کا کتنا فاصلہ ہو گا جو چیک پوسٹ سے آتی ہے"...... عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تیرہ میل تو ہو گا۔ وہاں تک ہمیں کئی گھنٹے لگ جائیں گے کیونکہ یہ راستہ انتہائی خراب ہے اور چونکہ یہاں ہیلی کاپٹر بھی چیکنگ کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم لائٹس بھی نہیں جلا سکتے"۔ پیٹر نے جواب دیا۔

"کیا اس راستے کے علاوہ اور راستہ بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا وہ ساتھی کہاں ہے جس نے تمہیں لائٹ سے اشارہ دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہمارے پیچھے جیپ پر آ رہا ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"کیا اسے اس سارے راستے کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہماری آدھی زندگیاں انہیں راستوں پر سفر کرتے ہوئے گزر گئی ہیں"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر جیپ روک دو۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے۔ کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے کہا۔

"جی اس کا نام فلیکس ہے"...... پیٹر نے جیپ کو بریک لگاتے

ہوئے کہا اور رینگتی ہوئی جیپ رک گئی تو عمران نیچے اتر آیا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ پیٹر بھی دوسری طرف سے نیچے اتر کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اندھیرے میں ایک اور جیپ کا ہیولہ ان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس میں سے دو آدمی نیچے اترے۔

"کیا ہوا پیٹر"...... پچھلی جیپ سے اتر کر آنے والے نے کہا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی وہیں جیپ کے قریب ہی رک گیا تھا۔

"مائیکل صاحب تم سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں فلیکس"۔ پیٹر نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ فرمائیے"...... فلیکس نے آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"فلیکس ہم اس مین روڈ تک جیپوں پر نہیں بلکہ پیدل جانا چاہتے ہیں۔ کیا تم کسی ایسے راستے سے واقف ہو جو اس سڑک سے ہٹ کر ہمیں وہاں تک لے جائے"...... عمران نے کہا تو نہ صرف پیٹر اور فلیکس اچھل پڑے بلکہ عمران کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"لیکن کیوں صاحب۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ جیپ الٹ جائے گی۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہماری آدھی زندگی اس راستے پر جیپ چلاتے ہوئے گزری ہے۔ ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے پر جیپ چلا سکتے ہیں"...... فلیکس نے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ تم تو پھر بھی سٹیئرنگ پکڑ کر جیپ چلاؤ گے جبکہ میرے ساتھی بغیر سٹیئرنگ پکڑے بھی اس راستے پر جیپ آنکھیں بند کر کے چلا سکتے ہیں۔ میں صرف احتیاطاً یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ ہم یہاں کسی سے لڑنے نہیں آئے اور نہ ہم راستے میں کسی کام میں الجھنا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمن ایسے ہیں کہ جنہیں کہیں سے بھی اطلاعات مل سکتی ہیں اور وہ ایسے ہی راستوں پر پکٹنگ کر سکتے ہیں"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ کی مرضی۔ میں بہرحال آپ کو ایسے راستوں سے لے جا سکتا ہوں لیکن کیا یہ جیپیں واپس بھیج دی جائیں"...... فلیکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم مین روڈ پر پہنچ کر دوبارہ جیپوں پر بیٹھ کر آگے بڑھیں گے اس لئے جیپیں اسی طرح مین روڈ پر پہنچیں گی اور وہاں یہ ہمارے انتظار میں رک جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پیٹر تم جیپ لے کر جاؤ میں ایڈورڈ کو ہدایات دے آتا ہوں۔ تم دونوں مین روڈ پر ٹرانکو پوائنٹ پر رک جانا۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔ میں ایسا شارٹ کٹ جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ ہم تمہاری جیپوں سے پہلے وہاں پہنچ جائیں"...... فلیکس نے کہا تو پیٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فلیکس پیچھے پلٹا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت

فلیکس کی رہنمائی میں پہاڑی دروں کے درمیان چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے تھے کیونکہ عمران اب بھی کبھی کبھی نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے چیکنگ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ فلیکس واقعی اس علاقے سے بخوبی واقف تھا کہ اس قدر اندھیرے میں بھی وہ اس طرح آگے بڑھ رہا تھا جیسے دن کی روشنی میں چلا جاتا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں بھی چونکہ اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں اس لئے انہیں بھی سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔

"ہم کتنی دیر میں اس ٹرانکو پوائنٹ پر پہنچیں گے"...... عمران نے فلیکس سے پوچھا۔

"تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے تو اور ہمیں چلنا پڑے گا"...... فلیکس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مائیکل۔ کیا تمہیں کہیں سے کوئی انفارمیشن ملی ہے کہ تم نے باقاعدہ جیپیں چھوڑ دی ہیں کیونکہ یہ بات تو میں نہیں مان سکتی کہ تم صرف چھٹی حس کی بنا پر اتنا بڑا اقدام کرو"...... جولیا نے عمران کے قریب آکر آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نائٹ ٹیلی سکوپ ساتھ لے کر آیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیسے۔ کب اور کیا اطلاع ملی تھی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جوہن ۔ جس نے یہ سارا انتظام کیا ہے۔ میں اس کے کمرے میں موجود تھا جبکہ تم سب دوسرے کمرے میں تھے اور جوہن کسی انتظام کے سلسلے میں کہیں گیا ہوا تھا کہ میں نے اس ٹیلی فون میں ایسی آواز سنی جیسے فون ٹیپ کرنے کے بعد ٹیپ کو جب فون لائن سے علیحدہ کیا جائے تو مخصوص آواز نکلتی ہے۔ میں یہ آواز سن کر چونک پڑا اور پھر میں سمجھ گیا کہ جوہن نے جو انتظامات فون پر کئے ہیں وہ ٹیپ کر لئے گئے ہیں۔ یہ خاصی خطرناک بات تھی۔ پھر جوہن کے آنے پر جب میں نے اس سے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے بتایا کہ یہاں باقاعدہ فون کالز ٹیپ ہوتی رہتی ہیں اور یہ ٹیپس اس کے آدمی سارامیو کے پاس ہوتی ہے اور ایسا اس کے حکم پر کیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد میں بعض اوقات ان کالز کو سننے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اور جب میں نے سارامیو کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں تو مجھے بتایا گیا کہ سارامیو کاسٹرین نژاد ہے تو میرے ذہن میں کھٹک سی بیٹھ گئی۔ میں نے گو اپنے طور پر لاکھ کوشش کی کہ اس سارامیو کو ٹٹول سکوں لیکن کوئی واضح بات سامنے نہ آئی۔ بہرحال میرے ذہن میں خدشہ بیٹھ گیا تھا اس لئے میں نے نائٹ ٹیلی سکوپ ساتھ رکھ لی تھی لیکن اب جیسے ہی ہم نے سرحد کراس کی میری چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا۔ خطرے کا احساس کافی شدید تھا اور یہ سارا علاقہ ایسا ہے کہ یہاں جیپوں پر سفر واقعی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے جبکہ پیدل چلتے ہوئے اگر حملہ ہوا بھی

ہی تو اپنا ڈیفنس کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اندھیرے میں انتہائی سست رفتاری سے چلتی بلکہ صحیح لفظوں میں رینگتی ہوئی جیپ پر اگر میزائل فائر کر دیا جائے تو پھر جیپ کے اندر بیٹھے ہوئے لوگوں کے بچنے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ کسی ایسے رسک کی بجائے ہم اگر پیدل چلیں تو زیادہ بہتر ہے"۔ عمران نے آہستہ آہستہ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ کیوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات ہوتی تو بتاتا۔ صرف خدشہ تھا اور بس"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دائیں طرف کافی فاصلے پر یکلخت میزائل گنوں کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو فلیکس سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ دھماکے۔ اوہ۔ یہ کہیں اس سڑک کی طرف تو نہیں ہوئے جہاں جیپیں گئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔ لیکن"...... فلیکس نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آؤ جلدی کرو۔ میرا خدشہ درست نکلا۔ ہمارے دشمن وہاں موجود ہیں اور جب انہیں لاشوں کے ٹکڑے نہیں ملیں گے تو وہ لازماً ادھر ادھر پھیل جائیں گے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر فلیکس کی رہنمائی میں وہ دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر

سے آوازیں سنائی دی تھیں۔ صرف میزائل فائرنگ ہوئی تھی اس کے بعد کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی پر چڑھ کر اس کی سائیڈ سے گھوم کر دوسری طرف پہنچے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان سے تقریباً چار سو میٹر کے فاصلے پر نیچے پہاڑی وادی میں سڑک کے ارد گرد تیز ٹارچوں کی لائٹس نظر آ رہی تھیں اور ان لائٹس میں انہیں تقریباً دس افراد سڑک پر اور ادھر ادھر گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ سڑک پر دو بڑی جیپوں کا ملبہ پھیلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو گریفن ہے۔ بلیک ایجنسی کا گریفن "۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" چلو آگے۔ ہمیں ان سب کا خاتمہ کرنا ہے لیکن اس گریفن کو زندہ پکڑنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" وہ کس طرح مائیکل صاحب ہم تو اس گریفن کو نہیں جانتے "۔ صفدر نے کہا۔

" میں اس کی ٹانگوں پر فائر کروں گا۔ اس طرح نشاندہی ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ان سب نے تھیلوں سے مشین گنیں نکالیں اور انہیں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ تیزی سے آگے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" بس کافی ہے۔ اب وہ ہماری رینج میں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سڑک پر کھڑا ایک قوی ہیکل آدمی یکلخت چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کے ساتھیوں کی گنوں نے مسلسل شعلے اگلنا شروع کر دیئے اور ماحول مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چونکہ وہ سب نشیب میں تھے اور ان پر اچانک حملہ ہوا تھا اس لئے وہ نہ بھاگ سکے اور نہ ہی کسی چٹان کی اوٹ لے سکے اور چند لمحوں بعد وہ سب ختم ہو گئے۔

" آؤ لیکن محتاط رہنا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بھاگتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور فلیکس بھی ان کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وادی میں پہنچ گئے۔ عمران وادی کو کراس کر کے سڑک پر پہنچ گیا جہاں وہ آدمی ساکت پڑا ہوا تھا جس پر عمران نے پہلے فائر کھولا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ وہ آدمی زندہ تھا لیکن اس کی دونوں ٹانگوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

" مارشل اس کی دونوں ٹانگوں پر رومال وغیرہ باندھ دو ورنہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے یہ جلدی ہلاک ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر جسے عمران نے مارشل کہہ کر پکارا تھا اپنے دو ساتھیوں سمیت حرکت میں آگیا۔

" فلیکس۔ مجھے افسوس ہے کہ پیٹر اور تمہارا دوسرا ساتھی ہلاک ہو

گئے ہیں لیکن یہاں نو آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح ہم نے تمہارے دو ساتھیوں کا بدلہ لے لیا ہے"...... عمران نے فلیکس سے مخاطب ہو کر کہا جو اپنے ایک ساتھی کی کٹی پھٹی لاش کے قریب بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

"ہاں۔ گو مجھے اپنے ساتھیوں کی اس طرح کی موت پر شدید رنج ہے لیکن مجھے اپنے بچ جانے کی بھی خوشی ہے۔ ہمارے کاموں میں تو بہرحال ایسا ہوتا ہی رہتا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ آخر آپ نے کیا سوچ کر یہ سارا کھیل کھیلا ہے"...... فلیکس نے کہا۔

"میرے پاس ایک مبہم سی اطلاع تھی کہ تمہارے چیف جوہن کے کسی آدمی نے ہمارے بارے میں کاسٹریا اطلاع دی ہے اور ہمیں ہلاک کرنے کی یہ آئیڈیل جگہ تھی۔ مین روڈ پر ٹریفک ہوتی ہے اس لئے وہاں ہم پر آسانی سے ہاتھ نہ ڈالا جا سکتا تھا جبکہ یہاں ان کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہ تھا اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا تھا"...... عمران نے کہا تو فلیکس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے ساتھیوں نے اس آدمی کی ٹانگوں کے زخموں پر اس کی اپنی شرٹ پھاڑ کر جگہ جگہ باندھ دی تھی جس کی وجہ سے اس کی ٹانگوں سے نکلنے والا خون رک گیا تھا۔

"یہاں چیکنگ کرو۔ ان کی جیبیں موجود ہوں گی"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر فلیکس کو ساتھ لے کر سڑک کے دونوں اطراف میں چلے گئے۔ مرنے والوں کے ہاتھوں سے گرنے

والی ٹارچیں انہوں نے اٹھا لی تھیں۔

"صفدر۔ اس گریفن کو اٹھا کر نیچے لے آؤ اور کسی چٹان کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دو۔ پھر اسے ہوش میں لے آنا"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ مڑا اور سڑک سے کچھ فاصلے پر موجود ایک بڑی چٹان کے ساتھ اسے اس انداز میں بٹھا دیا کہ اس کی پشت چٹان کے ساتھ لگی ہوئی تھی جبکہ اس کی دونوں زخمی ٹانگیں سیدھی پھیلی ہوئی تھیں۔ عمران اور جولیا بھی ساتھ ہی وہاں آ گئے تھے۔

"اس کو تھام لو جولیا اور صفدر تم اس کا ناک اور منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے اس کا کاندھا پکڑ کر اسے چٹان سے دبا کر پہلو کے بل گرنے سے روک دیا تو صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب گریفن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر گریفن کے دوسرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس نے جولیا کو پیچھے ہٹنے کا کہا تو جولیا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی۔ چند لمحوں بعد گریفن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر ٹانگیں سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی دونوں ٹانگوں نے بس معمولی سی حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی گریفن کے حلق سے درد کی شدت کی وجہ سے چیخ سی نکلی اور اس چیخ

کے ساتھ ہی وہ پوری طرح ہوش میں آگیا تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔ گریفن کا جسم ذرا سا سائیڈ پر ہوا لیکن پھر وہ خود ہی سنبھل گیا۔

" مجھے افسوس ہے گریفن کہ اب تم زندگی بھر چل پھر نہ سکو گے "...... عمران نے اس بار اصل آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ فلیکس ان کے ساتھ نہ تھا۔ وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ گیا ہوا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم ۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہوا ہے"...... گریفن نے کراہتے ہوئے لیکن انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے گریفن۔ اور تم چونکہ بلیک ایجنسی میں رہے ہو اس لئے تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ تم نے یہاں ہم پر حملہ کرنے کے لئے بڑی آئیڈیل سچوئیشن تلاش کر لی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو ابھی ہماری زندگیاں مقصود تھیں کہ میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجا دیا جس کے نتیجے میں ہم پیدل چل پڑے اور خالی جیپیں میں نے آگے بھیج دیں"...... عمران نے کہا۔

" تم بے حد خوش قسمت ہو عمران۔ ورنہ شاید اس طرح نہ بچ سکتے ۔ بہرحال تم نے مجھے زندہ کیوں رکھا ہے"...... گریفن نے کہا۔ اب اس کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

" تم سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو اس لئے میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تمہیں اس لئے زخمی کیا ہے تاکہ تم بچ جاؤ کیونکہ میرے ساتھی تمہیں نہیں پہچانتے تھے ۔ بہرحال اب ایک بات بتا دو کہ اسرائیلی فیکٹری کہاں ہے۔ اگر تم بتا دو گے تو میرا وعدہ کہ ہم

تمہیں زندہ اٹھا کر واپس لے جائیں گے اور پھر اگر تمہارا علاج کسی اچھے ہسپتال میں ہو گا تو شاید تم چل پھر بھی سکو"...... عمران نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے اور دوسری بات یہ کہ شاید تم بھی نہ بچ سکو۔ تم مجھے کیا بچاؤ گے"...... گریفن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ گریفن کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست کہہ رہا ہے۔

" کیا مطلب۔ کیا آگے بھی تمہارے آدمیوں نے پکٹنگ کر رکھی ہے۔ لیکن کیوں"...... عمران نے کہا۔

" میرے آدمیوں نے نہیں۔ ثاراک کے ایک اور سیکشن نے ایسا کر رکھا ہے۔ مادام ایون کے گروپ نے۔ تمہارے بارے میں اطلاع بھی انہیں ہی ملی تھی۔ میں نے اس اطلاع کو ہائی جیک کیا اور ہم یہاں آگئے تاکہ ان سے پہلے تمہارا خاتمہ کر سکیں۔ اب مزید کیا کہوں۔ تم مجھے گولی مار دو اور بس"...... گریفن نے کہا۔

" کہاں پکٹنگ کر رکھی ہے ایون نے"...... عمران نے پوچھا۔

" برسانا کلب کے ارد گرد۔ جہاں تم نے پہنچنا ہے"...... گریفن نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے یہ بات خود ہی کیوں بتا دی ہے تاکہ اگر وہ ناکام ہوا ہے تو ایون بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

"اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ بہرحال آٹھ دس تو ہوں گے "...... گریفن نے کہا۔ اس دوران عمران کے دیگر ساتھی بھی واپس آ گئے ۔ دو جیپیں انہوں نے تلاش کر لی تھیں اور وہ انہیں سڑک پر کھڑی کر کے یہاں آ گئے تھے۔

" اسے اٹھا کر جیپ میں ڈالو اور چلو۔ اب بہرحال برسانا کلب تک تو کوئی خطرہ نہیں ہے "...... عمران نے کہا اور واپس سڑک کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت ریٹ ریٹ کی آوازوں اور گریفن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے فضا گونج اٹھی تو عمران تیزی سے مڑا۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

" کسی زخمی اور بے بس پر گولیاں چلانا بہادری نہیں ہوتی تنویر "...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" اس نے ہمارے لئے پھولوں کی سیج نہیں بچھائی تھی اور میں دشمنوں کو ساتھ ساتھ لادے پھرنے کا قائل نہیں ہوں "...... تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

" میں تو تمہارے ساتھ ہی موجود رہتا ہوں لیکن "...... عمران نے کہا۔

" جس روز تم نے پاکیشیا کے خلاف صرف سوچا بھی تو اسی روز تم بھی میرے ہاتھوں ختم ہو جاؤ گے "...... تنویر نے جواب دیا۔

" شٹ اپ۔ کیا اب تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں رہی۔ عمران اور پاکیشیا کے خلاف سوچے گا "...... جولیا نے یکلخت کاٹ

کھانے والے لہجے میں کہا۔

" یہ سوچ کر تو دیکھے "...... تنویر نے اسی لہجے میں کہا۔

" میں واقعی سوچنا چاہتا ہوں لیکن تنویر کے خوف سے نہیں سوچتا "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگیں۔ عمران، جولیا اور صفدر اس جیپ میں تھے جسے فلیکس ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دوسری جیپ میں تھے اور اسے تنویر ڈرائیو کر رہا تھا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے گریفن پر جرح نہیں کی "...... صفدر نے کہا۔

" اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ ویسے اس کو زندہ رکھنے کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں ایون کے پلان کے بارے میں معلوم ہو گیا "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب اس ایون اور اس کے گروپ کا کیا کرنا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" برسانا کلب کے گرد پکٹنگ کا مطلب ہے کہ وہ اس وقت تک فائر نہیں کھولیں گے جب تک ہم برسانا کلب میں داخل نہ ہو جائیں اور ہم برسانا کلب سے پہلے ہی جیپیں چھوڑ دیں گے۔ ایون کو ہم پہچانتے ہیں اس لئے ایون کو پکڑنا ہو گا اور پھر اس کا گروپ بھی سامنے آ جائے گا "...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایون برسانا کلب سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی سی عمارت کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ سنگری اور دوسرے ساتھی برسانا کلب کے گرد اس طرح پکٹنگ کئے ہوئے تھے کہ جو آدمی بھی برسانا کلب میں داخل ہوتا وہ اسے چیک کر لیتے اور چونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنے والا گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اس لئے یہ گروپ جیسے ہی برسانا کلب میں داخل ہوتا انہیں معلوم ہو جاتا اور ایون نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس برسانا کلب کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے تاکہ معاملہ حتمی طور پر ختم ہو جائے ورنہ ان لوگوں کو معمولی سا موقع ملتے ہی معاملات خراب ہو سکتے تھے۔ ایون اکیلی یہاں موجود تھی حالانکہ رات گہری ہو چکی تھی لیکن وہ اس لئے جاگ رہی تھی کہ کسی بھی وقت مشن مکمل ہو سکتا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور اس کا اسسٹنٹ سنگری اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ کیوں آئے ہو"...... ایون نے چونک کر کہا۔

"مادام۔ گریفن اور اس کا گروپ بھی پاکیشیائیوں کے خلاف کام کرنے کاسکا پہنچ گیا ہے"...... سنگری نے کہا تو ایون بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسے معلوم ہوا ہے"...... ایون نے کہا۔

"مادام۔ گریفن کے ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے لیکن وہ آج چھٹی پر تھا۔ البتہ اب شام کو ڈیوٹی پر آیا تو اسے معلوم ہوا کہ گریفن کے سیکشن انچارج رچرڈ نے اپنے ایکشن سیکشن کے روڈی کو فون پر کہا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر تیار کرے۔ باس گریفن اور وہ ابھی کاسکا جا رہے ہیں اور ساتھ ہی اس نے روڈی کو آٹھ مسلح افراد کو مع خصوصی اسلحہ تیار رہنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر وہ چلے گئے۔ اس کا علم ہمارے آدمی کو فون میموری چیک کرنے پر ہوا تو اس نے ایکشن گروپ کے اڈے پر فون کر کے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ لوگ روانہ ہو چکے ہیں۔ اس نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے"...... سنگری نے کہا تو ایون نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ بہت برا ہوا۔ اب کیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہم سے پہلے ان پاکیشیائیوں پر ہاتھ ڈال دیں اور ہم یہاں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں"...... ایون نے بڑے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"گریفن کے ایکشن گروپ کے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ آسٹرم ہے۔ وہ میرا گہرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس ہیلی کاپٹر میں نصب

"ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کیا ہے کیونکہ ہم اکثر اس فریکونسی پر بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے کال کروں"...... سنگری نے کہا۔

"کیا کہو گے۔ ہیلی کاپٹر میں ظاہر ہے گریفن اور دوسرے لوگ بھی موجود ہوں گے"...... ایون نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ وہ ہیلی کاپٹر میں ہی رہیں۔ انہوں نے بہرحال کسی نہ کسی سپاٹ پر پھیل کر پکٹنگ کرنی ہے اور آسٹرم سے کچھ نہ کچھ اشارہ تو مل ہی جائے گا"...... سنگری نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو بات۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... ایون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سنگری نے جیب سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سنگری کالنگ آسٹرم۔ اوور"...... سنگری نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ آسٹرم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ارے کہاں ہو آسٹرم۔ یہاں رین بو کلب میں زبردست فنکشن ہے اور تم غائب ہو۔ اوور"...... سنگری نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"سوری سنگری۔ میں ڈیوٹی پر ہوں اس لئے اس فنکشن کو میرا

طرف سے بھی تم ہی اٹنڈ کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے آسٹرم نے جواب دیا۔

"کہاں ہو۔ کیا کہیں دور پہنچے ہوئے ہو۔ اوور"...... سنگری نے کہا۔

"ہاں۔ میں کاسکا میں ہوں۔ چیف اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ۔ یہاں کوئی خاص مشن ہے۔ اوور"...... آسٹرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کاسکا میں۔ اوہ۔ اتنی دور کیا مشن پیش آگیا تمہارے چیف کو۔ اوور"...... سنگری نے جان بوجھ کر کہا۔

"کوئی ایشیائی گروپ ہے۔ اس کے خلاف پکٹنگ کی گئی ہے۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ اوور"...... آسٹرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی گروپ۔ تو کیا تم خاص کاسکا میں ہو۔ چیف کہاں ہے تمہارا۔ اوور"...... سنگری نے کہا۔

"میں تو کاسکا سے کافی فاصلے پر اکیلا ہوں۔ چیف اپنے گروپ کو لے کر یہاں سے جیپوں میں کیون کی طرف گیا ہوا ہے۔ وہاں پکٹنگ کی گئی ہو گی۔ اوور"...... آسٹرم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تم جلدی واپس بھی نہ آسکو گے۔ ٹھیک ہے۔ اب کیا جا سکتا ہے۔ اوکے۔ گڈ لک۔ اوور اینڈ آل"...... سنگری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیون کہاں ہے سنگری"...... ایون نے پوچھا۔
"کیون وہ قصبہ ہے مادام جہاں سے خفیہ طور پر سرحد پار کرائی
جاتی ہے۔ پھر ایک انتہائی خطرناک پہاڑی راستے سے گزر کر مین روڈ
پر آتے ہیں اور یہی مین روڈ یہاں راست قصبے پہنچتی ہے جہاں ہم
موجود ہیں اور آسٹرم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات طے ہو گئی
ہے کہ گریفن اپنے سیکشن سمیت کیون میں مین روڈ کے درمیان
پکٹنگ کئے ہوئے ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ جیسے ہی وہاں سے گزریں
گے یہ لوگ ان پر میزائل کھول دیں گے اور ان کا بچ جانا ناممکن
ہے"...... سنگری نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ کامیابی گریفن کے حصے میں آئی ہے"
ایون نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔
"یس مادام۔ اب تو یہ بات واضح ہو گئی ہے اور اس وقت
پوزیشن ایسی ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ ا
وقت پاکیشیائی ایجنٹوں پر حملہ ہو چکا ہو گا یا چند منٹ بعد ہونے وا
ہو گا"...... سنگری نے جواب دیا۔
"تو پھر یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ ہمیں واپس جانا چاہئے"۔ ای
نے کہا۔
"اب رات کو تو واپسی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب صبح کو
صورت حال معلوم کر کے ہی جائیں گے۔ میں اپنے ساتھیوں
لاتا ہوں اور آپ بھی آرام کریں"...... سنگری نے کہا تو ایون

مایوسانہ انداز میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر
نکل گیا۔
"کاش یہ گریفن درمیان میں نہ آتا تو میں اس عمران کو بتا دیتی
کہ ایون کیا ہے اور گیری کو بھی پتہ چل جاتا کہ جس سے وہ ڈرتا تھا
اسے ایون نے چٹکی میں مسل دیا ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ گریفن
نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے"...... ایون نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ملحقہ کمرے میں سونے کے لئے چلی گئی۔
بستر پر لیٹ کر کافی دیر تک وہ مسلسل بڑبڑاتی رہی اور پھر نجانے
اسے کب نیند آ گئی لیکن اچانک ایک زوردار کھٹک کی آواز سن کر وہ
بے اختیار جاگ پڑی اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے جو منظر دیکھا اس
نے اسے بت سا بنا دیا۔ چند لمحوں تک وہ بت بنی اپنی جگہ پر ساکت
پڑی رہی پھر یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ یہ زوردار کھٹک
دروازہ کھلنے کی آواز سے پیدا ہوئی تھی اور دروازے پر ایک ایکریمی
لڑکی کھڑی اسے غور سے دیکھ رہی تھی اور ایون کی آنکھیں حیرت کی
شدت سے مزید پھیلتی چلی گئیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت راسٹ قصبہ جہاں برسانا کلب تھ
کے آغاز میں ہی گریفن کی جیپوں سے اتر آیا اور اس نے فلیکس کو کہ
دیا تھا کہ وہ ان جیپوں کو جس انداز میں چاہے واپس لے جائے
جوہن کو بتا دے کہ اس کے اسسٹنٹ نے ان کی باقاعدہ مخبری
ہے اور فلیکس نے اپنا سر ہلا دیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت پید
ہی سڑک سے ہٹ کر اس انداز میں آگے بڑھنے لگا کہ دور سے ان
نشاندہی نہ ہو سکے ۔ پھر برسانا کلب کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے ۔

" اب ہم نے اس طرح پھیل کر کلب کے گرد جانا ہے کہ وہا
ہماری چیکنگ پر موجود افراد ہمیں چیک نہ کر سکیں بلکہ ہم انہ
ہلاک کر دیں" ...... عمران نے کہا اور جولیا عمران کے ساتھ
بڑھنے لگی جبکہ تنویر اور باقی ساتھی علیحدہ علیحدہ سمتوں میں آگے بڑ
لگے ۔ ان سب نے برسانا کلب کی عمارت کی دوسری طرف ا

دوسرے سے ملنے کا پلان بنایا تھا تاکہ چیکنگ کے بارے میں ایک دوسرے کو بتا سکیں جبکہ عمران اور جولیا سڑک پر چلتے ہوئے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ چونکہ رات کا پچھلا پہر تھا اس لئے اس وقت کلب کے گرد سڑک پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی ۔ کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا ۔ عمران جولیا کے ساتھ کلب کے مین گیٹ کے سامنے سے گزرا ۔ مین گیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر کوئی دربان بھی موجود نہ تھا ۔ جولیا اور عمران کافی آگے تک چلے گئے لیکن انہیں وہاں کوئی بھی مشکوک آدمی نظر نہ آیا کہ اتنے میں ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بھی ان سے آ ملے ۔ سب کا یہی فیصلہ تھا کہ کلب کے گرد کوئی چیکنگ یا پکٹنگ نہیں ہے ۔

" اس کا مطلب ہے کہ گریفن نے یا تو جھوٹ بولا تھا یا پھر انہیں کسی ذریعے سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے گریفن کو ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ کسی اور راستے سے وہاں گئے ہوں گے" ...... عمران نے کہا ۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے جیپیں بھی واپس بھجوا دیں اور اب میرے خیال میں آپ کا کلب میں جانے کا ارادہ بھی نہیں ہے" ۔ صفدر نے کہا ۔

" کلب میں جانا تو خطرے سے خالی نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں چیک نہ کر سکے ہوں اور جیسے ہی ہم اطمینان بھرے انداز میں کلب

کے کمروں میں پہنچیں یہ لوگ پورے کلب کو ہی میزائلوں سے اڑا
دیں اور ہم کوئی رسمی سا احتجاج بھی نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا
تو اس کے آخری فقرے پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ ان کے تنے
ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

"تو پھر کیا باقی ساری رات سڑک پر ہی کھڑے کھڑے گزار دینی
ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں ادھر ادھر کوئی پناہ گاہ تلاش کرنا ہو گی ورنہ ہم کسی بھی
لمحے کسی سنجیدہ مسئلے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ٹارک سرکاری ایجنسی ہے
اس میں صرف ایک گریفن کا ہی سیکشن نہیں ہو گا"...... عمران نے
کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے گلے میں
ابھی تک نائٹ ٹیلی سکوپ لٹکی ہوئی تھی۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ
بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا
اور کچھ فاصلے پر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک احاطہ نما عمارت کو غو
سے دیکھنے لگا۔ دراصل اسے شبہ ہوا تھا کہ اس عمارت کی چھت پ
کوئی آدمی چھپا ہوا ہے۔ اس نے جب نائٹ ٹیلی سکوپ سے ا
عمارت کا بغور جائزہ لیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمارت
چھت پر ایک اوٹ کی سائیڈ میں ہیوی میزائل گن کا دہانہ جھانک
تھا اور اس کا رخ ٹھیک اس کلب کی طرف ہی تھا۔ اس کو دیکھ کر
یہی سمجھا تھا کہ کوئی آدمی چھت پر موجود ہے۔ عمران چند لمحے غور
دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نائٹ ٹیلی سکو

کو واپس گلے میں لٹکا لیا۔

"آؤ۔ شاید قسمت یاوری کر رہی ہے"...... عمران نے اپنے
ساتھیوں سے کہا اور سڑک پر اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے وہ سڑک پر
چہل قدمی کر رہا ہو۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر اس کے ساتھ ہی آگے
بڑھتے ہوئے کہا۔

"آ جاؤ۔ خدا کرے ہم چیکنگ میں نہ ہوں"...... عمران نے
آہستہ سے کہا تو جولیا نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ باقی
ساتھی بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ جب عمران نے
دیکھا کہ وہ اس عمارت کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئے ہیں تو عمران
سڑک سے اترا اور پھر مڑ کر وہ اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ عمارت یقیناً ایون اور اس کے سیکشن کے ممبرز کا اڈا ہے اور
انہوں نے برسانا کلب کو میزائل گنوں سے اڑانے کا پورا بندوبست
کر رکھا ہے"...... عمران نے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسے چیک کر لیا"...... جولیا نے
کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نظر آنے لگے
تو عمران نے انہیں میزائل گن کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن اگر ایسا ہوا عمران صاحب تو ہم تو سامنے کھڑے تھے۔
ہمیں تو وہ لازماً چیک کر لیتے جبکہ وہ ہمیں چیک کرنے کے لئے ہی

یہاں آئے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو خود ابھی تک حیران ہوں کہ یہ لوگ کیوں ہمیں چیک نہیں کر رہے۔ بہرحال اب ہم نے اس عمارت کے اندر پہلے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنی ہے اور پھر اندر داخل ہونا ہے کیونکہ عمارت کے اندرونی نقشے کا ہمیں علم نہیں ہے اور یہ بھی علم نہیں ہے کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کیپٹن شکیل نے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول فائر کرنے والا پسٹل نکالا۔ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود تھے اور پھر اس نے خود ہی آگے بڑھ کر عمارت کے اندر تین کیپسول فائر کر دیئے۔

"آؤ"...... عمران نے چند لمحے گزارنے کے بعد کہا اور تیزی سے عمارت کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر انہوں نے عمارت کے چاروں طرف گھوم کر جائزہ لیا۔ عمارت کا مین گیٹ فولادی تھا اور اندر سے بند تھا لیکن اس گیٹ پر چڑھ کر آسانی سے اندر کودا جا سکتا تھا۔ اندر شاید ایک لمبا سا برآمدہ نما عمارت تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر چند کمرے بنے ہوئے تھے۔ باقی کھلا احاطہ تھا۔ دیہاتی انداز کی عمارت تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر تنویر پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس نے پھاٹک کو اندر سے کھول دیا اور باقی ساتھی اندر داخل ہوئے تو اندر ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد

جب عمارت کا جائزہ لے لیا گیا تو معلوم ہوا کہ برآمدے نما عمارت کے اندر بھی چھوٹے چھوٹے کمرے تھے جن میں آٹھ افراد موجود تھے۔ یہ آٹھ افراد ایک ہی کمرے میں شاید فرش پر بچھے ہوئے قالین نما کپڑے پر بیٹھے کارڈ کھیلنے اور شراب پینے میں مصروف تھے کیونکہ بے ہوش کرنے والی گیس کی وجہ سے وہ سب وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ ایک اور کمرے میں ایک لمبے قد کا آدمی ایک کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں ایک پہلو کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر کاسکا کا نقشہ موجود تھا اور پھر عمران نے ایک اور کمرے میں جب دروازے کو دھکیلا تو سامنے ہی بیڈ پر ایک عورت پڑی ہوئی نظر آئی تو عمران تیزی سے مڑ کر باہر آ گیا کیونکہ اس عورت کو تو وہ دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ ایون ہے گیری کی ساتھی لیکن وہ جس حالت میں بستر پر موجود تھی اس حالت میں اسے دیکھنے کی وجہ سے عمران تیزی سے باہر آ گیا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کو اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"کچھ ہونے سے بچنے کے لئے تو باہر آ گیا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ کیا ہوا ہے۔ بہرحال ہم درست جگہ پہنچ گئے ہیں۔ اس کمرے میں ایون صاحبہ استراحت فرما رہی ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ کھڑی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"ایون۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی درست جگہ پر پہنچے

ہیں لیکن یہ لوگ اس طرح مطمئن انداز میں کیوں یہاں بیٹھے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں گریفن کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا کہ اس نے ایسی جگہ پر ناکہ بندی کر لی ہے کہ ہمارے بچنے کا کوئی سکوپ نہیں اور واقعی کوئی سکوپ نہیں تھا اگر عمران صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام نہ لیتے"...... صفدر نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ انہیں ختم کر کے ہم آگے بڑھیں یا یہیں کھڑے رہ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔ وہ سب یہاں اکٹھے کھڑے تھے۔

"ان شراب پینے والوں کو تو ختم کر دو۔ لیکن خیال رکھنا فائرنگ کی آواز اس خاموشی میں دور دور تک سنائی دے گی۔ البتہ وہ آدمی جو دوسرے کمرے میں کرسی پر بیٹھا بیٹھا بے ہوش ہو گیا ہے وہ اس ایون کا خاص آدمی لگتا ہے۔ اس سے معلومات مل سکتی ہیں اس لئے اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اس کمرے میں لے جاؤ جہاں شراب پینے والوں کی لاشیں پڑی ہیں تاکہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اسے معلوم ہو جائے کہ وہ کس پوزیشن میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ جلد ہی زبان کھول دے گا اور جولیا تم جا کر اس ایون کو اٹھا کر وہیں لے آؤ۔ اس کے ہاتھ پیر بھی باندھنے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر کاسکا پہنچ جاتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس ایون کو ہم نے ہلاک نہیں کرنا اور ویسے اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتے اس لئے اس کا کچھ خصوصی بندوبست کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں اس کا خاتمہ نہیں کرنا"...... جولیا نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ گیری کی منگیتر ہے اور گیری نے مجھے فون کر کے خصوصی درخواست کی تھی کہ اسے ہلاک نہ کیا جائے۔ ویسے یہ گیری ہی تھا جس نے مجھے اسرائیلی فیکٹری کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا تو جولیا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں عمران نے ایون کو دیکھا تھا۔ جولیا نے دروازہ کھولا تو دروازہ ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ شاید اس کا وزن جولیا کی توقع سے کم تھا اس لئے ذرا سے جھٹکے سے وہ دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور ابھی جولیا آگے بڑھی ہی تھی کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ سامنے ایک نوجوان عورت بستر پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی مگر جیسے ہی جولیا آگے بڑھی اس عورت نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر کمرے میں موجود ہلکی روشنی میں جولیا نے اس عورت کی آنکھیں کانوں کی طرف پھیلتی ہوئی بخوبی دیکھ لیں۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ تم یہاں۔ کیا مطلب "...... اس عورت نے جو ایون تھی، انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تمہاری دوست ہوں "...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ اس کے قریب پہنچی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ایون چیختی ہوئی واپس بیڈ پر گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کا بازو ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار ایون چیخ مار کر واپس گری اور ساکت ہو گئی۔

" حیرت ہے۔ گیس کے باوجود یہ اس طرح اٹھ بیٹھی ہے جیسے سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوئی ہو "...... جولیا نے کہا اور پھر وہ ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں ایون کا لباس موجود تھا۔ پینٹ شرٹ اور چمڑے کی جیکٹ۔ جولیا نے یہ چیکنگ اس لئے کی تھی کہ ایون ایسے لباس میں سوئی ہوئی تھی کہ جسے سرے سے لباس کہا ہی نہ جا سکتا تھا اور شاید اسی وجہ سے عمران تیزی سے واپس مڑ گیا تھا۔ جولیا نے اس کی جیکٹ کی تلاشی لی۔ جیکٹ کی جیبوں میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا اور پھر اسے اپنی جیکٹ میں ڈال کر اس نے لباس الماری سے اٹھایا اور پھر اس نے خود ہی یہ لباس بے ہوش پڑی ہوئی ایون کو پہنانا شروع کر دیا۔ پینٹ شرٹ اور اس پر جیکٹ پہنا کر اس نے ایون کو گھسیٹ کر

کندھے پر لادا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ مجھے بس یہی خطرہ تھا کہ کہیں تم اس کی لاش گھسیٹتی ہوئی باہر نہ لے آؤ "...... باہر موجود عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو تمہیں اس کی زندگی سے اس قدر دلچسپی ہے کہ تم یہاں میرا انتظار کر رہے تھے "...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ میرا مطلب تھا کہ جس لباس میں یہ سوئی ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی تم نے اسے گولی مار دینی ہے اور اب تم اسے باقاعدہ لباس پہنا کر لے آئی ہو "...... عمران نے جواب دیا تو اس کی بات سن کر جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا تھا۔

" میں واقعی ایسا ہی کرتی لیکن بہرحال چھوڑو۔ اب کہاں لے جانا ہے اسے "...... جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

" آؤ میرے ساتھ "...... عمران نے کہا اور پھر وہ جولیا کو ساتھ لے کر اس بڑے کمرے میں آ گیا جہاں ایون کے ان ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں جو شراب پینے اور کارڈ کھیلنے میں مصروف تھے کہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ البتہ ایک لمبے قد کا آدمی زندہ موجود تھا۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دیئے گئے تھے۔ جولیا نے ایون کو بھی اس کے ساتھ ہی لٹا دیا اور پھر ایک طرف موجود رسی اٹھا کر اس نے ایون کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے

باندھ دیئے۔

"ایون پر شاید گیس کا اثر نہیں ہوا تھا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو جولیا نے اسے ایون کے اٹھ بیٹھنے کی بابت بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایون نے بے ہوشی سے بچنے کے لئے کوئی خاص دوا استعمال کی ہوئی تھی۔ بہرحال اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ میں اس آدمی کو ہوش میں لاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں چاروں طرف نگرانی کے لئے کہہ دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس بندھے ہوئے آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"یہ تو گیس کی وجہ سے بے ہوش ہے۔ کیا اس طرح ہوش میں آ جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے یہ ویسے ہی اس طرح ہوش میں آ جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بھی جھک کر ایون کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو دونوں نے ہاتھ ہٹا لئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد

دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"انہیں سیدھا کر کے بٹھا دو ورنہ یہ خود نہ اٹھ سکیں گے"۔ عمران نے کہا اور خود ہی اس نے اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کر کے دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ جولیا نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں پیچھے ہٹ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ ایون ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچ کر کرسیوں پر بیٹھے عمران اور جولیا کو دیکھنے لگی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی اور ایون دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مم۔ مم۔ مگر وہ گریفن۔ وہ کہاں ہے۔ تم یہاں"...... ایون نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گریفن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پہاڑیوں میں بکھری پڑی ہیں اور تمہارے ساتھیوں کا بھی یہی حشر کیا گیا ہے۔ اب تم دونوں زندہ رہ گئے ہو۔ تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں یہاں کے بارے میں کس نے بتایا ہے"...... ایون نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم تو مجھ سے مل چکی ہو ایون اس لئے تمہارے بارے میں تو میں جانتا ہوں البتہ اس آدمی کو جو یقیناً تمہارا نائب ہے اپنا تعارف کرانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام سنگری ہے اور میں مادام کا اسسٹنٹ ہوں"...... اس آدمی نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو سنو سنگری۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو تفصیل سے مجھے بتا دو کہ تمہیں ہمارے بارے میں کیسے اطلاع ملی ہے اور کیا تم نے گریفن کو بھی اطلاع دی تھی یا گریفن کو اپنے طور پر اس بارے میں اطلاع ملی تھی"...... عمران نے کہا تو سنگری نے مختصر طور پر وہ سارے واقعات بتا دیئے جس طرح اسے جوہن کے اسسٹنٹ سارامیو سے اطلاع ملی تھی۔

" مجھے نہیں معلوم کہ گریفن کو کیسے اطلاع ملی لیکن جب ہمیں معلوم ہوا کہ گریفن کیون میں مین روڈ کے درمیان اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے تو ہم سمجھ گئے کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا اس لئے ہم نے نگرانی ختم کر دی اور آکر اس عمارت میں بیٹھ گئے کیونکہ ایک لحاظ سے اب ہمارے کرنے کا کوئی کام باقی نہ رہا تھا"۔ سنگری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے ایون کہ اسرائیلی فیکٹری کہاں ہے"۔ عمران نے ایون سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" نہیں۔ مجھے تو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"...... ایون نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تمہیں اور سنگری کو زندہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" کاش ہم تمہاری طرف سے غافل نہ ہو جاتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ بہرحال اب جو تمہارا جی چاہے کر گزرو"...... ایون نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ سنگری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" مسٹر سنگری۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تم ہمیں بتا دو کہ فیکٹری کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" آئی ایم سوری۔ اول تو مجھے معلوم ہی نہیں ہے اور اگر معلوم بھی ہوتا تو میں کبھی نہ بتاتا۔ موت تو بہرحال ایک روز آنی ہی ہے لیکن میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا"...... سنگری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم بہادر آدمی ہو سنگری اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں اور ایون کو بھی میں یہ آخری موقع دے رہا ہوں۔ ویسے میں اسے گیری کی منگیتر ہونے کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں لیکن اب اگر تم دونوں نے ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو پھر تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ سنگری اور ایون دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"آؤ مارگریٹ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں زندہ چھوڑنے کی"...... جولیا نے باہر آ کر بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بندھے ہوئے اور بے بس افراد پر فائرنگ کرنا میرے نزدیک بزدلی ہے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ان سے لڑتا رہوں۔ اگر یہ دوبارہ مقابل آئے تو پھر دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس نے اس کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا جس کمرے میں ایون اور سنگری دونوں موجود تھے اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار کاسکا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جلدی کرو میرے ہاتھ کھولو۔ میں اب بھی ان کو ختم کر سکتی ہوں۔ جلدی کرو"...... عمران اور جولیا کے باہر جاتے ہی ایون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کھسک کر اپنی پشت سنگری کی طرف کر دی۔ سنگری کے ہاتھ بھی اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے اس نے بھی اپنی پشت ایون کی طرف کی اور پھر چند لمحوں بعد سنگری نے اپنی انگلیوں کی مدد سے ایون کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھول دی۔ ایون رسیوں سے آزاد ہوتے ہی تیزی سے مڑی اور پھر اس نے سنگری کے بازو بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر موجود ایک کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہے لیکن ایک کھڑکی موجود تھی اور اس میں سلاخیں بھی نہ تھیں۔ چنانچہ اس نے کھڑکی کھولی اور دوسرے لمحے وہ کھڑکی سے

نکل کر عقبی طرف پہنچ گئی۔ سنگری بھی اس کے پیچھے کھڑکی کے راستے باہر آگیا۔ ایون دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف گئی جہاں وہ سوئی ہوئی تھی۔ سنگری بھی اس کے پیچھے تھا۔ ہیلی کاپٹر موجود نہ تھا اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کی آواز پہلے ہی سن لی تھی اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ہی آگے گئے ہیں۔ ایون تیزی سے کمرے میں داخل ہو کر اس الماری کی طرف بڑھی جہاں اس نے سونے سے پہلے اپنا لباس رکھا تھا۔ اس الماری کے نچلے خانے کو کھول کر اس نے اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ جدید ساخت کا خصوصی ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ ایون کالنگ شیرک۔ اوور"...... ایون نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ شیرک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" شیرک۔ پاکیشیائی ایجنٹ ہمارا ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ اس وقت وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہیں اور ان کا رخ کاسکا کی طرف ہو گا۔ وہ دارالحکومت پہنچیں گے۔ تم فوراً انہیں سپیشل مشین پر چیک کرو اور پھر اگر وہ ہوا میں موجود ہوں تو ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دو اور اگر ہیلی کاپٹر کہیں لینڈ کر چکا ہو تو اس جگہ کو چیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ جلدی کرو۔ اوور"...... ایون نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ایون نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں۔ گیری درست کہتا ہے"۔ ایون نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اپنے عقب میں کھڑے سنگری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اور شریف دشمن بھی ہیں۔ ویسے جس طرح وہ ہمیں زندہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ کم از کم ہم اپنے دشمنوں کو کبھی اس طرح زندہ نہ چھوڑتے"...... سنگری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ ایشیائی احمق اسے اخلاق کہتے ہیں۔ نانسنس"...... ایون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے شیرک کی آواز سنائی دی تو ایون نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ شیرک کالنگ۔ مادام ایون۔ اوور"...... شیرک کی آواز سنائی دی۔

" یس ایون اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... ایون نے کہا۔

" مادام۔ ہیلی کاپٹر کاسکا میں موجود ہے۔ جب میں نے اسے چیک کیا تو وہ لینڈ کر چکا تھا۔ میں نے اس کی جگہ ٹریس کر لی ہے۔ ہیلی کاپٹر کاسکا کے نواحی علاقے ہاک میں موجود ہے اور چونکہ وہ زمین پر موجود ہے اس لئے اب کیا حکم ہے۔ کیا ہیلی کاپٹر کو بلاسٹ کر دیا

جائے یا نہیں۔ اوور"...... شریک نے کہا۔

"اب اسے بلاسٹ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ اب یہ لوگ ہیلی کاپٹر میں تو موجود نہیں ہوں گے۔ البتہ تم اسے چیکنگ میں رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ دوبارہ اس پر سوار ہوں اور جیسے ہی یہ فضا میں اٹھے تو تم نے اسے بلاسٹ کر دینا ہے۔ اوور"۔ ایون نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ایون نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ انتھونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"انتھونی۔ میں اور سنگری راست قصبے میں برسانا کلب کے قریب ایک احاطے میں موجود ہیں۔ دشمنوں نے ہمارے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ہمارا ہیلی کاپٹر لے گئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ کسی تفریحی کمپنی کا ہیلی کاپٹر لے کر فوراً یہاں پہنچو۔ اپنے ساتھ چار مسلح آدمی بھی لے آنا۔ ہم نے ان دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اوور"۔ ایون نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے آجاؤ۔ ہم اس احاطے کے باہر موجود

ہوں گے۔ اوور اینڈ آل"...... ایون نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں"...... ایون نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو سنگری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایون کے ہیلی کاپٹر میں کاسکا پہنچ گیا لیکن اس نے ہیلی کاپٹر کو براہ راست کاسکا کے قریب لے جا کر لینڈ کرنے کی بجائے کاسکا کے نواحی علاقے میں اتار دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایون یا سنگری اگر کسی بھی طرح ہیلی کاپٹر کا سراغ لگا لیں تو انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ پھر وہ پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے لیکن کاسکا کے شہری علاقے میں داخل ہوتے ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ ٹیکسی ڈرائیور شاید اس نواحی علاقے میں ہی رہتا تھا اور وہ صبح ہونے پر ٹیکسی لے کر کام پر جا رہا تھا۔

"ہمیں یورگو کلب جانا ہے"...... عمران نے ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بیٹھیں"...... ڈرائیور نے کہا تو عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر چاروں عقبی سیٹ پر ایک دوسرے کے ساتھ تقریباً

پھنس کر اور سمٹ سمٹا کر بیٹھ گئے جبکہ جولیا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی اور پھر ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور نے ایک دو منزلہ خوبصورت اور جدید تعمیر شدہ عمارت کے سامنے ٹیکسی روک دی۔ عمارت پر یورگو کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن موجود تھا۔ البتہ کلب کا مین گیٹ بند تھا۔ ظاہر ہے کلب کی تمام سرگرمیاں شام اور رات کو عروج پر ہوتی ہوں گی۔ اس وقت جبکہ ابھی صبح ہو رہی تھی کلب میں سوائے چوکیداروں کے اور کون مل سکتا تھا۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور اس کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک طرف سے ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے چلتا ہوا ان کی طرف آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جناب کلب تو بند ہے۔ شام کو کھلے گا"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اس کلب کے مالک یورگو سے ملنا ہے۔ وہ کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر آنے والے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ وہ تو عقبی طرف اپنی رہائش گاہ پر ہیں لیکن اس وقت تو وہ سو رہے ہوں گے۔ وہ دس گیارہ بجے سے پہلے تو نہیں اٹھتے"...... آنے والے نے نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم ہمیں وہ جگہ بتا دو۔ ہم بعد میں آ جائیں

گے"...... عمران نے کہا۔

"آئیے میرے ساتھ"...... اس آدمی نے جو یقیناً کلب کا چوکیدار تھا، جواب دیا اور پھر وہ اس کی رہنمائی میں کلب کی عمارت کے عقبی طرف پہنچ گئے۔ یہاں علیحدہ ایک رہائشی یونٹ تھا جس کا گیٹ بند تھا۔ باہر یورگو کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"یہ ہے جناب ان کی رہائش گاہ"...... چوکیدار نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی واپس مڑ گئے۔

"ایک منٹ۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کاسکا کلب کا مینجر میکن کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ مگر"...... چوکیدار نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"جناب میں کاسکا کلب میں طویل عرصہ تک کام کرتا رہا ہوں اس لئے تو مجھے معلوم ہے کہ جناب میکن کلب میں نہیں رہتے۔ وہ کاسکا کی سب سے بڑی کالونی سٹار کالونی کی کوٹھی میں رہتے ہیں۔ اس کوٹھی کا نام بھی کاسکا ہاؤس ہے اور یہ کالونی کے بڑے باغ کے سامنے ہے جناب"...... چوکیدار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو آنے کا کہہ کر وہ سڑک کی طرف مڑ گیا۔

"کیا تم میکن کو اس کی رہائش گاہ پر ملنا چاہتے ہو"...... جولیا نے

پوچھا۔

"ہاں۔ کاسکا کلب بھی ظاہر ہے رات کو ہی کھلتا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ پہلے اس یورگو سے مل کر اس سے رہائش، اسلحہ اور کاریں وغیرہ حاصل کر لی جائیں لیکن اب شام تک کون انتظار کرے اس لئے کیوں نہ ہم سیدھے اس میکن کے پاس ہی پہنچ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی ہوٹل میں بیٹھ کر ناشتہ وغیرہ کر لینا چاہئے۔ اس کے بعد ہم یورگو سے مل سکتے ہیں کیونکہ میکن سے اس فیکٹری کا محل وقوع معلوم کریں گے لیکن ظاہر ہے ریڈ کرنے کے لئے ہمیں اسلحہ اور کاروں کی ضرورت تو پڑے گی"...... صفدر نے کہا۔

"انتظار کیا کرنا ہے ابھی جا کر اس یورگو کو اٹھا لیتے ہیں"۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم اس میکن سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی رہائش گاہ پر ایک سے زیادہ کاریں بھی موجود ہوتی ہیں اور اسلحہ بھی"...... عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آؤ"...... جولیا نے کہا تو تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہوں نے دو ٹیکسیاں حاصل کیں اور پھر سٹار کالونی پہنچ گئے۔ سٹار کالونی کے آغاز میں انہوں نے ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور پھر پیدل ہی آگے بڑھتے

رہے۔ صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے کالونی کی سڑکیں ویران پڑی
ہوئی تھیں۔ یہاں زندگی کی ہماہمی شاید صبح سویرے شروع نہ ہوتی
تھی اس لئے سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ ویسے بھی کالونی کی شاندار
اور عظیم الشان کوٹھیاں بتا رہی تھیں کہ یہ امراء کی کالونی ہے اور
امراء تو ویسے ہی صبح سویرے اٹھنا کسرشان سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان
ویران سڑکوں پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور پھر تھوڑی دیر
بعد وہ ایک عظیم الشان دو منزلہ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔
وہاں کاسکا ہاؤس کا بورڈ موجود تھا۔

" آؤ۔ اب زبردستی کا مہمان ہی بننا پڑے گا"...... عمران نے کہا
اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان جس کے جسم پر باقاعدہ
یونیفارم تھی باہر آگیا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ایکریمین
میک اپ میں تھے اس لئے آنے والا انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" جی صاحب"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم ناراک سے آئے ہیں اور میکن صاحب کے مہمان ہیں۔
ہماری فلائٹ غلط وقت پر پہنچی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آئیے جناب۔ گیسٹ روم میں آجائیں جناب"۔ مہمان کا
سن کر چوکیدار نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اس کے پیچھے
چلتے ہوئے کوٹھی میں داخل ہوئے۔ ایک طرف باقاعدہ گیسٹ

پورشن بنا ہوا تھا۔ چوکیدار انہیں وہاں لے آیا اور اس نے گیسٹ
پورشن کا دروازہ کھول دیا۔

" تمہارے مالک کس وقت بیدار ہوتے ہیں"...... عمران نے
پوچھا۔

" جناب وہ تو دوپہر کے قریب اٹھیں گے۔ البتہ میں ان کے
باورچی کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کے لئے ناشتہ وغیرہ تیار کر دے اور
ان کے مینجر صاحب ایک دو گھنٹے بعد آجائیں گے۔ میں انہیں بھی بتا
دوں گا۔ وہ آپ سے مل لیں گے"...... چوکیدار نے کہا تو عمران نے
نہ صرف اس کا شکریہ ادا کیا بلکہ جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس
نے زبردستی چوکیدار کی جیب میں ڈال دیا اور چوکیدار سلام کر کے
واپس مڑ گیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہال نما کمرے میں
موجود صوفوں پر آکر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد چوکیدار ایک اور
آدمی سمیت اندر داخل ہوا۔ دوسرا شاید باورچی تھا۔ وہ ایک بڑی سی
ٹرالی دھکیلتا ہوا لے آرہا تھا جس پر ناشتے کا سامان موجود تھا۔

" جناب۔ یہ صاحب کا باورچی ہے۔ ناشتہ لے آیا ہے"۔ چوکیدار
نے کہا تو عمران نے نہ صرف اس باورچی کا شکریہ ادا کیا بلکہ اسے بھی
انعام کے طور پر ایک بڑا نوٹ دے دیا۔ باورچی کا چہرہ بھی نوٹ ملتے
ہی کھل اٹھا تھا۔ اس نے صوفے کے سامنے موجود میزوں پر ناشتہ
لگانا شروع کر دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑے اطمینان
سے ناشتہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد باورچی اور چوکیدار واپس آکر برتن

اکٹھے کر لے گئے۔

"جناب۔ مینجر صاحب ابھی آنے ہی والے ہیں"...... چوکیدار نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ویسے یہ میکن خاصا مہمان نواز واقع ہوا ہے کہ اسے علم ہی نہیں ہے کہ اس کے مہمانوں کو باقاعدہ ناشتہ سرو کیا جا رہا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے ایکریمین میک اپ کا کمال ہے۔ اگر ہم اپنے اصل حلیوں میں ہوتے تو شاید ہمیں گیٹ سے ہی واپس بھیج دیا جاتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد چوکیدار ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"یہ مالک کے مینجر ہیں مارٹن صاحب"...... چوکیدار نے کہا۔

"میرا نام مارٹن ہے اور مینجر ہوں"...... آنے والے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم ناراک سے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کی آمد کی تو کوئی اطلاع ہمیں نہیں ہے"...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بعض مہمانوں کو اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور ہمارا شمار بھی ان ہی مہمانوں میں ہوتا ہے مینجر صاحب"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بیشک آرام فرمائیں۔ باس تو ابھی چار پانچ گھنٹوں سے پہلے باہر نہیں آئیں گے اور جب وہ آئیں گے تو میں آپ کی آمد کی اطلاع انہیں دے دوں گا"...... مینجر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور مینجر واپس مڑا اور تیزی سے قدم اٹھاتا واپس چلا گیا۔

"اب کیا ہم یہاں اس نواب کے باہر نکلنے کا انتظار کرتے رہیں گے"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم رات بھر کے جاگے ہوئے ہیں اور شاندار ریسٹ ہاؤس مل گیا ہے۔ اطمینان سے سو جاؤ۔ پھر غسل وغیرہ کرنا اور تازہ دم ہو جانا کیونکہ ایک تو ہمیں شاید یہیں سے لیبارٹری جانا پڑے اور دوسری بات یہ کہ ٹاراک بھی اب تک ہمارے خلاف فعال ہو چکی ہو گی اس لئے یہ سب سے محفوظ جگہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ٹاراک ہمارے خلاف حرکت میں آ چکی ہو گی۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم نے ایون اور اس کے نائب سنگری کو زندہ چھوڑ دیا ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے اپنے ہاتھ بھی آزاد کر لئے ہوں گے اور اس کمرے سے بھی نکل آئے ہوں گے۔ اس قصبہ میں یقیناً فون بھی ہو گا اس لئے انہوں نے اپنے ہیلی کاپٹر کو

تلاش کرنے کی کوشش کی ہو گی اور اب تک تلاش بھی کر چکے ہوں
گے کہ ہم کاسکا میں موجود ہیں اور ٹاراک سرکاری ایجنسی ہے اس
لئے پورے کاسکا میں ہماری تلاش انتہائی شدومد سے جاری ہو گی"۔
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیوں انہیں زندہ چھوڑ دیا۔ تمہارے اندر یہ رحم
کے جذبات کسی روز ہم سب کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوں
گے"...... جولیا نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے رحمدلانہ جذبات کی وجہ سے
انہیں زندہ چھوڑا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا۔ اگر دو گولیاں ان کے جسموں میں اتار دی جاتیں یا
ان کی گردنیں توڑ دی جاتیں تو یہ معاملہ بہرحال پیش نہ آتا"۔ جولیا
نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر۔ سیکرٹ ایجنسی دو جمع دو چار کا نام نہیں
ہوتا۔ اس میں ہر امکان کو سامنے رکھ کر قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ فرض
کیا اگر ہم ان دونوں کو ہلاک کر دیتے تو تمہارا کیا خیال ہے دن کے
وقت ان کی لاشیں سامنے نہ آتیں یا کاسکا میں ٹاراک کا کوئی ایجنٹ
نہ تھا جو اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر کے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دیتا اور پھر
ان کی تلاش شروع ہو جاتی۔ ادھر گریفن اور اس کے ساتھیوں کی
لاشیں بھی مل چکی تھیں تو کیا وہ ہماری تلاش نہ کرتے۔ اب آؤ
دوسری طرف۔ ظاہر ہے ہمارے پاس اس فیکٹری کے بارے میں

ابھی تک کوئی اطلاع موجود نہیں ہے۔ صرف اتنی سی بات ہمیں
معلوم ہے کہ یہ میکن اس سے واقف ہو سکتا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہوا
تو پھر کیا ہو گا۔ ہم اسے کہاں اور کیسے تلاش کریں گے اور اب جبکہ
ایون اور سنگری دونوں کو میں نے بتا دیا ہے کہ ہم فیکٹری کی تلاش
کے لئے کاسکا پہنچ چکے ہیں تو اب لامحالہ ان کی ڈیوٹی اس فیکٹری پر
لگائی جائے گی۔ انہیں تو یہی خیال تھا کہ ہم نے پراسرار ذریعہ سے
اس فیکٹری کا پتہ چلا لیا ہے اور ہم اس ایون کا پیچھا کرتے ہوئے وہاں
پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ کیا ایون ہمیں اطلاع دے گی"...... جولیا نے
جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا
بے اختیار چونک پڑی۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھنے لگی جیسے عمران
شیشے کا بنا ہوا ہو اور وہ اس کے پار دیکھ رہی ہو۔ اس کے چہرے پر
پتھریلا پن پیدا ہو گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ میرا مطلب تھا کہ دل کو دل سے راہ
ہوتی ہے اس لئے راستے میں کہیں نہ کہیں ملاقات ہو ہی جائے گی"۔
عمران نے جولیا کے انداز پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے کردار کے مالک نہیں ہو لیکن نجانے
کیا بات ہے کہ جب تم اس قسم کی گھٹیا بات کرتے ہو تو مجھے یوں

محسوس ہوتا ہے جیسے میں کسی انتہائی گھٹیا ذہن کے آدمی کی بات سن رہی ہوں"۔۔۔۔۔ جولیا نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ ہے ہی ایسا۔ تمہیں درست محسوس ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے موقع دیکھتے ہی چوٹ لگاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک ایک ہزار بار میرے ہاتھوں زندہ دفن ہو چکا ہوتا"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" واہ۔ اسے کہتے ہیں رحمدلی کہ موت کا لفظ بھی زبان پر لانا پسند نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ زندہ دفن کرنا زیادہ رحمدلانہ بات ہے"۔ عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ آپ اصل بات گول کر گئے کہ ایون کو اگر لیبارٹری کے بارے میں بتا دیا جائے گا تو ہمیں کیسے معلوم ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

" ہیلی کاپٹر میں ایک ڈائری موجود تھی جو اس وقت میری جیب میں ہے اور اس ڈائری میں ایون کی مخصوص فریکونسی، سنگری کی مخصوص فریکونسی اور ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے فون نمبرز سب درج ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے اپنی یادداشت کے لئے نوٹ کر رکھے ہوں گے۔ سنگری اور ایون سے میری بات ہو چکی ہے اس لئے

کسی بھی لمحے ان فریکونسیوں اور فون نمبرز کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فریکونسی کے ذریعے جہاں ایون موجود ہو گی وہاں کا محل وقوع معلوم کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوہ واقعی اس لحاظ سے تو ان کا زندہ چھوڑ دینا واقعی ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ اس بار جولیا نے کہا۔

" کسی آدمی کی موت کے بعد فائدہ اٹھانے کا باب ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے اس لئے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ جب تک معاملات مکمل طور پر سیٹل نہ ہو جائیں لوگوں کو ہلاک نہ کیا جائے اور اسی لئے میں تو گریفن کو زندہ ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن تنویر صاحب کے نزدیک موت اس انسان سے چھٹکارے کا سب سے آسان طریقہ ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے کہ اس طرح آئندہ پیش آنے والی مشکلات کا راستہ بند ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر انہوں نے واقعی باری باری غسل کیا اور فریش ہو گئے۔ اچانک دروازہ کھلا اور مینجر مارٹن اندر داخل ہوا۔

" باس تشریف لا رہے ہیں جناب"۔۔۔۔۔ مینجر نے تیز لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

" مجھے اس سے معلوم کرنا ہو گا لیکن یہ آسانی سے سب کچھ نہیں بتائے گا اس لئے جب میں سر پر ہاتھ رکھوں اور اشارہ کروں تو تم نے باہر جا کر باقی افراد کا اس طرح خاتمہ کرنا ہے کہ ہم اس سے اطمینان

سے ضروری معلومات حاصل کر سکیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ سوٹ موجود تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اپنے چہرے مہرے سے انتہائی شاطر اور عیار قسم کا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں تیزی سے گردش کر رہی تھیں۔

"میرا نام میکن ہے"...... اس نے اندر داخل ہوتے ہی تیز مگر قدرے بااخلاق لہجے میں کہا۔ عمران چونکہ اس آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا اس لئے اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے بھی سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ناراک سے آئے ہیں اور میرے مہمان ہیں جبکہ"...... میکن نے بغیر مصافحہ کئے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اپنی نشست پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھی بھی خاموشی سے بیٹھ گئے۔ میکن کے پیچھے اس کا مینجر مارٹن بھی اندر داخل ہوا تھا اور وہ اب میکن کے صوفے کی سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"میں نے آپ کے ملازم اور مینجر کو یہی بتایا تھا اس لئے یہ بات آپ تک پہنچائی گئی ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کے ایک سینڈیکیٹ سے

ہے۔ ریڈ سینڈیکیٹ سے"...... عمران نے کہا تو میکن اور مارٹن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر ریڈ سینڈیکیٹ کا نام سن کر بے اختیار تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران دل ہی دل میں ان کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اندھیرے میں جو تیر پھینکا تھا وہ واقعی نشانے پر لگا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا کا ریڈ سینڈیکیٹ اسلحے کی اسمگلنگ میں پورے ایکریمیا اور یورپ پر چھایا ہوا تھا۔ اس کا اندازہ یہی تھا کہ میکن جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ مشینری وغیرہ منگواتا رہتا ہے وہ دراصل مشینری کی آڑ میں اسلحے کی اسمگلنگ کرتا تھا کیونکہ ریڈ سینڈیکیٹ کے بارے میں عمران کو جس حد تک معلومات تھیں اس کے مطابق ریڈ سینڈیکیٹ بھی اسلحہ کی اسمگلنگ کے لئے بظاہر ادویات اور مشینری کے کنٹینرز ہی استعمال کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ریڈ سینڈیکیٹ کے نام لیا تھا۔

"ریڈ سینڈیکیٹ۔ کیا مطلب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... میکن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ البتہ ریڈ سینڈیکیٹ کے الفاظ سننے کے بعد اس کی آنکھوں کی گردش پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"مسٹر میکن۔ کیا مخصوص بزنس کے سلسلے میں آپ کے مینجر آپ کے رازداں ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں باہر بھیج دیں"...... عمران نے کہا۔

"مارٹن تم باہر جاؤ اور خیال رکھنا مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے"۔ میکن نے ہاتھ اٹھا کر سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہوئے مارٹن سے کہا۔

"یس سر"...... مارٹن نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر ہال کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں مسٹر مائیکل"...... میکن نے کہا۔

"کھل کر بات یہ ہے مسٹر میکن کہ آپ اسرائیل کے نمائندے ہیں اور کاسکا میں اسرائیلی فیکٹری کے لئے مشینری آپ کے ذریعے فیکٹری تک پہنچتی ہے۔ ہمیں اس فیکٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو میکن چند لمحے اس طرح عمران کو دیکھتا رہا جیسے عمران نے کوئی ایسی زبان بول دی ہو جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہو۔

"فیکٹری۔ اسرائیل۔ مشینری۔ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میرا ان چیزوں سے کیا تعلق۔ میں تو کاسکا بار کا مالک اور مینجر ہوں"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد میکن نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ سینڈیکیٹ اس کیمیائی اسلحے کا بزنس حاصل کرنا چاہتا ہے مسٹر میکن۔ جو اسلحہ اس فیکٹری میں تیار ہوتا ہے اور ہم اس لئے یہاں آئے ہیں تاکہ اس فیکٹری کے کسی ذمہ دار آدمی سے معاہدہ کر

سکیں اور یہ بات ریڈ سینڈیکیٹ کو معلوم ہے کہ آپ اس فیکٹری کے لئے مشینری منگواتے ہیں اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ریڈ سینڈیکیٹ ایسے معاملات میں انتہائی فیاض بھی ہے اس لئے آپ کو آپ کا انتہائی معقول حصہ باقاعدگی سے ملتا رہے گا اور اگر آپ نے انکار کیا تو پھر ریڈ سینڈیکیٹ کے پاس دوسرے حل بھی موجود ہیں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر مائیکل۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ تشریف لے جائیں اور اپنے سینڈیکیٹ کو بتا دیں کہ میرا واقعی ان معاملات سے کسی طور پر بھی کوئی تعلق نہیں ہے"...... میکن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ مشینری منگواتے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"منگواتا ہوں لیکن یہ میرا سائیڈ بزنس ہے اور یہ مشینری ہی ہوتی ہے۔ عام مشینری جن کے میرے پاس آرڈرز بک ہوتے ہیں"۔ میکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ حقائق سے انکار کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ ہم ریڈ سینڈیکیٹ کو آپ کے تعاون نہ کرنے کی رپورٹ دے دیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اس انداز میں آگے پیچھے کیا جیسے بکھرے ہوئے بال درست کرنا چاہتا ہو۔ یہ اس کا مخصوص اشارہ تھا۔ اس اشارے کے ساتھ ہی تنویر اور

صفدر دونوں بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ بات چیت کریں۔ ہم آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ یکلخت چھت پر موجود روشن بلب اس طرح بجھ گیا جیسے بجلی کی رو اچانک فیل ہو جانے سے تمام روشنیاں گل ہو جاتی ہیں لیکن دوسرے ہی لمحے تیز روشنی سے کمرہ نہا سا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس تیز روشنی نے اس کے ذہن کے اندر شگاف ڈال دیئے ہوں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تاریکی نے اس طرح غلبہ پا لیا جیسے گہرا بادل سورج کے سامنے آ جانے سے ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے اور پھر جس قدر تیزی سے اس کے ذہن پر اندھیرا چھایا تھا اسی تیزی سے اندھیرا چھٹ گیا اور عمران نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ اس ریسٹ ہاؤس کے ہال نما کمرے میں موجود نہیں ہے بلکہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہے یہ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے کوئی تہہ خانہ دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں تک تو عمران کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کیونکہ روشنی جانے اور آنے کے دوران اس کے ذہن کے مطابق چند لمحوں کا وقفہ تھا اور اتنے کم وقفے میں اتنی بڑی تبدیلی ناممکن دکھائی دیتی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن نے معاملات کو سمجھنا شروع کر دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ میکن نے کسی پراسرار انداز میں انہیں بے ہوش کیا اور پھر یہاں اس

تہہ خانے میں لا کر ان راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا۔ عمران نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح راڈز میں جکڑے ہوئے کرسیوں پر موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے سارے ساتھی اپنے اصل چہروں میں تھے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ اس کا اپنا میک اپ بھی صاف ہو چکا تھا۔

"یہ جگہ اس میکن کی تو نہیں ہو سکتی۔ یہ کسی سیکرٹ ایجنسی کا ٹارچر روم ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ میک اپ واشنگ اور راڈز والی کرسیاں اور اس کمرے میں موجود ٹارچنگ کا جدید اور قدیم سامان یہ سب کچھ اس بات کو ظاہر کرتے تھے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کس کی قید میں ہیں کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرنج تھی جس میں براؤن رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"اوہ۔ تمہیں خود بخود ہوش آ گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔ اس نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ کہیں سرنج میں موجود محلول کم نہ پڑ جائے اور تم ویسے ہی بے ہوش رہ جاؤں"...... عمران نے جواب دیا تو آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تمہارے بارے میں مادام نے بتایا

ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اور تم نے مارکیم ریز کے باوجود خود بخود ہوش میں آکر مادام کی بات کو سچ ثابت کر دیا ہے"...... اس نوجوان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مادام سے تمہارا مطلب شاید مادام ایون ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں اور وہ ابھی آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تم سب کو ہوش میں لے آؤں"...... نوجوان نے کہا۔

" تو پھر یہ محلول ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مارکیم ریز کا اثر زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے تک ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ چار گھنٹے گزر چکے ہیں اس لئے میرے ساتھی بھی میری طرح خود بخود ہوش میں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" آسکتے ہوں گے لیکن مجھے چونکہ حکم ہے اس لئے حکم کی تعمیل تو میں نے کرنی ہے"...... اس نوجوان نے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام آرتھر ہے"...... اس نوجوان نے صفدر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا ہم کاسکا میں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ تم دارالحکومت میں ہو۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں"...... آرتھر نے صفدر کے بازو سے سوئی نکال کر اس کے

ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" ہمیں کاسکا سے یہاں کس چیز پر لایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہیلی کاپٹر پر"...... آرتھر نے جواب دیا۔

" اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو وہیں کاسکا میں بھی ہو سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

" اس کا جواب مادام ہی دے سکتی ہیں۔ میں نہیں"...... آرتھر نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے اب راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ یہ راڈز دروازے کے قریب دیوار میں نصب سوئچ بورڈ سے آپریٹ کئے جاتے ہیں۔ آرتھر اس دوران سب سے آخر میں موجود جولیا کو انجکشن لگا کر واپس مڑا۔

" میرا دوستانہ مشورہ یہی ہے کہ اگر کوئی دعا وغیرہ مانگنی ہے تو مانگ لو۔ مادام انتہائی غصے میں ہے۔ اس نے تم سب کو گولی سے اڑا دینا ہے"...... آرتھر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" صرف ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو آرتھر دروازے سے مڑ گیا۔

" مادام اور کاسکا کلب کے مینجر میکن کے درمیان کیا رابطہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو یہاں ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہوں"۔ آرتھر نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی اس کے باقی ساتھی ہوش میں آجائیں گے اور انہیں معلوم ہو گا کہ وہ ایون کی قید میں ہیں تو انہوں نے لازماً عمران پر چڑھائی کر دینی ہے کہ اس نے کیوں ایون کو زندہ چھوڑا تھا لیکن عمران اصل میں یہ سوچ رہا تھا کہ میکن نے اچانک ان پر مار کیم ریز سے جو وار کیا تھا وہ اس نے کیوں کیا اور پھر اس نے کیسے ایون سے رابطہ کیا۔ یہی سوالات اس کے ذہن میں گھوم رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کے جواب اس کے پاس نہیں تھے اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے اور پھر جیسا عمران نے سوچا تھا ویسے ہی ہوا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایون کی قید میں ہیں تو ان کا سارا غصہ عمران پر نکلا کہ اس کی رحمدلی اور گیری سے دوستی کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

"وجہ میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں۔ ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ اب اس ایون کو مزید کوئی رعایت نہیں ملے گی۔ جولیا یہ راڈز ہمارے لئے ضرور تنگ ہیں لیکن تم ان میں سے کھسک کر باہر آ سکتی ہو"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی اس نے کوشش کا آغاز ہی کیا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایون فاتحانہ انداز میں اندر داخل

ہوئی۔ اس کے پیچھے سنگری تھا اور سنگری کے پیچھے وہی آدمی آرتھر تھا جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ آرتھر کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ ایون اور سنگری دونوں ان کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اب تم یقیناً پچھتا رہے ہو گے کہ تم نے ہمیں زندہ کیوں چھوڑا تھا"...... ایون نے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پچھتاتا وہ ہے ایون جو غلط فیصلے کرتا ہے۔ میں نے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا تھا اس لئے پچھتانے کا کیا سوال"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بہرحال پچھتانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں کیونکہ میں ایسے غلط یا درست فیصلے نہیں کیا کرتی۔ تم سب کو اب ہلاک ہونا ہو گا"...... ایون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ بتاؤ گی کہ میکن کے ساتھ تمہارا کیا تعلق ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ ضرور بتاؤں گی۔ تم میکن کی کوٹھی پر پہنچے تو میکن کو تمہاری آمد کی فوری اطلاع دے دی گئی۔ میکن اسرائیل کا خاص ایجنٹ ہے۔ اسے بہرحال یہ اطلاع تو تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ اسرائیلی پراجیکٹ کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے اس نے سب سے پہلے اسرائیلی حکام کو کال کر کے یہ شبہ ظاہر کیا کہ اس تک پہنچنے والے پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں جس پر اسرائیلی حکام نے اسے

براہ راست تم لوگوں سے ٹکرانے سے روک دیا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ انہوں نے اس سلسلے میں ٹاراک سے رابطہ کیا تو چیف نے مجھ سے رابطہ کیا۔ ہم اس دوران کاسکا پہنچ چکے تھے۔ میں نے فون پر میکن سے رابطہ کیا تو اس نے تمہارے بارے میں بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ جس ریسٹ ہاؤس میں تم موجود ہو وہاں مار کیم ریز فائر کرنے کا جدید سسٹم موجود ہے تو میں نے اسے کہا کہ وہ تم لوگوں پر اچانک اس طرح مار کیم ریز فائر کرے کہ تم ہوشیار نہ ہو سکو۔ چنانچہ اس نے اپنے مینجر کی مدد سے کارروائی کی اور تم بے ہوش ہو گئے تو اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے وہاں جا کر تمہیں دیکھا تو میں نے تمہیں پہچان لیا۔ ہمارا ہیلی کاپٹر جو تم لے گئے تھے وہ بھی ہمیں مل گیا تھا اس لئے میں تم سب کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے آئی۔ تمہارے میک اپ واش کئے اور تمہیں راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ البتہ ایک بات تم سے پوچھنی ہے کہ یہ عورت تو سوئس نژاد ہے پھر یہ تمہارے ساتھ کس حیثیت سے ہے"۔ ایون نے کہا۔

" دوست جس مقصد کے لئے دوست کے ساتھ رہتا ہے اسی مقصد کے لئے یہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن کیا تم نے اسرائیلی حکام کو بتا دیا ہے کہ تم ہمیں فوری ہلاک کرنے کی بجائے یہاں لے آئی ہو اور ہمیں ہوش میں بھی لایا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" اسرائیلی حکام کا مجھ سے براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ البتہ چیف کو میں نے بتا دیا ہے کہ تم میری گرفت میں آ چکے ہو اور اب میں تمہیں اپنی مرضی سے ہلاک کروں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے گیری کو بھی اطلاع دے دی ہے کہ وہ جس کام کو ناممکن سمجھتا تھا وہ ایون نے ممکن بنا دیا ہے"...... ایون نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہیں وہاں کاسکا میں کہا تھا کہ آئندہ اگر تم نے ہمارے خلاف کوئی حرکت کی تو پھر تمہیں دوبارہ زندہ رہنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اس کے باوجود تم نے یہ تمام کارروائی کی ہے اس لئے اب تمہارے ساتھ جو کچھ ہو گا اس پر کسی کو شکایت نہ ہو گی"...... عمران نے اچانک انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ایون چونک پڑی۔

" تمہارا لہجہ کیوں بدل گیا ہے۔ آرتھر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے راڈز چیک کرو"...... ایون نے تیز لہجے میں کہا تو ان کے عقب میں موجود آرتھر نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور تیزی سے چلتا ہوا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں آ گیا۔

" راڈز درست ہیں مادام"...... آرتھر نے سب سے آخر میں موجود جولیا کی کرسی کی سائیڈ سے دوبارہ سامنے کی طرف آتے ہوئے کہا۔

" مادام آپ کیوں رسک لے رہی ہیں۔ انہیں ختم کر دیں۔ یہ

واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے سنگری نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ان سے کم خطرناک ہوں"۔ ایون نے یکلخت سنگری پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا تو سنگری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے کچھ اور پوچھنا یا کہنا ہے تو پوچھ اور کہہ لو عمران۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہاری حسرت تمہارے دل میں ہی رہے"...... ایون نے اپنی جیکٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک درخواست ہے کہ ہمیں مرنے سے پہلے خصوصی عبادت کا وقت دے دو"...... عمران نے کہا تو ایون بے اختیار چونک پڑی۔

"وقت۔ کیا مطلب۔ نہیں۔ میں تمہیں وقت نہیں دے سکتی"۔ ایون نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کی اس اچانک بات کی سمجھ ہی نہ آئی تھی اس لئے وہ قدرے بوکھلا سی گئی تھی۔

"اس میں اتنا بوکھلانے کی کیا بات ہے۔ ہم راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور ہم بہرحال انسان ہیں جن بھوت نہیں ہیں کہ اچانک راڈز میں سے غائب ہو جائیں گے۔ تم نے ہمیں ہلاک کرنا ہے ابھی کر دو یا آدھے گھنٹے بعد کر دو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہمارا ہمدرد بھی یہاں کوئی نہیں ہے جو ہمیں تمہارے ہاتھوں سے چھڑانے

آئے گا۔ ہم ایشیائی لوگ موت سے پہلے کی جانے والی عبادت کو بے حد اہمیت دیتے ہیں اس لئے اگر تم آدھ گھنٹہ ہمیں عبادت کے لئے دے دو تو اس میں کیا حرج ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ تم آدھے گھنٹے میں ان راڈز سے آزاد ہو جاؤ گے۔ ایسا ناممکن ہے عمران۔ یہ راڈز سوئچ بورڈ سے آپریٹ ہوتے ہیں اور تمہارے ہاتھ اس سوئچ بورڈ تک کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتے"...... ایون نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے تو آخری عبادت کی بات کر رہا ہوں۔ بہرحال اگر تم اس کے باوجود بھی خوفزدہ ہو تو ٹھیک ہے جو تمہاری مرضی آئے کرو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آرتھر تم یہیں رہو گے۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا۔ ہم آدھے گھنٹے بعد پھر آئیں گے"۔ ایون نے اٹھتے ہوئے کہا تو سنگری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"مادام"...... سنگری نے کچھ کہنا چاہا۔

"بے فکر رہو سنگری۔ آرتھر کی یہاں موجودگی کے بعد کوئی رسک نہیں رہے گا۔ اس دوران میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ شاید وہ خود بھی یہاں آنا پسند کرے"...... ایون نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ سنگری بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

"مسٹر آرتھر۔ کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو"...... عمران نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری۔ پانی یہاں نہیں ہے اور میں یہاں سے باہر نہیں جا سکتا"...... آرتھر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا پانی لانے کے لئے تمہیں میلوں سفر کرنا پڑے گا۔ حیرت ہے۔ ذبح ہونے والی بکری کو بھی پانی پلایا جاتا ہے اور تم انسانوں کو ان کی موت سے پہلے پانی پلانے سے انکاری ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں لے آتا ہوں پانی۔ تمہاری یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں"...... آرتھر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بھی دروازے سے باہر نکل گیا۔

"اب تو ہمت کرو جولیا ورنہ دوسرا موقع نہیں ملے گا"۔ عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راڈز میں سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف کھسکانے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود کوشش کے وہ کامیاب نہ ہو رہی تھی لیکن اس نے کوشش جاری رکھی مگر اس سے پہلے کہ وہ کامیاب ہوتی دروازہ کھلا اور آرتھر پانی کی دو بوتلیں ہاتھوں میں پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھا۔ اس نے ایک بوتل کرسی پر رکھی اور دوسری بوتل کا ڈھکن کھولا اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کو عمران کے منہ سے لگا دیا۔

"بس کافی ہے۔ شکریہ"...... عمران نے چند گھونٹ پینے کے بعد سر پیچھے ہٹا کر کہا تو آرتھر پیچھے ہٹ گیا۔

"پانی مجھے بھی پلاؤ مسٹر"...... جولیا نے کہا تو آرتھر بوتل اٹھائے سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پانی کی بوتل جولیا کے منہ سے لگائی ہی تھی کہ جولیا نے اس کی پنڈلی پر زور سے پیر کی ضرب لگائی تو آرتھر چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پانی کی بوتل الٹ گئی اور پانی جولیا اور کرسی پر گر کر نیچے فرش پر بہتا چلا گیا۔

"یہ تم نے مجھے ضرب لگائی ہے"...... آرتھر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے میرا پیر کچل دیا تھا"...... جولیا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ نیکی کر رہا تھا اور تم نے میری نیکی کا یہ صلہ دیا ہے۔ اب بھگتو"...... آرتھر نے کہا اور واپس مڑ کر اس کرسی کی طرف بڑھنے لگا جہاں اس نے دوسری بوتل کرسی پر رکھی ہوئی تھی۔ اس کی پشت جیسے ہی جولیا کی طرف ہوئی جولیا کے جسم نے تیزی سے حرکت کی اور پھر جب تک آرتھر کرسی پر پڑی دوسری بوتل اٹھا کر مڑتا جولیا کا جسم ایک جھٹکے سے کافی سے زیادہ کھسک کر راڈز کے اوپر پہنچ گیا تھا۔

"آرتھر ایک منٹ"...... عمران نے کہا لیکن آرتھر نے شاید کوئی

آہٹ سن لی تھی اس لئے وہ تیزی سے جولیا کی طرف مڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم"...... اس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل نیچے پھینک کر اس نے تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنے کی کوشش کی لیکن عین اس وقت جب وہ مشین گن اتار رہا تھا جولیا کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی اس سے ٹکرائی اور وہ مشین گن سمیت چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ آرتھر نے بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ جولیا کی لات حرکت میں آئی تھی اور اس کے جوتے کی ٹو پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے آرتھر کی کنپٹی پر پڑی اور آرتھر چیختا ہوا واپس گرا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن جھپٹی لیکن آرتھر شاید انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک تھا کہ اس قدر بھرپور ضرب کھانے کے باوجود وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا مشین گن اٹھا کر سیدھی ہوتی آرتھر کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح جولیا سے ٹکرایا اور جولیا اچھل کر سائیڈ کے بل نیچے فرش پر جا گری۔ آرتھر نے اچھل کر جولیا پر پیر کی ضرب لگانی چاہی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے دروازے کے قریب دیوار سے جا ٹکرایا۔ جولیا منہ کے بل نیچے گرتے ہی الٹی کمان کی طرح گھومی تھی

اور اس پر حملہ آور آرتھر اس کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا کیونکہ اس کا جسم اس وقت فضا میں تھا جب جولیا نے اسے ٹکر ماری تھی اس لئے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا تھا اور کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ جولیا نے تیزی سے مڑ کر مشین گن جھپٹی اور پھر اس سے پہلے کہ آرتھر دوبارہ اٹھتا جولیا نے مڑ کر اس پر فائر کھول دیا اور کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ آرتھر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"جلدی کرو۔ ہمیں کھولو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب دیوار میں نصب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوئچ بورڈ تک پہنچتی گولیاں کھا کر گرے ہوئے آرتھر نے یکلخت اس طرح جمپ لگایا جیسے ذبح ہوتی ہوئی مرغی اچانک پھڑکتی ہے اور اس بار جولیا اچھل کر کئی فٹ دور جا گری۔ اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔ البتہ آرتھر یہ ضرب لگا کر دھپ سے نیچے گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا تھا۔ جولیا نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے ایون اور اس کے پیچھے سنگری اس طرح اندر داخل ہوئے جیسے وہ دوڑتے ہوئے یہاں تک آئے ہوں۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سچوئیشن کو سمجھ سکتے جولیا نے ان پر حملہ کر دیا اور ایون چیختی ہوئی اچھل کر سنگری سے ٹکرائی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ

جولیا نے یکلخت کسی پرندے کی طرح اس طرف کو چھلانگ لگائی جہاں مشین گن پڑی ہوئی تھی اور پھر وہ مشین گن اٹھا کر پلٹی ہی تھی کہ مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے عقب میں موجود کیپٹن شکیل کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔ ایون نے نیچے گرتے ہی انتہائی برق رفتاری سے جیب سے مشین پسٹل نہ صرف نکال لیا تھا بلکہ اس نے فائر بھی کھول دیا تھا اور گولیاں ایک قطار کی صورت میں نہ صرف مشین گن اٹھا کر پلٹتی ہوئی جولیا کے ہاتھ پر پڑی تھیں بلکہ اس کے عقب میں آجانے والے کیپٹن شکیل کے بازو کا گوشت بھی ساتھ لے کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں لیکن ایون کو زیادہ دیر گولیاں برسانے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ جولیا مشین گن ہاتھ سے نکلتے ہی تیزی سے گھومی اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اٹھتی ہوئی ایون کے اس ہاتھ پر پوری قوت سے پڑی تھی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑ رکھا تھا۔ اس ضرب سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ نہ صرف مشین پسٹل کا رخ بدل گیا بلکہ وہ اس کے ہاتھ سے بھی نکل کر ہوا میں اڑا ہی تھا کہ جولیا نے اسے اس قدر تیزی سے ہوا میں ہی کیچ کر لیا جیسے کوئی ماہر فیلڈر کرکٹ گراؤنڈ میں گیند کو کیچ کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی جولیا تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس کا یہ انداز لاشعوری تھا۔ سنگری اس دوران نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ وہ بھی جیب سے مشین پسٹل نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن جولیا نے واقعی پھرتی دکھائی

اور دوسرے لمحے سنگری چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اس دوران ایون نے یکلخت اچھل کر جولیا پر حملہ کر دیا لیکن جولیا چونکہ لاشعوری طور پر کافی پیچھے ہٹ چکی تھی اس لئے ایون کی یہ چھلانگ کامیاب نہ ہو سکی اور ابھی وہ راستے میں ہی تھی کہ جولیا کا پسٹل والا ہاتھ گھوما اور گولیاں بارش کی طرح ایون پر برسنے لگیں۔ دوسرے لمحے ایون چیختی ہوئی فضا میں گھومی اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گر کر ایک بار اوپر کو اس طرح اٹھی جیسے گولیاں اس کے جسم پر خراش بھی نہ ڈال سکی ہوں لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر دھپ سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی جبکہ سنگری نیچے گر کر چند لمحے بھی نہ تڑپ سکا تھا۔ اب کمرے میں تین لاشیں موجود تھیں اور جولیا ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ پہلے ہوئے تاثر سے بھی زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔

"ویل ڈن جولیا۔ تم نے واقعی تیزی اور پھرتی کی وجہ سے میدان مار لیا ہے"...... عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا اس طرح اچھلی جیسے اسے پہلی بار احساس ہوا ہو کہ اس کمرے میں اس کے علاوہ دوسرے لوگ بھی موجود ہیں۔ اس نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر دوڑ کر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو چکے تھے۔ کیپٹن شکیل کے بائیں بازو سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی۔ اس نے راڈز سے آزاد ہوتے ہی اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھ لیا۔

"آئی ایم سوری کیپٹن شکیل"...... جولیا نے مڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں مس جولیا۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ بہرحال آپ نے جس تیزی اور پھرتی سے یہ جنگ جیتی ہے وہ واقعی قابل ... ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"صفدر۔ تم کیپٹن شکیل کے بازو پر پٹی باندھو میں اور تنویر ... دیکھتے ہیں"...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر نے بھی ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل جھپٹ لیا جو سنگری کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اور پھر وہ بھی تیزی سے عمران کے پیچھے دروازے کی طرف لپکا لیکن عمران جب باہر آیا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گیا کہ یہ ایک دیہاتی انداز کی احاطے نما عمارت تھی۔ دوسری طرف کمرے اور ان کے سامنے برآمدہ تھا جبکہ باقی کھلا صحن تھا اور صحن میں ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ انہوں نے ساری عمارت چھان ماری لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ احاطے کی چار دیواری میں کافی بڑا پھاٹک لکڑی کا تھا جو اندر سے بند تھا۔

"یہ دارالحکومت نہیں ہو سکتا۔ یہ تو میرا خیال ہے کافرستان ہے"...... تنویر نے عمران کے پیچھے پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ادھر ادھر نظر آنے والی پہاڑیاں تو یہی بتاتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔ یہ احاطے نما عمارت ان پہاڑیوں کے دامن میں بنی ہوئی تھی اور ان پہاڑیوں پر نہ کوئی آدمی نظر آ رہا تھا اور نہ ہی اس وادی میں سے پہاڑیاں بھی خشک اور بنجر تھیں۔

"آؤ اب ہمیں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر یہاں کا جائزہ لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور واپس پھاٹک کے اندر کی طرف چل پڑا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے اندر آ گیا تھا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ انہیں برآمدے کے ایک کونے میں ایسی سیٹی کی آواز سنائی دی جیسے لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال کرتے ہوئے سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے اور عمران دوڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا۔ آواز ایک کمرے سے آ رہی تھی۔ عمران پہلے اس چھوٹے سے کمرے میں جھانک چکا تھا۔ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن میز پر کوئی ٹرانسمیٹر عمران کو نظر نہ آیا تھا لیکن سیٹی کی آواز کمرے سے ہی سنائی دے رہی تھی۔ عمران کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک سائیڈ پر علیحدہ ایک میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا جس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جانسن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ سنگری اسٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... عمران نے سنگری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔ البتہ اس کی نظریں ٹرانسمیٹر کی اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس میں وہ فریکونسی نظر آ رہی تھی جہاں سے کال کی جا رہی تھی ۔

" سنگری ۔ کون سنگری ۔ مادام ایون کہاں ہے ۔ اوور " ۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا ۔

" میں مادام کا نمبر ٹو ہوں ۔ مادام بلیک روم میں موجود ہیں ۔ اوور "...... عمران نے کہا ۔

" ان دشمنوں کا کیا ہوا ۔ کیا وہ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا ۔

" ہاں ۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اوور "...... عمران نے کہا ۔

" مادام سے میری بات کراؤ ۔ جلدی ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" اوکے ۔ میں بلا لاتا ہوں انہیں ۔ اوور "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر دیا اور پھر کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد اس نے دوبارہ بٹن پریس کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ایون بول رہی ہوں ۔ اوور "...... اس بار عمران نے ایون کی آواز اور لہجے میں کہا ۔

" جانسن بول رہا ہوں مادام ۔ این فیکٹری سے ۔ کیا پوزیشن ہے دشمنوں کی ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" وہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں ۔ اوور "...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔

" کیا ان کے میک اپ واش ہو گئے تھے ۔ کیا وہ اصل آدمی تھے ۔ اوور "...... جانسن نے کہا ۔

" ہاں ۔ وہ اصل آدمی تھے البتہ ان کے ساتھ جو عورت تھی وہ سوئس نژاد تھی ۔ اوور "...... عمران نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ وہ یقیناً ان کی کوئی دوست عورت ہو گی ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ ان کی لاشیں زیرو ہاؤس میں ہی چھوڑ دیں ۔ میں میکن کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں ۔ وہ ان کی لاشوں کو اسرائیل بھجوانے کا انتظام کرے گا ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے آپ کہیں ۔ اوور "...... عمران نے جواب دیا ۔

" مادام ایون ۔ آپ کی وجہ سے یہ لوگ مارے جاسکے ہیں اس لئے میں اسرائیلی حکام سے آپ کی تعریف کروں گا ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی حکومت کو آپ کے لئے تعریفی لیٹر ضرور لکھیں گے ۔ اوور " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" شکریہ مسٹر جانسن ۔ اوور "...... عمران نے جواب دیا ۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ ان کی بے ہوشی سے لے کر اب

تک کیا کھیل کھیلا گیا ہے۔ میکن نے یقیناً اس جانسن سے جو اسرائیلی فیکٹری کا انچارج ہو گا رابطہ کیا ہو گا۔ اس جانسن نے شاید ٹاراک کے چیف سے اور چیف کے ذریعے یہ معاملہ ایون تک پہنچا ہو گا اور چونکہ ایون کاسکا میں موجود تھی اور گریفن کے بارے میں اس نے اپنے چیف کو بتا دیا ہو گا۔ چنانچہ چیف نے اسے میکن سے رابطہ کرنے کے لئے کہا ہو گا اس طرح ایون سے میکن تک اور پھر اس کے ذریعے جانسن تک بات پہنچی ہو گی اور یہ عمارت یقیناً کاسکا کے نواحی علاقے میں ہو گی اور یہ یقیناً اسرائیلی ایجنٹوں کا اڈا ہو گا یا یہ اس جانسن کا اڈا ہو گا۔ انہیں ہیلی کاپٹر پر یہاں لایا گیا اور یہاں ان کے میک اپ وغیرہ صاف کئے گئے۔ جانسن نے دراصل عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کاسٹریا حکام کی بجائے براہ راست اسرائیلی حکام کو بھجوانے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ اسرائیل حکام کو یقین آسکے کہ ہلاک ہونے والے واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور شاید کاسٹریا حکومت نے بھی یہی سوچا ہو کہ ان کی ہلاکت کی ذمہ داری اسرائیل پر آئے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ ان کے خلاف انتقامی کارروائی کر سکتا ہے۔ بہرحال اس طرح وہ کاسکا میں ہی رہ گئے تھے ورنہ عمران واقعی یہ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ انہیں کاسکا سے دارالحکومت لے آنے کی کوئی توجیہہ نہیں بنتی۔ جو کام دارالحکومت لا کر کیا جانا مقصود تھا وہ کاسکا میں بھی ہو سکتا تھا۔ پھر چھوٹے سے ہیلی کاپٹر پر اتنے افراد کو اتنا طویل سفر طے کر کے لے آنا

حماقت ہی کہلایا جا سکتا تھا لیکن اب تمام بات سمجھ میں آ گئی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔ تنویر باہر موجود تھا۔

"کس کی کال تھی"...... تنویر نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور پھر وہ اس تہہ خانے کی طرف چل پڑے جہاں ان کے ساتھی موجود تھے۔

"یہ جانسن کون ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ٹاراک کا چیف ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں بلکہ اسرائیلی فیکٹری کا یا تو ڈائریکٹر ہے یا پھر چیف سکیورٹی آفیسر ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اب میکن سے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی"...... تنویر نے خوش ہو کر کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اب اس فریکونسی کی مدد سے تم آسانی سے اس کا محل وقوع تلاش کر لو گے"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے لئے اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ چاہئے جس میں طول بلد اور عرض بلد بھی دیا ہوا ہو وہ یہاں موجود نہیں۔ البتہ اب میکن ہماری لاشیں اٹھانے یہاں آ رہا ہے اور اب وہی بتائے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ ایون، سنگری اور آرتھر کی لاشیں وہاں ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے انہیں تفصیل بتائی تو یہ معلوم کر کے وہ سب خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ دارالحکومت کی بجائے کاسکا میں ہیں۔

"اب آپ لوگ اس طرح باہر چھپ جائیں کہ میکن جب آئے تو اس پر آسانی سے قابو پایا جا سکے۔ میکن اکیلا نہیں آئے گا۔ لامحالہ اس کے ساتھ اس کے ساتھی ہوں گے لیکن ہم نے صرف میکن کو زندہ پکڑنا ہے۔ باقی آدمیوں کو گولیوں سے اڑا دینا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اور وہ خصوصی اسلحہ بھی یہاں موجود نہیں ہے جس کی مدد سے ہم نے اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پھر شہر جانا پڑے گا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہاں کی تلاشی لو۔ جس قسم کا یہ پوائنٹ بنایا گیا ہے یہاں لازماً کسی نہ کسی کمرے میں ہمارے مطلب کا اسلحہ ضرور مل جائے گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے کمرے سے باہر آ گئے۔

ٹارک کا چیف اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔ اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گیری بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے گیری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ گیری تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ ایون نے کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اسی لئے تو میں بھی آفس میں آیا ہوں۔ تم بھی ایکریمیا سے واپس آ جاؤ۔ اب تمہاری وہاں رہنے کی ضرورت نہیں رہی"۔۔۔۔۔ چیف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دارالحکومت کے ایئرپورٹ سے ہی بول رہا ہوں چیف۔

ابھی میری فلائٹ پہنچی ہے۔ مجھے ایون نے تفصیل بتا دی تھی اس لئے میں آیا ہوں۔ ایون اب کہاں ہے"...... گیری نے کہا۔

" وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کاسکا کے پہاڑی علاقے میں ایک خصوصی پوائنٹ پر گئی ہوئی ہے تاکہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہیں چھوڑ دے"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا کیا مطلب ہوا باس"...... گیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تمہیں ایون نے تمام تفصیل بتا دی ہو گی کہ کس طرح اس نے راسٹ میں اور گریفن نے کیون کے قریب پہاڑی علاقے میں پکٹنگ کی لیکن پھر گریفن اور اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے گئے جبکہ ایون اور اس کے ساتھی بھی جب وہ ایک احاطے میں موجود تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے ۔ صرف ایون اور اس کے اسسٹنٹ سنگری کو زندہ چھوڑ دیا گیا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھی ایون کا سیکشن ہیلی کاپٹر لے کر کاسکا پہنچ گئے ۔ ایون دارالحکومت سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کر کے اس کے ذریعے کاسکا پہنچی تو اسے اپنا ہیلی کاپٹر ایک نواحی علاقے میں کھڑا مل گیا۔ اس دوران اسرائیلی حکام نے مجھے یہ اطلاع دی کہ کاسکا میں ان کے خاص ایجنٹ میکن نے ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایک ایکریمین گروپ کو مارکیم ریز فائر کر کے بے ہوش کر دیا ہے اور یہ

گروپ این فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میکن کی رہائش گاہ پر پہنچا تھا جس پر میں سمجھ گیا کہ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ چونکہ خدشہ تھا کہ میکن شاید ان کے میک اپ واش کرنے اور پھر انہیں ہلاک کرنے میں کوتاہی نہ کر جائے اس لئے میں نے میکن کی رہائش گاہ کے بارے میں ایون کو ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا دیا۔ اس دوران این فیکٹری کے انچارج جانسن کا فون آ گیا۔ اسرائیلی حکام نے اسے کہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں براہ راست اسرائیل بھجوانے کا بندوبست کرے ۔ کاسکا کی پہاڑیوں میں جانسن کا ایک خصوصی پوائنٹ موجود تھا جہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم بھی موجود ہے۔ چنانچہ جانسن نے کہا کہ ان ایجنٹوں کو وہیں پہنچا دیا جائے اور پھر انہیں چیک کر کے ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں وہیں چھوڑ دی جائیں تاکہ وہ میکن کے ذریعے ان کی لاشیں براہ راست اسرائیل بھجوانے کا بندوبست کر سکے۔ اس نے یہ وقوع بتا دیا تو میں نے ایون کو ٹرانسمیٹر کال کر کے احکامات دے دیئے تو ایون اور سنگری، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر پر لاد کر اس پوائنٹ پر لے گئے اور پھر اس نے مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے ابھی بتایا ہے کہ اس نے وہاں ان کے میک اپ واش کئے تو ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ چاروں مرد ایشیائی ہیں جن میں عمران بھی شامل ہے۔ یہ سوئس نژاد عورت یقیناً ان کی دوست ہو گی۔ بہرحال میں نے ایون اور سنگری کو حکم دے دیا ہے کہ وہ

انہیں ہلاک کر کے وہیں چھوڑ دے اور خود دارالحکومت واپس جائیں"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ایون کو ہدایت کی تھی کہ وہ پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے اور پھر ان کے میک اپ واش کرے اور انہیں اس پوائنٹ پر لے جائے"...... گیری نے کہا۔

"وہاں میکن کی رہائش گاہ پر تو میک اپ واشر موجود نہ ہو گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی مارکیم ریز کی وجہ سے بے ہوش تھے اس لئے وہ چار پانچ گھنٹوں سے پہلے تو کسی صورت بھی ہوش میں نہ آسکتے تھے اس لئے اس ہدایت کی ضرورت ہی نہ تھی اور پھر یہ پوائنٹ بھی کاسکا میں ہی ہے اور وہاں سوچ آپریٹنگ راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور میک اپ واشر بھی اور ویسے بھی ایون اور سنگرن دونوں بے حد ہوشیار ہیں اور انہوں نے اب تک انہیں ہلاک کر دیا ہو گا"...... چیف نے کہا۔

"اس پوائنٹ کی فریکوئنسی کیا ہے چیف"...... گیری نے کہا تو چیف نے اسے مخصوص فریکوئنسی بتا دی۔

"میں آفس آرہا ہوں۔ اگر اس دوران ایون کی کال آجائے تو آپ اسے میرے بارے میں بتا دیں ورنہ میں خود آکر آپ کے آفس سے ہی اس سے بات کروں گا"...... گیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ میں انتظار کروں گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ گیری واقعی عمران سے انتہائی مرعوب ہے"...... چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"...... چیف نے کہا تو دروازہ کھلا اور گیری اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو گیری"...... چیف نے کہا تو گیری سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایون کی کال آئی ہے باس"...... گیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ شاید وہ کال کرنے کی بجائے ابھی خود ہی آجائے۔ تم بے فکر رہو گیری۔ اس قدر مرعوب ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... ٹاراک کے چیف باس نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں مرعوب نہیں ہوں باس۔ آپ میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں لیکن میں حقیقت کو حقیقت کے نقطہ نظر سے دیکھتا ہوں۔ خواب اور افسانہ کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹوں میں سے ہیں۔ آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ انہوں نے گریفن جیسے ٹاپ ایجنٹ کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ گریفن ایون سے کہیں زیادہ ہوشیار اور تیز ایجنٹ تھا لیکن وہ بھی عمران کے ہاتھوں مارا گیا اور ایون پر بھی

اس نے قابو پالیا تھا لیکن پھر اسے اور سنگری کو زندہ چھوڑ دیا گیا اس لئے کہ ایون میری منگیتر ہے لیکن اب اگر ایون نے حماقت کی او عمران نے سچویشن بدل ڈالی تو پھر ایون کی موت یقینی ہے"۔ گیری نے کہا۔

"تم واقعی حد درجہ مرعوب ہو گیری۔ میں تمہیں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ اب اگر آئندہ تم نے ایسی مرعوبیت کا میرے سامنے اظہار کیا تو میں تمہیں سروس سے علیحدہ کر دوں گا۔ میں اس قسم کی مرعوبیت برداشت نہیں کر سکتا"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری باس"...... گیری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آئندہ خیال رکھنا۔ اب چاہو تو ایون سے بات کر لو"۔ باس نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کونے پر پڑا ہوا ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر گیری کے سامنے رکھ دیا۔

"میں پہلے اس کے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر کال کر لوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دارالحکومت واپس آ رہی ہو"...... گیری نے کہا اور باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گیری نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ گیری کالنگ ایون۔ اوور"...... فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ایون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایون کی آواز سنائی دی تو چیف کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ گیری کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات جھلکنے لگے تھے۔

"عمران کا کیا ہوا ایون۔ اوور"...... گیری نے کہا۔

"وہی جو ہونا تھا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا ایکریمیا سے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ میں تمہاری کال ملنے پر واپس آگیا ہوں اور اس وقت باس کے آفس سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"...... گیری نے کہا۔

"اپنے باس کو بتا دو گیری کہ میں نے اب تک اس کا بہت لحاظ کیا ہے اور اب کسی بھی وقت اس کا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے جو ایون کا ہوا ہے۔ اوور"...... یکلخت دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو گیری کے ساتھ ساتھ باس بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ باس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے کہ اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ ایون کا کیا ہوا۔ اوور"...... گیری نے رک رک کر کہا۔

"سنو گیری۔ میں نے تمہاری منگیتر سمجھ کر اسے اور اس کے نائب کو ایک بار زندہ چھوڑ دیا تھا حالانکہ میرے ساتھی اس بات پر مجھ سے سخت ناراض بھی ہوئے تھے لیکن میں نے ان کی بھی پرواہ نہ

ی تھی اور میں نے ایون اور سنگری کو وارننگ دے دی تھی کہ اب اگر انہوں نے ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو پھر ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہو گی۔ اس کے باوجود ایون اور سنگری نے میری بات نہ مانی۔ البتہ یہ بتا دوں کہ ایون میری ساتھی لڑکی کے ساتھ باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے۔ اس نے ہمیں راڈز میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا اور پھر وہ خود ہی ہمیں ہوش میں لے آئی۔ میری ساتھی لڑکی کے جسم پر راڈز ڈھیلے تھے اس لئے میری ساتھی لڑکی ان راڈز کی گرفت سے پھسل کر باہر آ گئی اور اس کے بعد اس نے اکیلے ایون اور سنگری اور اس کے ساتھی آرتھر کے ساتھ جان توڑ لڑائی کی اور اس لڑائی میں یہ تینوں اس کے ہاتھوں مارے گئے اور تم بھی سن لو اور اپنے باس کو بھی بتا دو کہ اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف سازش کاسٹریا کو بے حد مہنگی پڑ سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گیری نے ڈھیلے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ ایون کو بے حد پسند کرتا تھا اس لئے اس کی موت کی خبر نے اسے انتہائی پریشان کر دیا تھا۔

" ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اب اس عمران کو لازماً ہلاک ہونا پڑے گا۔ لازماً ہلاک ہونا پڑے گا"...... چیف نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا لیکن گیری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور وہ مسلسل

میز پر نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔

" مجھے ایون کی موت پر بے حد افسوس ہے گیری۔ مجھے حقیقتاً یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے میرے دل پر گھونسا مار دیا ہو"۔ چیف نے کہا۔

" میں نے ایون کو بے حد سمجھایا تھا باس۔ کاش وہ میری بات مان جاتی۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا"۔ گیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم عمران سے ایون کی موت کا انتقام نہیں لو گے"۔ چیف نے کہا۔

" انتقام کیسا باس۔ عمران بتا رہا تھا کہ ایون اس کی ساتھی لڑکی سے باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے"...... گیری نے کہا۔

" وہ بکواس کر رہا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے۔ ایون اور سنگری دونوں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دونوں بیک وقت کسی عورت سے لڑائی میں مار کھا جائیں"۔ چیف نے کہا۔

" عمران جھوٹ نہیں بولتا چیف اور عمران کو جھوٹ بولنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ بہرحال اگر کبھی میرا اور عمران کا اپنے ملک کی خاطر مقابلہ ہوا تو میں اسے بتا دوں گا کہ ایون کی موت کا کیا رد عمل ہوتا ہے"...... گیری نے کہا۔

" تو کیا یہ مشن کاسٹریا کا نہیں ہے"...... چیف نے چونک کر

پوچھا۔

" نہیں باس۔ یہ کاسٹریا کا مشن نہیں ہے۔ اسرائیل کا مشن ہے۔ یہ بات طے ہے بلکہ آپ اسے مشن تھا کہیں، کیونکہ اب تک وہ لیبارٹری یا فیکٹری تباہ کی جا چکی ہو گی یا بہرحال کر دی جائے گی"۔ گیری نے کہا۔

" نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے گیری۔ اگر ایسا ہوا تو ہم سب کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا۔ تمہارے سامنے چیف سیکرٹری نے دھمکی دی تھی"...... چیف نے کہا۔

" اسرائیلیوں نے ہمارے کاندھے پر بندوق رکھ کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے باس۔ چیف سیکرٹری صاحب اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اسرائیلی صرف ان کے خوف کی وجہ سے کاسٹریا میں فیکٹری قائم کر رہے تھے ورنہ انہیں کاسٹریا کی امداد لینے کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال آپ چیف سیکرٹری صاحب کو بتا دیں کہ فیکٹری کے انچارج جانسن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اگر وہ مداخلت نہ کرتا تو ایون کو اسے وہاں اس کے پوائنٹ پر لے جانے کی ضرورت نہ پڑتی اور وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتی"...... گیری نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میں کیا کروں اور میرے پاس تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع ہی موجود نہیں ہے"...... چیف نے کہا۔

" اطلاع بھی پہنچ جائے گی۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اب اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتا ہوں"...... گیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور چیف کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" گیری درست کہتا ہے۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ خطرناک ہیں لیکن میں انہیں کاسٹریا سے زندہ واپس نہ جانے دوں گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"...... چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ وہ اب جانسن کو ہوشیار کرنا چاہتا تھا۔

" ہیلو ہیلو۔ چیف آف ٹاراک کالنگ جانسن۔ اوور"...... چیف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ جانسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے جانسن کی آواز سنائی دی۔

" جانسن۔ پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے پوائنٹ سے زندہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے میری ایجنسی کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اس لئے تم نے اب ریڈ الرٹ رہنا ہے۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

" اوہ۔ اسی لئے پوائنٹ پر کوئی کال رسیو نہیں کر رہا۔ لیکن یہ کیسے ہوا۔ مجھے تو مادام ایون نے ٹرانسمیٹر کال پر بتا دیا تھا کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور"...... جانسن نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا ایون نے خود بات کی تھی۔ اوور"...... چیف نے حیران ہو کر کہا۔

" یس سر۔ میں نے ان سے خود بات کی تھی۔ پہلے ان کے نائب نے بات کی پھر مادام ایون نے خود بات کی تھی۔ اوور"۔ جانسن نے جواب دیا۔

" نہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے میرے ایک ایجنٹ کی عمران سے بات ہوئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ایون نے غلط بیانی کی ہو۔ بہرحال اب تم نے اپنی فیکٹری کو خود ہی بچانا ہے کیونکہ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب۔ اول تو فیکٹری تک وہ لوگ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر کسی طرح پہنچ بھی گئے تو پھر موت ان کا یقینی مقدر بن جائے گی۔ اوور"...... جانسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تم نے ان کی لاشیں اٹھوانے کے لئے تو کسی کو کہا ہو گا۔ اوور"۔ چیف نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

" یس سر۔ میکن کو میں نے حکم دے دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کی لاشیں پوائنٹ سے اٹھوا کر اسرائیل بھجوانے کا انتظام کرے۔ اوور"۔ جانسن نے جواب دیا۔

" کیا یہ میکن فیکٹری کا محل وقوع جانتا ہے۔ اوور"...... چیف

نے پوچھا۔

" نو سر۔ اس کے ذریعے مشینری ضرور منگوائی جاتی ہے لیکن یہ مشینری وہ اس پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اس کے بعد اس پوائنٹ سے میں خود مشینری کو فیکٹری لے جاتا تھا۔ اوور"...... جانسن نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس پوائنٹ سے فیکٹری قریب ہے۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

" نہیں جناب۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے اسی بات کو ذہن میں رکھ کر یہ پوائنٹ بنایا تھا کہ اگر کوئی پوائنٹ تک پہنچ بھی جائے تو وہ یہی سمجھے کہ فیکٹری قریب ہی ہو گی لیکن فیکٹری قریب نہیں ہے بلکہ کافی دور ہے۔ اوور"...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ بہرحال اب تم نے خود ہی الرٹ رہنا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے کاسکا کے انتہائی شمال میں واقع پہاڑی علاقے پر اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر پر عمران اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ ان سب نے ایک بار پھر ایکریمین میک اپ کر لیا تھا۔ میکن اپنے چار ساتھیوں سمیت دو ویگنوں میں اس پوائنٹ پر پہنچا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر میکن کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے میکن کو بے ہوش کر کے راڈز میں جکڑ دیا تھا۔ عمران نے میکن سے اس فیکٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کیں لیکن وہ واقعی فیکٹری کے محل وقوع سے ناواقف تھا۔ وہ مشینری اس پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اور واپس چلا جایا کرتا تھا۔ جب عمران نے دیکھا کہ وہ سچ بول رہا ہے تو اس نے میکن کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ ایون کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر شہر کی طرف بڑھ گئے۔ راستے میں انہیں ٹرانسمیٹر پر گیری کی کال موصول

ہوئی تو عمران نے اسے بتا دیا کہ ایون ماری جا چکی ہے۔ اس کے بعد عمران نے شہر کے نواح میں ہیلی کاپٹر اتارا اور اس کے بعد وہ سب شہر پہنچ گئے۔ وہاں سے انہوں نے میک اپ کا سامان خریدا۔ اس کے ساتھ ہی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ حاصل کرنے کے بعد وہ ایک خالی کوٹھی میں خود ہی داخل ہو گئے۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ چونکہ یورپ اور ایکریمیا میں فرنشڈ کوٹھیاں فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا رواج تھا اس لئے یہ کوٹھی بھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی۔ عمران نے وہاں نقشے میں جانسن کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کی مدد سے فیکٹری کا محل وقوع ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ فیکٹری کاسکا کے انتہائی شمالی علاقے راشیم میں واقع ہے۔ پھر انہوں نے اسی کوٹھی میں نئے میک اپ کئے۔ شہر کی خصوصی مارکیٹ سے خاص قسم کا اسلحہ خریدا اور پھر اسی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وہ اب راشیم کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ اس جانسن کو تو الرٹ کر دیا گیا ہوگا"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ وہ اب ہمارا منتظر ہوگا"...... عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" آپ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات تو کریں شاید کوئی اشارہ مل جائے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ راشیم پہنچ کر کروں گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں بلند و بالا پہاڑیوں کے اندر ایک خاصے بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے راشیم قصبے کے آثار نظر آنے لگے تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک نو تعمیر شدہ کالونی کی ایک کوٹھی کے اندر اتار دیا۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے اس کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک کمرے میں جا کر کھڑے ہو گئے تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر جانسن کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ گیری کالنگ۔ اوور"...... عمران نے گیری کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"کون گیری۔ شناخت کراؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ جانسن کی آواز پہچان گیا تھا۔

"میں ٹاراک کا چیف ایجنٹ ہوں گیری۔ ایون میری منگیتر تھی جسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا لیکن اس کی نظریں اس آلے کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو اس نے ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کیا ہوا تھا جس پر بنے ہوئے دو مختلف لیکن

چھوٹے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔

"اوہ اچھا۔ فرمائیے۔ میں جانسن ہوں لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اوور"...... اس بار جانسن نے کہا۔

"مسٹر جانسن۔ میں ایون کی موت کا بدلہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے لینا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ فیکٹری پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے لیکن مجھے اور نہ ہی چیف کو فیکٹری کے محل وقوع کا علم ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ مجھے فیکٹری کا محل وقوع بتا دیں تو میں باہر سے چیکنگ کر لوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر گیری۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ اول تو وہ یہاں تک کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو موت ان کا مقدر ہو جائے گی۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں مسٹر جانسن۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹاپ سیکرٹس کو بڑی آسانی سے ٹریس کر لیا کرتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ ایک لحاظ سے عمران اپنی تعریف خود ہی کر رہا تھا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے لیکن یہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ فیکٹری ناقابل تسخیر ہے۔ اوور"...... جانسن نے جواب

دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور جیب سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے موجود میز پر پھیلا کر اس نے ایک کاغذ نکالا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے اس کاغذ پر باقاعدہ حساب کتاب شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ دائرہ ڈال دیا۔ جس جگہ دائرہ ڈالا گیا تھا وہ راشیم قصبے کا ہی ایریا تھا اور اس ایریئے کے اندر میگا کلب کا نام بھی نقشے میں درج تھا اور یہی میگا کلب ٹارگٹ میں آتا تھا۔

"میگا کلب کا نام لکھا ہوا ہے اس نقشے میں۔ حیرت ہے۔ اس دور دراز پہاڑی علاقے میں بھی کلب ہے"...... عمران نے نقشے کو غور سے پڑھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہاں حقیقتاً کوئی کلب نہ ہو بلکہ یہ اس علاقے کا نام ہو۔ بعض اوقات ایسے نام بھی رکھ دیئے جاتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ نے اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ معلوم کر لیا ہے۔ اس آلے کے اندر جو آپ نے ٹرانسمیٹر سے اٹیچ کیا تھا کیا کوئی خاص چیز تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"مطلب ہے کہ اب تم میرا مستقبل مکمل طور پر تاریک کر دینا چاہتے ہو۔ پہلے تم نے میری عام سوچ پر قبضہ کیا۔ اب اس طرف آ گئے ہو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹائیگر کو تو تم خود بیٹھ کر سمجھاتے ہو لیکن اور کوئی پوچھ لے تو تمہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگ جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب رقابت کی عادت ہو گئی ہے اس لئے ہر پہلو پر رقابت محسوس ہونے لگ جاتی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کیا کوئی خاص بات ہے عمران صاحب کہ آپ بتانے کی بجائے بات کو ٹال گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سو گز کی پگڑی اور دو من مٹھائی کے بغیر کیسے یہ اکسیری نسخہ بتا دوں۔ کچھ تو تم بھی کرو۔ کیوں صفدر"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ واقعی پگڑی باندھیں تو میں دو سو گز کی پگڑی بھی بندھوانے کے لئے تیار ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان دنوں یہ باندھتا کوئی نہیں البتہ محاورے یہی بولے جاتے ہیں۔ البتہ کہا یہی جاتا ہے کہ کہاں پگڑی خریدتے اور پھر بندھواتے پھرو گے۔ اس کی رقم دے دو ہم خود خرید لیں گے۔ مسئلہ نقد رقم کا ہوتا ہے اس لئے تم بھی رقم کی بات کرو"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اب تو واقعی یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ کیپٹن شکیل کے سوال کو دانستہ ٹال رہے ہیں"...... صفدر نے کہا

"یعنی پگڑی دینے والا ایک اور اس کے حمایتی سب ہیں اور پگڑی بھی ابھی صرف محاورے کی حد تک۔ بہرحال کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اس آلے سے مجھے آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ سمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ جہاں ہم نے ہیلی کاپٹر اتارا ہے وہاں سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی پر آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہو گیا اور سمت بھی۔ باقی حساب کتاب نقشے پر ہوا اور نتیجہ سامنے آگیا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ آلہ صرف اس وقت کام کرتا ہے جب ہیلی کاپٹر زمین پر ہو۔ کیا فضا میں یہ کام نہیں ہو سکتا جو آپ نے اسے لینڈ کرنے کے بعد استعمال کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زمین کی کشش ثقل کی بنیاد پر اس آلے کی کارکردگی کا انحصار ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے ایسے انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

"اب یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے اس کلب میں چلو"۔ تنویر نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے ہمیں اس علاقے کا جائزہ لینا پڑے گا۔ پھر وہاں ریڈ کرنے کی پلاننگ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اوکے۔ پھر تم لوگ یہیں ٹھہرو میں اور صفدر جا کر اس کا جائزہ لے آتے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ہم اس کوٹھی میں ہی رہیں گے۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی آ سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی آجائے تو اس کی قیمت اسے دے کر خرید لینا۔ ہم چھٹیاں گزارنے یہاں آجایا کریں گے"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر
ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ جانسن تھا۔
فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر اور ایک لحاظ سے مکمل انچارج
فیکٹری ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں تھی۔ یہ فیکٹری مکمل
زیر زمین بنائی گئی تھی۔ اس کا ایریا زیادہ وسیع نہیں تھا۔ جس
فیکٹری بنائی جا رہی تھی یہ چونکہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے پہاڑیو
اندر زیادہ وسیع رقبے کی گنجائش نہ ہو سکتی تھی۔ البتہ اوپر می
کی ایک منزلہ لیکن پھیلی ہوئی عمارت بنائی گئی تھی۔ راشیر
میں معدنیات نکالنے اور اسے صاف کرنے کا کام ہوتا تھا۔
یہاں ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں سے
افسروں تک سب لوگ ہر وقت وہاں موجود رہتے تھے
لوگوں سے یہ کلب ہر وقت آباد رہتا تھا کیونکہ یہ اس قصبے

گرد کے وسیع علاقے کا واحد کلب تھا اس لئے یہاں خاصا رش رہتا
تھا۔ اس کلب میں ہر طرح کی تفریح کے مواقع مہیا کئے گئے تھے اس
لئے یہاں خاصا رش رہتا تھا۔ جانسن اس کلب کا مینجر بھی تھا اور بظاہر
مالک بھی۔ کلب کے مینجر اور مالک کے طور پر اسے ماسٹر کہا جاتا تھا۔
اس کا اصل نام نہیں لیا جاتا تھا۔ البتہ فیکٹری کی حد تک وہ اپنا نام
جانسن استعمال کرتا تھا لیکن یہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ جانسن
اور ماسٹر دونوں ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔ جانسن نے کلب میں
اپنا دباؤ قائم رکھنے کے لئے باقاعدہ کاسکا دارالحکومت کے ایک
سینڈیکیٹ سے معاہدہ کیا ہوا تھا جس کے نتیجے میں یہاں اس
سینڈیکیٹ کے مسلح غنڈے خاصی تعداد میں ہر وقت موجود رہتے
تھے۔ یہ چونکہ انتہائی سفاک لوگ تھے اور کسی کا بظاہر کوئی لحاظ نہ
کرتے تھے اس لئے میگا کلب میں کوئی غلط حرکت کرنا تو ایک طرف
غلط بات کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا ورنہ اس کی لاش تک غائب کر
دی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ فیکٹریوں کے کارکن جو کہ مزدور پیشہ
ہونے کی وجہ سے ہر وقت لڑنے بھڑنے کے لئے تیار رہتے تھے کلب
میں داخل ہوتے ہی بھیڑیں بن جاتے تھے۔ کلب کے اندر جانسن نے
کام کا سسٹم رکھا ہوا تھا جبکہ باہر سے ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ
کیا جاتا تھا کیونکہ یہاں فون کی سہولت دستیاب نہیں تھی۔ اس
وقت جانسن بطور ماسٹر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے
ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ جانسن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا

بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رچرڈ کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس جانسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جانسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ایک ہیلی کاپٹر راشیم کی نواحی حدود میں آ کر اترا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر پر ٹاراک کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس میں سے ایک عورت اور چار مرد نکلے ہیں اور قصبے کی ایک نو تعمیر شدہ آبادی کی ایک کوٹھی میں چلے گئے ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں۔ یہ عورت اور چاروں مرد ایکریمین ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ ٹاراک ایجنسی کا ہیلی کاپٹر ان کے قبضے میں ہے لیکن یہ لوگ براہ راست راشیم کیسے پہنچ گئے۔ اوور"...... جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ یہ لوگ ہر قصبے کا جائزہ لیتے پھر رہے ہوں۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ یہ تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ راشیم جیسے دور دراز اور غیر اہم قصبے میں بھی کوئی ایسا کام ہو سکتا ہے۔ تم ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے کال کر لینا۔ خیال رکھنا انہیں نگرانی کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

"باس۔ کیوں نہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور"...... رچرڈ نے

کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ انہیں یہ کنفرم کرا دیا جائے کہ ان کا ٹارگٹ واقعی راشیم میں ہی ہے۔ اوور"...... جانسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ زندہ بچیں گے تو کنفرم ہوں گے۔ اس کوٹھی کو بھی میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ اوور"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی خطرناک اور تیز ایجنٹ ہیں مگر یہ کسی بھی صورت یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ یہاں راشیم میں ان کا ٹارگٹ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے صرف ان کی نگرانی کرنی ہے۔ یہ خود ہی یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ ہاں۔ یہ بات اگر کنفرم ہو جائے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں ان کا ٹارگٹ موجود ہے اور وہ اسے ٹریس بھی کر لیں تو پھر ہم یقیناً حرکت میں آئیں گے ورنہ نہیں۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نگرانی زیرو سپاٹ سے کرنا۔ خود سامنے نہ آنا۔ اوور"۔ جانسن نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر

دیئے۔

"یس باس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سمتھ کو میرے پاس بھیجو"...... جانسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چلنے کا انداز اور چہرے پر موجود زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی خطرناک غنڈہ اور لڑاکا آدمی ہے۔

"یس ماسٹر"...... آنے والے نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"بیٹھو سمتھ"...... جانسن نے کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو۔ اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو۔ پاکیشیائی ایجنٹ جو ایکریمین میک اپ میں ہیں یہاں ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں کلب میں بھی آئیں اس لئے جب تک یہ کلب میں رہیں تم نے ان کو نظروں میں رکھنا ہے لیکن ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس سے یہ مشکوک ہو سکیں۔ ہاں اگر یہ خود کوئی غلط حرکت کریں تو جس طرح تم دوسروں کو سزا دیتے ہو اس طرح انہیں بھی سزا دے سکتے ہو لیکن ازخود تم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی"...... جانسن نے سمتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر۔ اس طرح جھجکنے کی کیا ضرورت ہے۔ چار پانچ افراد ہمارا

کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ ہم ان کی ہڈیاں بھی توڑ سکتے ہیں"...... سمتھ نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو سمتھ۔ ان معاملات کو تم نہیں سمجھ سکتے"...... جانسن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی لیکن اگر انہوں نے یہاں غنڈہ گردی کرنے کی کوشش کی تو پھر آپ ہمارا ہاتھ نہیں روک سکیں گے"...... سمتھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تو خود یہی بات کہہ رہا ہوں لیکن ازخود تم نے انہیں نہیں چھیڑنا"...... جانسن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں خیال رکھوں گا"...... سمتھ نے جواب دیا اور واپس مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا تو جانسن نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سمتھ اور اس کے ساتھی صرف غنڈے ہیں اس لئے وہ ان سے غنڈوں کے عام سٹائل سے ہی نمٹیں گے۔ اس طرح ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا اور انہیں آخری لمحات تک یہ شک بھی نہیں پڑے گا کہ ان کے ساتھ کوئی مخصوص کارروائی کی جا رہی ہے۔

عمران اور صفدر راشیم قصبے میں میگا کلب کا جائزہ لے کر واپس احاطے میں پہنچ چکے تھے جہاں ان کے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ تم بہت الجھے ہوئے نظر آرہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ حساب کتاب کے لحاظ سے تو ہمارا ٹارگٹ اسی قصبے میں ہونا چاہئے لیکن اس قصبے اور خاص طور پر میگا کلب کا جائزہ لینے کے بعد ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ عام سا کلب ہے جس میں مزدور طبقہ بھرا ہوا ہے اور عام سے غنڈے وہاں کام کر رہے ہیں اور جانسن نام کے کسی آدمی کو کوئی نہیں جانتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ غنڈے ہماری اس طرح نگرانی کر رہے تھے جیسے انہیں خاص طور پر اس کی ہدایت دی گئی ہو۔ ان کا رویہ بھی ہمارے بارے میں نارمل نہیں تھا"

صفدر نے کہا۔

"ایسا ہونا عام نفسیات کے مطابق ہے۔ ظاہر ہے یہاں سیاح یا غیر ملکی تو نہیں آتے اور ہم اجنبی بھی تھے اور ایکریمین بھی اس لئے ان کی حیرت بجا تھی اور یہی بات ظاہر کرتی ہے کہ وہ مشکوک نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ بس اب یہی صورت ہے کہ ہم واپس دارالحکومت جائیں اور وہاں کاسڑیا کے چیف سیکرٹری کو کہہ کر اس کے ذریعے اسرائیلی حکام سے رابطہ کر کے ان سے اس این فیکٹری کے بارے میں درست معلومات حاصل کریں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم نئے سرے سے کام کریں۔ اگر یہی کام کرنا تھا تو ہم پہلے ہی دارالحکومت چلے جاتے۔ خواہ مخواہ یہاں کاسکا میں خراب ہوتے رہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت اور بھی ہے جس سے الجھے ہوئے معاملات یقیناً واضح ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کون سی صورت ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اماں بی کا قول ہے کہ جب تم پر معاملات واضح نہ ہوں اور کوئی دنیاوی ترکیب بھی تمہاری عقل و سمجھ میں نہ آئے تو تم اللہ

تعالیٰ سے رجوع کرو اور دو نفل پڑھ کر اس سے دعا کرو کہ وہ معاملات کو تم پر واضح کر دے"...... عمران نے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔

"کس طرح معاملات واضح ہوں گے۔ کیا خواب میں"...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کس طرح معاملات کو واضح کرے یا کوئی ایسا وسیلہ پیدا کر دے جس سے معاملات واضح ہو جائیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سب چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"تم لوگ بات چیت کرو میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ عمران صاحب کا ذہن بھی ان کا ساتھ نہیں دے رہا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ یقیناً اپنی اماں بی کے قول پر عمل کرنے گئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ تو فرار کے راستے ہیں۔ جب خود کچھ سمجھ نہیں آیا تو اماں بی کا قول یاد آ گیا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"صفدر جب حساب کتاب سے یہ میگا کلب سامنے آتا ہے تو اس

میگا کلب کے بارے میں کیوں نہ تفصیل سے چھان بین کی جائے"...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

"عمران صاحب اور میں نے خاصا وقت اس کلب میں گزارا ہے۔ اس کے مینجر سے بھی ملاقات کی ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو آثار قدیمہ کے ماہر بتایا کہ ہم ان پہاڑیوں میں آثار قدیمہ تلاش کر رہے ہیں لیکن اس کلب کا ماحول مکمل طور پر عام سی سطح کے لوگوں کا ماحول ہے۔ وہاں جو لوگ کلب کی طرف سے مامور ہیں وہ واقعی عام سطح کے غنڈے ہیں۔ یہ ماسٹر بھی عام سا غنڈہ ہے۔ عمران صاحب نے ویٹروں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن مکمل طور پر ناکامی ہوئی حتیٰ کہ عمران صاحب نے پورے کلب میں گھوم پھر کر اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ شاید کہیں سے کوئی خفیہ راستہ ہو لیکن ایسے آثار بھی نظر نہ آئے۔ اس کے بعد میں نے اور عمران صاحب نے اس کلب کے چاروں طرف گھوم پھر کر بھی جائزہ لیا لیکن بے سود۔ ایک بوڑھے ویٹر کو عمران صاحب نے کافی رقم دے کر اس سے اس کلب کی تعمیر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کلب چار پانچ سال پہلے بنایا گیا ہے اور یہ بوڑھا اس کی تعمیر میں بھی بطور مزدور کام کرتا رہا ہے۔ یہ جگہ عام سی تھی اور اسے باقاعدہ حکومت سے خرید کر یہاں کلب تعمیر کیا گیا ہے اور اس میں کوئی تہہ خانہ تک نہیں ہے۔ عمران صاحب نے اس ویٹر سے اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی لیکن کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل سکا"۔

صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس لئے عمران صاحب الجھ گئے ہیں۔ ویسے صفدر تمہارا ذاتی خیال کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ وہ فیکٹری یہاں اس کلب کے نیچے یا اس کے ارد گرد نہیں ہے۔ شاید حساب کتاب میں کوئی غلطی ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" پھر تو واقعی واپس ہی جانا پڑے گا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد عمران واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا ہوا۔ کیا کوئی کلیو مل گیا ہے"...... صفدر نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کوئی ولی اللہ ہوں کہ مجھ پر الہام ہو گا۔ بس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ وہ معاملات کو ہم پر واضح کر دے اور آگیا ہوں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مانگنے والے کو اپنے در سے خالی نہیں بھیجتا۔ وہ بے حد رحیم و کریم ہے"۔ عمران نے کہا۔

" تو اب کب تک ہم اس انتظار میں یہاں ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھے رہیں گے۔ اس احاطے کے مالک کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ کوئی بھی معاملہ ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ سے حساب کتاب میں

ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔ آپ دوبارہ حساب کتاب کر کے دیکھ لیں"...... صفدر نے کہا۔

" حساب کتاب میں کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ یہ میری عادت ہے کہ میں اسے دو تین بار چیک کرنے کے بعد حتمی بات کرتا ہوں۔ اس حساب کتاب کو بھی میں نے تین بار چیک کیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اب یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کا کیا فائدہ۔ ہمیں کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا چاہئے"...... تنویر نے کہا۔

" کیا کریں۔ تم بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واپس چلیں اور کیا کر سکتے ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اطمینان سے بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد ضرور کرے گا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چھت پر کودا ہو تو وہ سب بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

" میں دیکھتا ہوں"...... صفدر نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں اندر داخل ہوئے تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ صفدر کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔

"یہ آدمی اوپر چھت پر ساتھ والی کوٹھی کی دیوار کے ساتھ بے
ہوش پڑا ہوا تھا۔ منڈیر کی دو اینٹیں بھی ٹوٹ کر نیچے گری ہوئی
تھیں"...... صفدر نے اس آدمی کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔ اس
آدمی کے سر پر زخم تھا جس میں سے خون رس رہا تھا۔
"یہ ساتھ والی کوٹھی پر موجود تھا۔ میں نے اس کوٹھی کی چھت پر
جا کر دیکھا ہے۔ یہ آلہ وہاں پڑا ہوا تھا"...... تنویر نے ہاتھ آگے کر کے
اس کے ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کا آلہ تھا جس پر چھوٹی سی
سکرین موجود تھی لیکن سکرین اس وقت تاریک تھی۔ آلے کا نچلا
حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔

"اوہ۔ تو ساتھ والی کوٹھی کی چھت سے ہماری نگرانی ہو رہی
تھی۔ یہ زیرو سپاٹ ہے۔ اس سے نکلنے والی فاسٹ ریز کی مدد سے کافی
فاصلے تک اس سکرین پر لوگوں کی نقل و حرکت کو چیک کیا جا سکتا
ہے"...... عمران نے کہا۔
"کوئی رسی ڈھونڈ کر لاؤ۔ اب اسے ہوش میں لانا پڑے گا"۔
عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ اس نگرانی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم
درست جگہ پر موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہونے لگا ہے۔ معاملات اب واضح
ہونا شروع ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی
دیر بعد رسی کی مدد سے اس آدمی کو کرسی سے باندھ دیا گیا۔

"اس کے سر پر زخم شاید کسی اینٹ کے لگنے سے آیا ہے"۔ عمران
نے کہا۔
"ہاں۔ شاید یہ دیوار پر چڑھ کر ہماری اس کوٹھی کی چھت پر اترنا
چاہتا تھا کہ اتفاق سے دیوار کی اینٹ ٹوٹ کر نیچے گری اور یہ اپنا
توازن درست نہ کر سکا۔ چنانچہ اینٹ کے ساتھ ہی یہ بھی نیچے آ گرا۔
اس کے سر پر اینٹ پڑی جس سے یہ بے ہوش ہو گیا۔ اس اینٹ پر
بھی خون کے نشانات موجود تھے"...... صفدر نے وضاحت کرتے
ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے
اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ
ہٹا لئے۔

"سوائے جولیا کے باقی سب کوٹھی کو چاروں طرف سے چیک
کرو۔ شاید اس کے ساتھی بھی موجود ہوں"...... عمران نے کہا تو
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔
البتہ جولیا وہیں موجود رہی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے
آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر
ہی رہ گیا۔ البتہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔
"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو
اس آدمی نے اس طرح چونک کر عمران اور جولیا کی طرف دیکھا جیسے

اسے اب احساس ہوا ہو کہ یہ دونوں بھی اس کے سامنے موجود ہیں۔

"یہ۔ یہ میں کہاں آگیا ہوں۔ یہ کیا ہوا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں تقریباً بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تم اس کوٹھی کی چھت پر آنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیوار کی اینٹ ٹوٹ کر گر گئی اور تم بھی نیچے آگرے۔ تمہارے سر پر زخم آگیا اور تم بے ہوش ہو گئے اور ہم تمہیں چھت سے اٹھا لائے ہیں۔ ساتھ والی چھت پر البتہ زیرو سپاٹ موجود تھا"...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے آلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میرا خیال ہے کہ میرا دماغ خراب ہو گیا تھا"...... اس آدمی نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران اور جولیا دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"میں نے تمہارا نام پوچھا تھا اور یہ سن لو کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ دوسری صورت میں سچ تو بہرحال ہم تم سے اگلوا لیں گے لیکن تم اپنی جان سے جاؤ گے اور اگر تم ہلاک ہو گئے تو جن کے لئے تم کام کر رہے ہو ان سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار ہوں۔ یہ کوٹھی برائے فروخت تھی اس لئے خالی تھی۔ میں نے اچانک اس کوٹھی سے تمہاری آوازیں سنیں تو میں حیران رہ گیا اور میں اس کوٹھی پر آکر معلومات

حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک گر گیا"...... اس آدمی نے کہا تو اس بار عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم زخمی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں مزید تکلیف ہو لیکن تم نے ہمیں شاید احمق سمجھ لیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خنجر نکالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس آدمی کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم مجھ پر یقین کرو"...... اس آدمی نے کہا۔

"یہ آلہ بھی شاید چوکیداروں کے پاس ہوتا ہے۔ کیوں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو میرے مالک کا ہے۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ یہ کیا ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا وہ ہاتھ جس میں خنجر تھا بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس آدمی کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا لیکن ابھی اس کی چیخ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ پہلے سے زیادہ کربناک تھی اور اب اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور اس کی پیشانی پر ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔

"اب تم سب کچھ بتا دو گے لیکن تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو"۔ اس آدمی نے تکلیف کی شدت سے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ بہادر بن رہے ہو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میں بتا دیتا ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"بتاؤ کیا نام ہے تمہارا اور کب سے اور کس کے کہنے پر ہماری نگرانی کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام جیمسن ہے۔ میرا تعلق سرکاری ایجنسی رافٹ سے ہے۔ ہمارا کام قصبے میں داخل ہونے والے ہر آدمی کی نگرانی کرنا ہے۔ جب تم لوگ قصبے میں داخل ہوئے تو ہم نے تمہاری نگرانی شروع کر دی تھی"...... اس آدمی نے کہا۔

"کیوں۔ یہاں کیا ہے جو تم اس طرح نگرانی کرتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یہاں سے ہمسایہ ملک کو راستے جاتے ہیں۔ ان راستوں سے منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ ہوتی ہے اور یہ قصبہ اسمگلروں کا گڑھ ہے اس لئے ہم خفیہ طور پر ہر ایک کی نگرانی کرتے ہیں"۔ جیمسن نے جواب دیا لیکن عمران اس کے جواب اور انداز سے ہی سمجھ گیا کہ

سچ نہیں بول رہا۔

"تم اب بھی چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... عمران نے ور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ ضرب لگا دی اور کمرہ جیمسن کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس ب سے اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ چہرے پر پسینہ کسی ر کی طرح بہنے لگ گیا تھا۔

"بولو۔ سچ بولو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ئے کہا۔

"جیمسن۔ میرا نام جیمسن ہے"...... جیمسن نے رک رک کر ب دیتے ہوئے کہا۔

"کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میرا تعلق سرکاری ایجنسی رافٹ سے ...... جیمسن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے س کر لیا تھا کہ جیمسن انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے اس خوفناک ضرب کھا لینے کے باوجود اپنے اعصابی نظام پر ابھی تک ول تھا اور اس بار سوال کا جواب دیتے ہوئے اس کا لہجہ ایک بار مل گیا تھا۔ چنانچہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مڑی انگلی کے ہک کی ایک اور زوردار ضرب جیمسن کی پیشانی پر لگائی جیمسن کا پورا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپنے لگا جیسے سے نکلنے والی مچھلی پھڑکتی ہے۔ اس کی حالت یکلخت انتہائی

دگرگوں ہو رہی تھی۔ اب اس کے حلق سے پوری طرح چیخ بھی نکل رہی تھی۔

"اب بتاؤ کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"رافٹ سے۔ رافٹ سے"...... جیمسن نے چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ رافٹ کیا ہے۔ کس کی تنظیم ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"رافٹ سرکاری تنظیم ہے۔ یہ معدنیات اور اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ روکنے کے لئے کام کرتی ہے"...... جیمسن نے جواب دیا۔

عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اسے یقین تھا کہ جیمسن اب جھوٹ نہیں بول رہا۔

"اس تنظیم کا انچارج کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں اس قصبے کا انچارج رچرڈ ہے اور وہ سٹار ہوٹل کے عقب میں واقع رہائش گاہ میں رہتا ہے۔ وہیں اس کا آفس ہے"...... جیمسن نے جواب دیا۔

"تمہارا کام کرنے کا کیا انداز ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں کی تمام اونچی عمارتوں پر ہم نے دور دور تک زمینی فضائی نگرانی کرنے والے آلات نصب کئے ہوئے ہیں جن کا کنٹرول رچرڈ کے پاس ہے۔ اس کی رہائش گاہ کے آپریشن روم میں چیکنگ

ہوتی رہتی ہے"...... جیمسن نے جواب دیا۔

"ہمیں کیسے چیک کیا گیا ہے اور کس کے کہنے پر"...... عمران نے پوچھا۔

"رچرڈ کو معلوم ہوگا۔ میری ڈیوٹی اس علاقے میں ہے۔ مجھے اس نے حکم دیا تھا کہ ایک عورت اور چار مرد جو اصل میں ایشیائی ہیں لیکن ایکریمین میک اپ میں ہیں ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچے ہیں اور اس کوٹھی میں بغیر کسی اجازت کے موجود ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی اور وہ بھی زیرو سپاٹ سے اور خود کسی صورت سامنے نہیں آنا۔ جب یہ قصبے سے واپس چلے جائیں تو پھر میں نگرانی ختم کر دوں اور رپورٹ ایسی صورت میں دوں جب یہ لوگ کوئی نئی حرکت کریں ورنہ رپورٹ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ یہ لوگ مسلسل زیرو روم کی براہ راست نگرانی میں رہیں گے۔ ایک خصوصی آلے کے ذریعے ان کی تصویریں لے کر کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئی ہیں اس لئے اب یہ ان پہاڑیوں کے اندر جہاں بھی جائیں گے ان کی تصاویر آپریشن روم میں پہنچتی رہیں گی۔ چنانچہ میں زیرو سپاٹ لے کر ساتھ والی خالی کوٹھی میں بیٹھ گیا اور زیرو سپاٹ سے چیکنگ شروع کر دی۔ آپ میں سے دو آدمی کوٹھی سے چلے گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ دونوں میگا کلب گئے ہیں اور پھر یہ بھی واپس آ گئے ہیں۔ میں چیکنگ کر رہا تھا کہ اچانک تصویریں مدھم آنا شروع ہو گئیں۔ میں نے سوچا کہ زیرو سپاٹ خراب ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں

قریب جا کر چیکنگ کروں اس لئے میں نے ملحقہ کوٹھی کی چھت سے
نیچے اتر کر کسی خالی کمرے میں جانے کا سوچا اور پھر میں چھت کراس
کر رہا تھا کہ دیوار کی اینٹ اچانک گر گئی اور میں باوجود کوشش کے
سنبھل نہ سکا اور اینٹوں پر گرا اور بے ہوش ہو گیا"...... جیمسن نے
اس بار تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ لوگ تمہیں بھی چیک کر رہے ہوں گے اس وقت"۔
عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوٹھی کے اندر زیرو سپاٹ سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔
البتہ کوٹھی کے باہر کھلے علاقے میں وہ چیکنگ کر سکتے ہیں بشرطیکہ
اس ایریئے کو مسلسل اوپن رکھیں"...... جیمسن نے جواب دیا۔
عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے جیمسن کی شہ رگ
میں اتار دیا اور جیمسن چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"جولیا جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ ہم سب انتہائی شدید
خطرے میں ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کرسی سے
اٹھی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔ عمران نے جیمسن کی
تلاشی لی تو اس کے کوٹ کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا لانگ
فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر
اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی اندر آگئے
انہیں جولیا نے شاید سب کچھ بتا دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم تو

مخبری میں مارے جاتے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ نجانے انہوں نے کیوں ہم پر حملہ نہیں کیا۔ بہرحال اب
جلدی سے نئے میک اپ کر لو۔ ہم نے یہاں سے جلد از جلد نکلنا
ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہاں سے نکل کر کہاں جائیں گے اور کیا کریں گے۔ یہ
سرکاری ایجنسی ہمارے خلاف کیوں کام کر رہی ہے"...... تنویر نے
کہا۔

"اس ایجنسی کا انچارج رچرڈ ہے اور یقیناً یہ رچرڈ اس جانسن سے
ملا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ میں نے دو نفل پڑھ کر
اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی تھی کہ وہ ہمارے لئے آسانی مہیا کر دے اور
ہمیں کوئی راستہ مہیا کرے اور تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی کرم
کیا اور ہمارے لئے راستہ کھول دیا ورنہ ہم مکمل طور پر اندھیرے
میں گھر چکے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی بزرگ ٹھیک کہتے ہیں کہ جب آدمی مکمل طور پر
اپنی کوششیں کر لینے کے باوجود ناکام رہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے
رجوع کرنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے وہ ضرور انسان کی مدد
کرتا ہے۔ اب دیکھو یہ آدمی اچھا بھلا ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھا
اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت
کی اور اس نے ہماری کوٹھی کی چھت پر آنے کا ارادہ کر لیا اور نتیجہ
سامنے ہے"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جانسن نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن
آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جانسن کالنگ۔ اوور"...... جانسن نے بار بار کا
دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رچرڈ کالنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے
رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے رچرڈ۔
اوور"۔ جانسن نے کہا۔

"وہ لوگ اسی کوٹھی میں موجود ہیں۔ ان میں سے دو آدمی میگا
کلب بھی گئے تھے۔ انہوں نے میگا کلب کے باہر چاروں طرف بھی
گھوم پھر کر جائزہ لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کسی طرف سے اطلاع
گئی ہے کہ میگا کلب کا تم سے کوئی تعلق ہے لیکن وہ اس تعلق کو

وم نہیں کر سکے حالانکہ مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق
وں نے نہ صرف میگا کلب کے اندرونی حصوں کا بھی مکمل طور پر
لیا ہے حتیٰ کہ وہ ماسٹر سے بھی ملے ہیں لیکن ان کے چہروں پر
ود مایوسی بتا رہی ہے کہ شاید وہ اب واپس جانے کا سوچ رہے
۔ اوور"...... رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ میگا کلب میں کیا ہوا ہے۔ ویسے مجھے انتہائی
ت ہے کہ انہیں کس طرح سے میگا کلب کے بارے میں اطلاع
سکتی ہے۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہ تو اگر ان سے پوچھ گچھ کی جائے تب ہی
وم ہو سکتا ہے۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ انہیں گھیر لیا جائے۔ اوور"...... جانسن
کہا۔

"ہاں۔ میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ یا تو اس کوٹھی کو ہی
لوں سے اڑا دیا جائے یا دوسری صورت یہ ہے کہ ہم پہلے انہیں
فائر کر کے بے ہوش کریں اور پھر ان سے پوچھ گچھ کر کے
ہلاک کر دیں۔ یہ بہرحال تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ گو یہ
ئی ہیں اور ایشیائی پسماندہ لوگ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی یہ ایجنٹ
اور اب تک ایسا ہو بھی چکا ہوتا لیکن تمہاری وجہ سے میں
وش رہا ورنہ میں تو اپنے دشمنوں کو معمولی سی مہلت دینے کا بھی
نہیں ہوں۔ اوور"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں رچرڈ۔ تم صرف ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جبکہ تم
وسیع منظر کو سامنے رکھ کر سوچ رہا ہوں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ
لوگ آسانی سے مارے جا سکتے ہیں لیکن یہ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ
ہیں اور پاکیشیا میں صرف یہی لوگ اس ایجنسی سے متعلق نہ ہوں
گے۔ ان کے یہاں مارے جانے کا مطلب ہے کہ یہ بات کنفرم ہو
جائے کہ یہاں اس قصبے میں این فیکٹری موجود ہے۔ اس کے بعد
ظاہر ہے اس ایجنسی کے دوسرے لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اور
دوسری بات یہ ہے کہ اس فیکٹری کے بارے میں سپر پاورز کو بھی
مل جائے گی جبکہ ہم نے اس ملک سے تو ایک طرف ایکریمیا سے بھی
خفیہ رکھا ہوا ہے اور اسی لئے اسے کاسڑیا میں بنایا گیا ہے تاکہ
سب کی نظروں سے محفوظ رہ سکے ورنہ تو سپر پاورز کے علاوہ
الاقوامی قوانین کی زد میں بھی ہم آ جائیں گے اور کاسڑیا بھی۔ اوور"
جانسن نے کہا۔

" اوہ۔ واقعی تم نے درست بات کی ہے۔ تم واقعی بے حد دور
بات سوچتے ہو۔ یہ سارے زاویے تو میرے ذہن میں ہی نہ تھے
اوور"...... رچرڈ نے جواب دیا تو جانسن بے اختیار مسکرا دیا۔

" ایک بار یہ لوگ یہاں سے مایوس ہو کر واپس چلے گئے تو یہ
جگہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی۔ باقی جہاں بھی یہ ٹکریں مارتے
پھریں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اوور"...... جانسن نے
جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ویسے اب وہ یقیناً واپسی کے بارے میں سوچ رہے
ہوں گے۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا۔

" ہاں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔
بہرحال جب یہ چلے جائیں تو تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"۔
جانسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں رپورٹ دے دوں گا۔ اوور"...... رچرڈ نے
جواب دیا تو جانسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر
اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر
دیئے۔

" انتھونی اٹنڈنگ باس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ماسٹر بول رہا ہوں انتھونی"...... جانسن نے کہا۔

" یس باس۔ حکم کریں"...... انتھونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

" ہو سکتا ہے یہ ایکریمی دوبارہ آئیں۔ تم سب کو ہدایت ہے کہ
انہیں کسی صورت بھی کسی طرح کا شک نہیں پڑنا چاہئے"۔ جانسن
نے کہا۔

" یس باس۔ پہلے بھی آپ کی ہدایت سے میں نے تمام لوگوں کو
بریف کر دیا تھا اور انہوں نے ویٹرز سے معلوم کرنے کی کوشش کی
تھی۔ بوڑھے ویٹر کو انہوں نے اچھی خاصی رقم دے کر پوچھ گچھ کی
تھی لیکن اس نے وہی کچھ بتایا جو اسے بریف کیا گیا تھا"...... انتھونی

نے کہا۔

"تم نے پہلے مجھے رپورٹ دے دی تھی اور میں نے ان ویٹرز او
گراہم کو بلا کر انہیں مزید رقم انعام کے طور پر دے دی ہے لیکن تم
نے اس معاملے میں غفلت نہیں کرنی۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔
البتہ جب یہ لوگ یہاں سے مایوس ہو کر واپس چلے جائیں تو پھر میں
تمہیں خود ہی کہہ دوں گا"...... جانسن نے کہا۔

"یس باس۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا تو جانسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر
گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جو کچھ ہو رہا تھا وہ
اس کی مرضی کے عین مطابق ہو رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ جب یہ
لوگ واپس چلے جائیں گے تو وہ اسرائیلی حکام سے رابطہ کر کے انہیں
رپورٹ دے دے گا اس لئے اس نے میز پر پڑی ہوئی ایک فائل اٹھا
کر سامنے رکھی اور پھر اسے کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران لپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی سے جہاں انہوں نے
جیمسن سے پوچھ گچھ کی تھی علیحدہ علیحدہ عقبی طرف سے نکل کر یہاں
سٹار ہوٹل کے سامنے پہنچے تھے۔ وہ سب اس وقت مقامی میک اپ
میں تھے۔ البتہ انہوں نے خصوصی اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا ہوا تھا۔
سٹار ہوٹل ایک عام سا ہوٹل تھا۔ البتہ اس کی عقبی طرف ایک
تنگ سی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ اس گلی میں سٹار
ہوٹل کا کوئی راستہ موجود نہ تھا۔ البتہ گلی کے دوسری طرف دو
رہائشی کوٹھیاں تھیں جن میں سے ایک کوٹھی کے گیٹ پر دو مسلح
دربان موجود تھے اور گیٹ پر رچرڈ کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔
یہ جائزہ صفدر نے لیا تھا۔ وہ اس گلی میں اس انداز میں داخل ہوا تھا
جیسے اسے کسی نے اس گلی میں وقت دیا ہو لیکن گلی میں داخل ہوتے
ہی گیٹ کے سامنے موجود دونوں دربان چوکنا ہو گئے تھے لیکن صفدر

سے چہرے پر انتہائی اطمینان اور سکون کے تاثرات تھے۔ اس کے ہاتھ
میں ایک کارڈ تھا جس پر قلم سے آرتھر سیک کا نام اور عقب میں سٹ
ہوٹل لکھا ہوا تھا۔ صفدر اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا او
پھر جب دربانوں نے اسے روکا تو اس نے کارڈ ان کے سامنے کر د
کہ وہ ان سے ملنے آیا ہے۔ دونوں دربانوں نے اسے بتایا کہ اس
نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں رہتا تو صفدر نے اس انداز میں منہ بنا
جیسے اسے شدید مایوسی ہوئی ہو اور پھر وہ واپس پلٹ گیا اور ایک چکر
کاٹ کر سٹار ہوٹل کے سامنے پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی اکٹھے ہو
رہے تھے۔ اس دوران وہ یہ جائزہ لے آیا تھا۔

" ان دونوں دربانوں کا اس انداز میں خاتمہ کرنا ہے کہ اندر کسی
کو معلوم نہ ہو سکے اور دوسری بات یہ کہ اندر باقاعدہ آپریشن روم اور
اڈا ہے اس لئے اندر بھی حفاظت کا خاص انتظام ہو گا اور ہو سکتا ہے
کہ کافی سے زیادہ لوگ ہوں لیکن ہم نے اس رچرڈ کو اس انداز میں
گھیرنا ہے کہ آخری لمحے تک اسے معلوم نہ ہو سکے ورنہ وہ جیمسن کا
چیف ہے اور جیمسن نے جس انداز میں مدافعت کی تھی اس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں"...... عمران نے کہا

" تو اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیتے ہیں"۔ جولیا
نے کہا۔

" نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اندر ایسا انتظام کیا گیا ہو کہ یہ گیس ان
کے خصوصی حصے میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ ہم نے فل ریڈ کرنا ہے

اور سائیلنسر لگے مشین پسٹل استعمال کرنے ہیں اور سوائے رچرڈ
کے اور کسی کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ کیسے معلوم ہو گا کہ رچرڈ کہاں ہے اور کون ہے"۔
صفدر نے کہا۔

" ان میں سے کسی آدمی سے معلوم کرنا ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ اور
اچھی طرح الرٹ رہنا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر
ہلا دیئے اور پھر وہ سٹار ہوٹل کی عمارت کی عقبی طرف گلی میں داخل
ہو گئے۔ عمران سب سے آگے تھا جبکہ باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے۔
وہاں موجود دربانوں نے جب پانچ افراد کو گلی میں داخل ہوتے
ہوئے دیکھا تو انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی
مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

" ہم دوست ہیں دشمن نہیں۔ ہم نے صرف چند باتیں معلوم
کرنی ہیں"...... عمران نے دور سے ہی مسکراتے ہوئے انتہائی نرم
لہجے میں کہا۔

" وہیں رک جاؤ۔ آگے مت آؤ"...... ان میں سے ایک دربان
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ جیب
سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں دربان سنبھلتے ٹھک
ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور دونوں دربان چیختے ہوئے اچھل کر
نیچے گرے تو عمران نے دوڑ کر ان میں سے ایک آدمی کی گردن پر پیر
رکھ کر موڑ دیا۔ اس آدمی پر اس نے فائرنگ جان بوجھ کر جسم کے

نچلے حصے پر کی تھی جبکہ دوسرے آدمی کے دل کو نشانہ بنایا گیا تھا اس لئے وہ نیچے گر کر صرف چند لمحے تڑپ سکا تھا جبکہ یہ آدمی اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بولو رچرڈ کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے پیر کو دبا کر دوبارہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنے آفس میں۔ آفس میں ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہچکی سی لی اور اس کے منہ سے خون کا فوارہ سا ابل پڑا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔ ایک گولی اس کے پیٹ کے نچلے حصے میں لگی تھی اور یہی کارگر ثابت ہوئی تھی۔ وہ آدمی ختم ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"انہیں بھی ساتھ لے آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر دوڑ پڑا۔ سامنے برآمدے میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ ان کی مشین گنیں بھی ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے وہ ہاتھ جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور اپنے عقب میں کیا ہوا تھا، آگے کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے جبکہ اس دوران عمران کے ساتھی بھی دونوں دربانوں کو گھسیٹ کر اندر لے آئے تھے۔

"ہر طرف پھیل جاؤ اور جو نظر آئے اسے ہلاک کر دو"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچا اور ان زخمی اور تڑپتے ہوئے دونوں آدمیوں کو پھلانگتا ہوا وہ سامنے موجود راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ سائیڈ پر موجود دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پہلے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کی کنپٹی پر پوری قوت سے ضرب لگی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا۔ عمران نے بغیر کسی توقف کے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار اس آدمی کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھ کر اس کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی برآمدے میں پڑا ہوا آدمی رچرڈ ہے اور یہ اس کا آفس ہے۔ وہ شاید برآمدے میں موجود دربانوں کے چیخنے کی آوازیں سن کر باہر نکلا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے گھسیٹتا ہوا کمرے کے اندر لے آیا۔ دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر واپس دروازے کی طرف بڑھ آیا اور پھر وہ دروازے میں ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر راہداری

میں داخل ہوئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"نیچے ایک بڑا ہال ہے جس میں مشینری نصب ہے۔ وہاں پانچ افراد تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی یہاں نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال تم سب باہر رکو گے اور خیال رکھو گے۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے اور اس سے نکلنے والے کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور یقیناً یہی رچرڈ ہے۔ میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ایک کھڑکی سے لٹکا ہوا پردہ ایک جھٹکے سے کھینچ کر اتار لیا اور پھر اسے رسی کے انداز میں لپیٹ کر اس نے اس کی مدد سے اس بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ آدمی اسے آسانی سے کھول نہ سکے۔ باندھنے کے بعد عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے خنجر نکال لیا جس سے اس نے رہائش گاہ پر جیمسن کو ہلاک کیا تھا۔ گو اس نے خنجر کو جیمسن کے لباس سے صاف کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس پر خون کا ہلکا سا نشان موجود تھا۔ عمران نے خنجر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اب مزید

وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ آدمی اسے ہر لحاظ سے انتہائی تربیت یافتہ نظر آ رہا تھا۔ وہ اچانک حملہ کی وجہ سے مار کھا گیا تھا ورنہ اگر وہ سنبھل جاتا تو شاید اتنی آسانی سے مار نہ کھا سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے خنجر کی نوک اس کی گردن پر رکھ کر اسے زور سے دبا دیا۔

"تمہارا نام رچرڈ ہے اور تم رافٹ کے اس قصبے کے انچارج ہو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"جیمسن تمہارا آدمی تھا"...... عمران نے کہا تو رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... رچرڈ نے کہا۔

"ہم وہی ہیں جن کی نگرانی تمہارا آدمی جیمسن کر رہا تھا اور یہ بھی سن لو کہ یہاں آپریشن روم میں اور باہر موجود تمہارے تمام آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ مجھے تمہارے بارے میں جیمسن سے معلوم ہوا اور ہم یہاں آ گئے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مگر۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم۔ اوہ۔ تم ایکریمین میک اپ میں تھے۔ تم تو یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے تھے۔ مجھے پہلے ہی اطلاع ہو جاتی"...... رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں جیمسن سے تمام معاملات کی اطلاع مل گئی تھی۔ کوٹھی کے اندرونی حصے پر تمہارے آلات کی چیکنگ نہ تھی اس لئے ہم نے وہیں میک اپ تبدیل کر لئے اور پھر یہاں آگئے جبکہ تمہارے آلات میں ہمارے ایکریمین میک اپ والے چہرے ہی فیڈ تھے اس سے تمہیں ہمارے یہاں پہنچنے کی اطلاع نہ ہو سکی"...... عمران نے جواب دیا تو رچرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم اب کیا چاہتے ہو"...... رچرڈ نے اب سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو۔ تم اس جانسن کے کہنے پر کیوں ہمارے خلاف کام کر رہے تھے"...... عمران نے کہا تو رچرڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تم۔ تم جانسن کو جانتے ہو۔ کیا مطلب۔ پھر تو"...... رچرڈ بات کرتے کرتے رک گیا۔

"میں نے اس کا نام اور اس کی آواز ٹرانسمیٹر پر سن لی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ این فیکٹری کا چیف بھی ہے اور سیکورٹی انچارج بھی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فیکٹری میگا کلب کے نیچے یا ارد گرد زیر زمین موجود ہے لیکن جانسن اور اس فیکٹری کا درست محل وقوع اور اس کا راستہ ہمیں معلوم نہیں ہے جو اب تم بتاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی فیکٹری یہاں موجود نہیں ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی

ہے اور نہ میں اس بارے میں کچھ جانتا ہوں"...... رچرڈ نے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم یہی جواب دو گے۔ تمہارا آدمی جیمسن بھی خاصا تربیت یافتہ آدمی تھا اور تم تو بہرحال اس کے انچارج ہو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ جس میں خنجر موجود تھا پیچھے ہٹ کر تیزی سے حرکت میں آیا اور رچرڈ کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ رچرڈ کے حلق سے کربناک چیخ نکلی لیکن ابھی چیخ کی گونج کمرے میں موجود تھی کہ عمران کا ہاتھ دوسری بار حرکت میں آیا اور رچرڈ کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ اس کی پیشانی پر رگ ابھر آئی تھی۔ وہ اب نہ صرف چیخ رہا تھا بلکہ اپنا سر بھی دائیں بائیں اس طرح پٹخ رہا تھا جیسے شدید تکلیف میں مبتلا ہو۔ عمران نے خنجر سائیڈ میز پر رکھا اور پھر ایک ہاتھ اس نے رچرڈ کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ کمرہ رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ رچرڈ کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن عمران نے چند لمحے رک کر دوسری ضرب لگا دی اور رچرڈ کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ اب اس کا منہ قدرے کھل رہا تھا لیکن تکلیف کی شدت سے اس کے حلق سے پوری طرح چیخ نہ نکل رہی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں

کہ عمران نے تیسری ضرب لگا دی اور رچرڈ کا جسم یکلخت ایک جھٹکے
سے ڈھیلا پڑ گیا اور رچرڈ کی آنکھیں پتھرا سی گئیں۔
"اب بتاؤ جانسن کہاں ہے اور کس روپ میں ہے"...... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔
"جانسن میگا کلب میں ہے۔ وہاں وہ ماسٹر ہے۔ ماسٹر ہی جانسن
ہے"...... رچرڈ نے لاشعوری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"این فیکٹری کہاں ہے اور اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے"۔
عمران نے پوچھا۔
"این لیبارٹری میگا کلب کے نیچے ہے اور اس کے راستے کا مجھے علم
نہیں ہے۔ صرف جانسن جانتا ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔
"تم نے جانسن کا ساتھ کیوں دیا تھا"...... عمران نے کہا۔
"اس نے مجھے دولت دی تھی اور وہ میرا دوست بھی ہے"۔ رچرڈ
نے جواب دیا۔
"تم اس سے کس طرح بات کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"ٹرانسمیٹر پر۔ یہاں صرف ٹرانسمیٹر پر ہی بات ہو سکتی ہے کیونکہ
اس قصبے میں فون لائننگ موجود نہیں ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا
اور پھر عمران کے پوچھنے پر نہ صرف اس نے فریکونسی بتا دی یہ وہی
فریکونسی تھی جو اس سے پہلے وہ میکن سے اور پھر جیمسن سے معلوم کر
چکا تھا اور پھر عمران کے سوالات کے جواب میں رچرڈ نے اب تک
جانسن سے ہونے والی تمام گفتگو بھی بتا دی۔ عمران نے تمام

معلومات جب رچرڈ سے حاصل کر لیں تو اس نے میز پر رکھا ہوا خنجر
اٹھایا اور دوسرے لمحے خنجر رچرڈ کی شہ رگ میں اتر گیا اور عمران ہاتھ
اس کے سر سے اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد رچرڈ
ساکت ہو گیا تو عمران نے خنجر اس کی گردن سے کھینچ لیا اور پھر اسے
اس کے لباس سے اچھی طرح صاف کر کے اس نے خنجر واپس جیب
میں ڈالا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہال میں
پہنچ گیا جہاں مشینری نصب تھی۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں
نے تمام مشینری فائرنگ کر کے توڑ دی۔
"اس رچرڈ نے کیا بتایا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا
تو عمران نے رچرڈ سے ملنے والی تمام معلومات بتا دیں۔
"اوہ۔ تو وہ ماسٹر ہی اصل میں جانسن تھا۔ حیرت ہے اس نے ذرا
سا بھی شک نہیں ہونے دیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"اب ہم نے اس جانسن تک اس انداز میں پہنچنا ہے کہ اسے
آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکے ورنہ وہ کلب چھوڑ کر اگر فیکٹری میں
شفٹ ہو گیا تو پھر اسے تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران
نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ اسے اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور پھر اس
سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے اس فیکٹری پر ریڈ کیا جائے ورنہ
وہاں کلب میں ہمیں ایک تو قتل عام کرنا پڑے گا اور دوسرا شاید پھر

بھی اس جانسن سے وہ تفصیلی معلومات حاصل نہ ہو سکیں"۔ صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" وہاں سے اسے اغوا کیسے کیا جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ایک منٹ۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑے ہوئے طاقتور ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر جانسن کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ رچرڈ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ جانسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جانسن کی آواز سنائی دی۔

" وکٹری جانسن۔ ایشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" مارے جا چکے ہیں۔ وہ کیسے۔ کس نے انہیں ہلاک کیا ہے جبکہ میں نے منع کیا تھا اور تمہیں اس کی وجہ بھی شاید بتائی تھی۔ اوور"...... جانسن کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تلخی بھی موجود تھی۔

" مجھے معلوم ہے جانسن۔ لیکن انہوں نے اچانک میرے

ہیڈکوارٹر پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ اگر ہم انہیں ہلاک نہ کرتے تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہم سب مارے جاتے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے ہیڈکوارٹر پر حملہ کر دیا تھا انہوں نے۔ وہ کیسے۔ تم خود ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ پھر یہ کیسے ہو گیا۔ اوور"...... جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے جیمسن کے ہلاک ہونے اور ایشیائیوں کے میک اپ تبدیل کر کے جیمسن سے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات ملنے سے لے کر ہیڈکوارٹر پر حملے کی تفصیل بتا دی۔

" انہیں اندرونی حفاظتی نظام کا علم نہیں تھا اس لئے انہوں نے اندھا دھند کارروائی کی جس کے نتیجہ میں وہ سب ہلاک ہو گئے۔ البتہ ایک آدمی زخمی ہوا تھا۔ اس سے یہ ساری معلومات ملی ہیں۔ اوور"...... عمران نے رچرڈ کے لہجے اور آواز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی مجبوری تھی۔ اوور"...... جانسن نے جواب دیا۔

" اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا کلب میں بھجوا دوں۔ اوور"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

" کیا تم نے ان کے میک اپ واش کر دیئے ہیں۔ اوور"۔ جانسن نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ ابھی تک تو نہیں کئے ۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ وہ ماسک میک اپ میں ہوں ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ان کے میک اپ واش کرو۔ میں انتھونی کو بھیج دیتا ہوں وہ انہیں لے آئے گا۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

" سوری جانسن ۔ انتھونی کو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ اجازت صرف تمہارے لئے ہے۔ ویسے تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت بھی نہیں میں اپنے آدمیوں کے ذریعے یہ لاشیں تمہارے کلب پہنچا دیتا ہوں پھر تم جانو اور یہ لاشیں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں دراصل چاہتا تھا کہ پہلے انہیں پہچان یہ جائے ۔ بہرحال ٹھیک ہے تم اپنے آدمیوں کے ذریعے انہیں کلب بھجوا دو۔ یہاں انتھونی انہیں وصول کر لے گا۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ان کے میک اپ وغیرہ ختم کر کے انہیں بھجوا دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ کیا بات ہوئی ۔ وہ تو نہیں آیا یہاں"...... تنویر نے کہا۔

" میں نے کوشش تو کی تھی اور براہ راست اس لئے نہیں کہا ۔ اس طرح وہ مشکوک ہو سکتا تھا۔ بہرحال ہم رچرڈ کے آدمی بن کر وہاں جائیں گے اور اس کے لئے ہمیں میک اپ بدلنے کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس

کا فقرہ مکمل ہوتا ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ جانسن کالنگ ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جانسن کی آواز سنائی دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ جانسن نے یہ کال چیکنگ کرنے کے لئے کی ہے۔

" یس ۔ رچرڈ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" میں نے اس لئے کال کیا ہے رچرڈ کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم یہ لاشیں وہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھو۔ میں اسرائیلی حکام سے بات کر کے انہیں وہیں سے ہی اٹھوا کر اسرائیل بھجوا دوں گا۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ یہ لاشیں کلب میں آئیں کیونکہ اب لازماً ان کا دوسرا گروپ یہاں پہنچے گا اور انہیں بہرحال کلب کا کلیو مل جائے گا کہ لاشیں یہاں آئی تھیں ۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

" لیکن ان کی چیکنگ کیسے ہو گی ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" تم انتھونی کو اجازت دے دو۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

" نہیں سوری ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انتھونی تمہارے ساتھ آ جائے ۔ تم میرے اصول تو جانتے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" پہلے تو تم نے کبھی نہ ایسے اصولوں کی بات کی تھی اور نہ ہی

اس طرح کبھی ضد کی تھی۔ اوور"...... اس بار جانسن نے قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

" یہ سرکاری ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے جانسن۔ جس طرح تم کلب کے سلسلے میں محتاط ہو اسی طرح میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں محتاط ہوں۔ تم تو میرے دوست ہو اس لئے تمہاری آمد کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اکیلے انتھونی کے آنے سے ہو سکتا ہے کہ میرا کوئی آدمی کہیں مخبری کر دے۔ اوور"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہ لاشیں یہاں بھجوا دو۔ کلب کی عقبی سائیڈ پر۔ وہاں انتھونی انہیں وصول کر لے گا اور پھر خفیہ راستے سے ہی انہیں کلب میں لے جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہاری رقم اور تمہارا انعام بہرحال تمہیں مل جائے گا۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاں موجود ایک ویگن میں سوار ہو کر میگا کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ لاشیں نہیں تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ فرنٹ سیٹ پر صفدر

بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا کو عقبی طرف بٹھا دیا گیا تھا کیونکہ اس طرح انتھونی ان کے ساتھ کسی عورت کو دیکھ کر مشکوک ہو سکتا تھا اس لئے عمران نے جولیا کو عقبی سیٹ پر بٹھا دیا تھا اور اس کو یہ ہدایت بھی کر دی تھی کہ وہ اس وقت تک ویگن سے باہر نہیں آئے گی جب تک کہ انتھونی پر قابو نہیں پا لیا جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن میگا کلب کے عقبی طرف پہنچ گئی۔ چونکہ عمران اور صفدر پہلے ہی میگا کلب کے اطراف کا جائزہ لے چکے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ کلب کے عقبی طرف ایک بند چوڑی سی گلی ہے جس کے آخر میں کوڑا کرکٹ کے بڑے بڑے چار پانچ ڈرم بھی پڑے ہوئے تھے لیکن اس گلی میں کلب کی دیوار میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ ہی سامنے والی دیوار میں کوئی دروازہ نظر آ رہا تھا لیکن اب جانسن نے جس طرح انہیں وہاں بلوایا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی خفیہ راستہ اس طرف بھی ہے۔ عمران نے ویگن گلی میں موڑی تو سامنے ہی دیوار کے ساتھ پانچ آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

" جولیا۔ تم نیچے لیٹ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے سیٹ سے کھسک کر عقبی سیٹوں کے نیچے لیٹ گئی۔ عمران نے ویگن ان کے قریب لے جا کر روک دی اور دوسرے لمحے ویگن سے اتر آیا جبکہ اس کے ساتھی تیزی سے دوسرے دروازے سے نیچے اتر آئے۔

" آپ لوگ کون ہیں۔ آپ کو تو پہلے کبھی میں نے نہیں دیکھا"۔ ایک لمبے قد اور چوڑے شانوں والے آدمی نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو اب تو دیکھ لیا ہے مسٹر انتھونی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے انتھونی چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا۔ اس کے چہرے پر عمران کا زور دار تھپڑ پڑا تھا اور پھر شاید یہ عمران کی طرف سے اپنے ساتھیوں کو اشارہ تھا کہ دوسرے لمحے اس کے ساتھی باقی چاروں افراد پر ٹوٹ پڑے جو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑے تھے۔ شاید انتھونی انہیں لاشیں اٹھا کر اندر لے جانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔ انتھونی نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران نے اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر وہ اٹھ نہ سکا کیونکہ عمران کی لات مسلسل حرکت میں رہی اور چند لمحوں بعد ہی انتھونی ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی باقی افراد کی گردنیں توڑ کر نہ صرف انہیں ہلاک کر چکے تھے بلکہ وہ ان کی لاشوں کو گھسیٹ کر کوڑے کرکٹ کے ڈرموں کے پیچھے لے جا چکے تھے۔ انتھونی بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگ گیا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر اسے لے کر وہ دوڑتا ہوا ان ڈرموں کے پیچھے لے آیا۔

"تم باہر رکو۔ میں اس سے پوچھ گچھ کر لوں۔ خیال رکھنا جو بھی نظر آئے اسے اڑا دینا"...... عمران نے جھک کر انتھونی کو نیچے لٹا

اس کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ کر ویگن کی سائیڈ اور دیوار میں موجود دروازے کی سائیڈوں میں اس طرح کھڑے ہو گئے کہ دور سے دیکھنے والے کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے جبکہ جولیا بدستور ویگن کے اندر ہی موجود تھی۔ ان سب نے جیبوں میں ہاتھ ڈال رکھے تھے جن میں مشین پسٹل موجود تھے اور وہ کسی بھی لمحے کسی بھی قسم کے خطرے سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار نظر آ رہے تھے۔ ادھر جب انتھونی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ گلی کی طرف سے کوڑے کے چوڑے اور اونچے ڈرم کی اوٹ تھی اس لئے گلی کی طرف سے اسے اس وقت تک نہ دیکھا جا سکتا تھا جب تک کوئی قریب نہ آ جائے اور گلی میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر جیسے ہی انتھونی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹنے لگا تو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور انتھونی کے جسم نے بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگ گئیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس کیا تو انتھونی کی حالت جس تیزی سے بگڑی تھی اتنی ہی تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گئی لیکن اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات ویسے ہی موجود تھے اور تکلیف کی شدت سے اس

کی آنکھیں پوری طرح نہ بند ہو رہی تھیں اور نہ ہی پوری طرح کھل رہی تھیں۔ آنکھوں میں سرخی نمایاں نظر آنے لگ گئی تھی۔

"بولو جانسن کون ہے اور کہاں ہے۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"جانسن ماسٹر ہے۔ ماسٹر۔ کلب کا ماسٹر جانسن ہے۔ وہ اپنے خصوصی آفس میں ہے۔ وہ ماسٹر ہے"...... انتھونی کے منہ سے رک رک کر لیکن مسلسل الفاظ نکل رہے تھے جیسے کسی فیکٹری میں کوئی چیز ڈھل کر جھٹکے سے باہر نکل رہی ہو۔

"این فیکٹری کا راستہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر کو معلوم ہو گا۔ ماسٹر کو۔ مجھے نہیں معلوم کیونکہ وہ کلب میں نہیں ہے کسی اور جگہ ہے جس کا علم ماسٹر کو ہے۔ مجھے نہیں ہے"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑا تو انتھونی کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور تیزی سے مڑ کر وہ ڈرم کی اوٹ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

"جولیا۔ اب تم بھی باہر آ جاؤ"...... عمران نے کہا تو وئ میں سے جولیا بھی باہر آ گئی۔

"یہ ماسٹر ہی اصل جانسن ہے۔ اس کے دو روپ ہیں اور فیکٹ اس کلب کے نیچے ہے لیکن اس کا راستہ کسی اور جگہ سے ہے۔ ب

ہم نے اس ماسٹر یا جانسن کو پکڑنا ہے اور اس سے تمام معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کے سامنے انتھونی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے دروازے کو دبا کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہوئے۔ سب سے آخر میں صفدر اندر آیا اور پھر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا جب اوپر پہنچا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ شاید ان کی لاشیں اسی کمرے میں رکھنے کا حکم انتھونی کو دیا گیا تھا۔ کمرے کی مقابل دیوار میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور وہاں بھی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام بھی سیڑھیوں پر ہو رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے کو کراس کر کے اس راہداری میں آئے اور پھر عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو سیڑھیوں کے آخر میں بھی دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے لاک ہٹایا اور دروازے کو آہستہ سے کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

یہ دروازہ ایک چوڑی سی راہداری میں کھلتا تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ وہی راہداری ہے جو کلب کے مین ہال سے دائیں طرف کو ہے۔ اس راہداری سے گزر کر وہ ماسٹر کے آفس پہنچے تھے۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ ہال کی طرف سے مدھم شور سنائی

دے رہا تھا جس میں نسوانی آوازیں بھی شامل تھیں۔ عمران اس راہداری میں آگیا لیکن جہاں پہلے ماسٹر کے آفس کا دروازہ تھا اب وہاں سپاٹ دیوار تھی۔ راہداری خالی تھی۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھا جہاں پہلے اس نے آفس کا دروازہ دیکھا تھا۔ اس نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا لیکن دیوار ٹھوس تھی۔

"حیرت ہے۔ شاید اس دیوار سے ملتی جلتی کوئی دوسری دیوار ہو۔ بہرحال آؤ۔ اب ہال سے معلوم ہو گا کہ ماسٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے سارے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی وہ ہال کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اچانک ایک نوجوان تیزی سے ہال کی طرف سے چلتا ہوا اس راہداری میں آیا اور سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلو۔ ماسٹر کہاں ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو"...... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں انتھونی نے بھیجا ہے ماسٹر کے پاس۔ کہاں ہے ماسٹر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ وہ تو دوسری سمت راہداری میں ہے آؤ میرے ساتھ"۔ اس نوجوان نے انتھونی کا نام سن کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں ہر شخص اپنی مستی میں غرق تھا۔ کاؤنٹر پر موجود چار آدمی سروس دینے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس نوجوان کے پیچھے چلتے ہوئے ہال کے دوسرے کنارے میں موجود راہداری میں پہنچ گئے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہاں بالکل پہلے جیسی راہداری موجود تھی۔ اس کے آخر میں البتہ دیوار تھی جس میں کوئی دروازہ نہیں تھا اور یہاں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے اور وہاں ماسٹر کے آفس کا دروازہ بھی موجود تھا۔ چاروں مسلح افراد عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چوکنا ہو گئے۔

"انہیں انتھونی نے بھیجا ہے باس ماسٹر کے پاس"...... اس نوجوان نے کہا۔

"ماسٹر موجود نہیں ہے۔ واپس جاؤ"...... ان میں سے ایک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن عمران اسی طرح آگے بڑھتا رہا جیسے اس نے اس آدمی کی بات ہی نہ سنی ہو۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ واپس جاؤ"...... اس آدمی نے تیزی سے ایک قدم آگے بڑھ کر انتہائی درشت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کا زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی

راہداری ٹھک ٹھک کی آوازوں اور ان مسلح افراد اور انہیں ساتھ لے کر جانے والے نوجوان کی چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ سب چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

" کسی کو مت آنے دینا۔ جو نظر آئے بھون ڈالو۔ جولیا میرے ساتھ آئے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر زور سے لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو یہ ماسٹر کا وہی وسیع آفس تھا جہاں پہلے بھی عمران اور صفدر اس سے بطور ماسٹر مل چکے تھے۔ اس نے عمران کو شبہ تک نہ ہونے دیا تھا کہ وہی جانسن ہے ورنہ شاید عمران کو اتنی طویل جدوجہد کر کے دوبارہ یہاں تک نہ آنا پڑتا۔ کمرے میں تین مسلح آدمی کھڑے تھے۔ عمران جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کے مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور تینوں مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے جمپ لگایا اور ایک لمحے کے لئے اس کے پیر بڑی سی آفس ٹیبل پر نظر آئے۔ دوسرے لمحے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ماسٹر جس کا ہاتھ تیزی سے کھلی دراز میں موجود مشین پسٹل کی طرف بڑھا تھا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے عقبی دیوار سے ٹکرایا اور پھر پوری قوت سے اس کا چہرہ سامنے میز کی سطح سے اس قدر زور سے ٹکرایا کہ اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ چونکہ وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس کا چہرہ میز کی سطح سے ٹکرا کر جیسے ہی واپس مڑا عمران کی لات ایک بار پھر

اس کی ٹھوڑی پر پوری قوت سے پڑی اور ایک بار پھر ماسٹر کا سر کرسی سمیت عقبی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرایا اور پلک جھپکنے میں واپس میز کی سطح سے اس کا چہرہ اور ٹھوڑی پوری قوت سے ٹکرا گیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ دو بار ٹکرانے سے ہی شدید زخمی ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی مشین نے اس کے چہرے کا بھرتہ بنا دیا ہو۔ عمران اچھل کر میز سے نیچے اترا اور اس نے کرسی میں ڈھیلے انداز میں پڑے ہوئے ماسٹر کے جسم کو بازو سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے کرسی سے کھینچا اور بازو گھما کر اس نے بے ہوش ماسٹر کے جسم کو میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینک دیا۔ جولیا دروازے کے قریب موجود تھی۔ باہر سے تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں عمران نے اب سنی تھیں۔

" باہر زبردست مقابلہ ہو رہا ہے عمران۔ اسے اٹھاؤ اور یہاں سے نکل چلو"...... جولیا نے کہا۔

" بے فکر رہو۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اب ان عام سے غنڈوں سے مار نہیں کھاتے۔ باہر کون سی جگہ ہے پوچھ گچھ کی۔ انہیں جا کر کہو کہ بم مار دیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولیا سرہلاتی ہوئی اچھل کر دروازے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی ہال کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے جھک کر ماسٹر کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور ماسٹر کے چہرے پر اس قدر

زور دار تھپڑ پڑا کہ اس کے تمام دانت نکل کر باہر آگرے۔اس کے ساتھ ہی عمران کا دوسرا بازو گھوما اور دوسرے گال پر پڑنے والے زور دار تھپڑ نے اس کا گال ہی پھاڑ کر رکھ دیا تھا۔اس کے ساتھ ہی ماسٹر چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔اس کے ہوش میں آتے ہی عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر کرسی سے لگایا اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں اس نے پوری قوت سے ماسٹر کے دونوں نتھنوں میں اس طرح اندر ڈال دیں جیسے نیزہ کسی خالی جگہ پر مار دیا جاتا ہے اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہاتھ کو ایک خاص انداز میں حرکت دے کر جب کھینچا تو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں نے ماسٹر کے دونوں نتھنوں کو آدھے سے زیادہ کاٹ کر رکھ دیا۔اس کے ساتھ ہی ماسٹر کی پیشانی پر ایک رگ ابھر آئی اور ماسٹر کے حلق سے صرف ایک بار ہی چیخ نکل سکی۔اس کے بعد تو اسے شاید چیخنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور چہرہ اور آنکھیں مسلسل اور خوفناک تشدد کی وجہ سے پتھرائی ہوئی سی نظر آ رہی تھیں۔پیشانی پر رگ ابھرتے ہی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ماسٹر کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا اور ماسٹر کا جسم اس انداز میں تڑپا جیسے اس کے جسم سے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزر گیا ہو۔اس کا منہ چیخنے کے لئے کھلا لیکن اس کے منہ سے چیخ نہ نکل سکی تھی۔

"تمہارا نام جانسن ہے۔بولو۔بولو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر دوسری ضرب لگا دی۔وہ ماسٹر کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے احساس تھا کہ باہر اس کے ساتھیوں کی پوزیشن خاصی نازک ہو گی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ان کی پوزیشن نازک سے نازک تر ہوتی چلی جائے گی اس لئے وہ جلد از جلد اس ماسٹر کے اعصابی نظام کو قابو کر کے اسے لاشعوری کیفیت میں لانا چاہتا تھا تاکہ اسے بغیر کسی مزاحمت کے این فیکٹری کے بارے میں تفصیلات مل سکیں۔

"ہاں۔ہاں۔میں جانسن ہوں۔میں جانسن ہوں۔میں جانسن ہوں"...... جانسن کے منہ سے اس طرح بار بار الفاظ نکلنے لگے جیسے گراموفون خراب ہونے کی صورت میں سوئی اس پر اٹک جاتی ہے اور گراموفون سے مسلسل ایک ہی لفظ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

"این فیکٹری کی فائل کہاں ہے۔بولو جواب دو"...... عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"عقبی کمرے کے سیف میں۔سیف میں۔فائل سیف میں ہے"۔جانسن نے ایک بار پھر اسی طرح گردان کی صورت میں ایک ہی فقرے کی گردان کرتے ہوئے کہا۔

"راستہ کہاں سے ہے۔بولو۔جلدی بولو"...... عمران نے ایک بار پھر اس کی پیشانی پر ضرب لگاتے ہوئے کہا اور جانسن کا جسم یکلخت

ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کا چہرہ اب اس قدر بگڑ گیا تھا کہ شاید اس سے زیادہ بگڑنے کی گنجائش ہی باقی نہ رہی تھی۔

" راجر ہوٹل سے۔ راجر ہوٹل سے"...... جانسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ شاید تکلیف کی شدت انتہا تک پہنچ کر وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں جانسن کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیوار میں ایک سیف موجود تھا جس پر نمبروں والا تالا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال اس تالے کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ چند گولیوں کے بعد ہی تالے کے پرزے اڑ گئے اور عمران نے سیف کھولا تو اس کے ایک خانے میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی جبکہ باقی خانے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔ عمران نے فائل اٹھائی۔ اسے کھولا اور سرسری سی نظریں ڈالنے کے بعد اس نے فائل بند کر دی اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور تیزی سے واپس مڑا۔ چند لمحوں بعد وہ آفس سے نکل کر راہداری سے ہوتا ہوا جب ہال میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ وہاں فرش پر ہر طرف عورتوں اور مردوں کی لاشیں بکھری پڑی ہوئی تھیں۔ پورے ہال میں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ صفدر

اور جولیا ہال کے مین گیٹ کے قریب کھڑے تھے جبکہ باقی ساتھی باہر تھے۔

" جلدی بلاؤ باہر والوں کو بھی۔ ہم اسی خفیہ راستے سے باہر نکلیں گے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے باہر نکل گئی جبکہ عمران دوڑتا ہوا ہال کراس کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے راہداری میں آ گئے اور پھر جس راستے سے وہ اندر آئے تھے اسی راستے سے ہی واپس کلب کے عقبی طرف پہنچ گئے جہاں ابھی تک ان کی ویگن موجود تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ اس کے باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور عمران نے ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھائی اور پھر سڑک پر پہنچ کر اس نے ویگن کو اس طرف موڑنے کی بجائے جدھر کلب کا مین گیٹ تھا دوسری سمت میں موڑ دیا اور ویگن انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران کی پیشانی پر موجود سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ اس وقت وہ خاصی الجھن میں مبتلا ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ویگن ایک سائیڈ پر کر کے ایک تنگ سی گلی میں موڑ کر روک دی۔

"چلو نیچے اترو۔ اب ہمیں پیدل آگے بڑھنا ہو گا ورنہ ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ پیدل ہی عمران

کی رہنمائی میں تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد ایک سائیڈ پر مڑے تو
سامنے ہی ایک ویران سا احاطے نما مکان موجود تھا۔ عمران "سا
احاطے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل
ہو گئے۔

"اب سب نے ماسک میک اپ تبدیل کرنے ہیں اور پھر ہم نے
نئے سرے سے اس فیکٹری کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کرنا ہے"
عمران نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات
میں سر ہلا دیئے۔

ایک تہہ خانے نما کمرے میں گیری ایک درمیانے قد کے آدمی
کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ گیری کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات
نمایاں تھے جبکہ وہ آدمی اپنے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اس انداز
میں دیکھ رہا تھا جیسے اسے ٹرانسمیٹر سے آنے والی کال کا انتہائی شدت
سے انتظار ہو۔

"یہ جانسن آخر کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا"...... گیری نے سامنے
بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ اب ہنری جا کر معلوم کرے گا کہ
کیا ہوا ہے"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی
تو اس آدمی نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اوور"...... ہنری کی تیز اور متوحش

آواز سنائی دی تو گیری اور وہ آدمی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یس۔ راجر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میگا کلب میں حشر برپا ہو چکا ہے۔ بے شمار لوگوں کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا ہے۔ ہال میں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ قتل عام کیا گیا ہے یہاں۔ ماسٹر کی لاش اس کے آفس میں پڑی ہوئی ہے اور جناب قاتلوں کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ پولیس نے کلب کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ انتظامیہ کے بڑے افسر پہنچ چکے ہیں اور کاسکا سے بھی بڑے افسر پہنچ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنری نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"ہیلو ہنری۔ میں ٹارک کا چیف ایجنٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... گیری نے ہاتھ بڑھا کر راجر کو منع کرتے ہوئے خود بات کرنا شروع کر دی۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس قتل عام کرنے والوں کا کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کرو۔ کچھ نہ کچھ تو معلوم ہو جائے گا۔ اوور"...... گیری نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ چار مرد اور ایک عورت ایک راہداری سے نکل کر ہال سے گزر کر دوسری راہداری میں گئے ہیں اور پھر وہاں سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے بعد وہاں قتل

عام شروع کر دیا گیا۔ ایک زخمی نے پولیس کو بس اتنا ہی بتایا ہے۔ مزید معلومات نہیں مل سکیں۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مزید معلومات حاصل کرو اور پھر رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... گیری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا جناب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ میگا کلب میں تو کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا جناب"...... راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کارروائی ایشیائی ایجنٹوں کی ہے راجر اور وہ لوگ اس سے بھی زیادہ بڑی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ این فیکٹری کے بارے میں تم کیا جانتے ہو"...... گیری نے کہا۔

"آپ اپنے چیف سے میری بات کرا دیں جناب۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ جب تک باس جانسن زندہ تھے اس وقت تک یہ ساری ذمہ داری ان کی تھی لیکن اب یہ ذمہ داری میری ہو گئی ہے لیکن میں جب تک آپ کے چیف سے بات نہیں کر لوں گا اس وقت تک میں کسی کو کچھ نہیں بتا سکتا"...... راجر نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ گیری کالنگ۔ اوور"...... گیری نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد چیف کی آواز

سنائی دی۔

"جناب آپ کے حکم پر میں خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ر...
قصبے پہنچا ہوں اور راجر ہوٹل کے مینجر راجر سے ملا ہوں۔ اس وقت
میں راجر کے خصوصی آفس سے ہی بول رہا ہوں۔ آپ نے بتایا تھا
کہ جانسن نے آپ کو راجر کا پتہ دیا تھا کہ وہ مجھے جانسن سے ملو...
ہے۔ میں نے راجر کو جب اپنا شناختی کارڈ دکھایا تو اس نے بتایا کہ
راشیم قصبے کے میگا کلب کا مینجر ماسٹر ہی دراصل جانسن ہے۔ چنانچہ
میرے کہنے پر اس نے جانسن کو ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کی کوشش...
لیکن جب دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی تو راجر نے اپنا ایک
خاص آدمی وہاں بھیجا۔ اس آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ میگا کلب
میں قتل عام کر دیا گیا ہے اور مینجر ماسٹر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے
قاتل چار مرد اور ایک عورت بتائے گئے ہیں۔ اس سے یہ بات
ثابت ہو گئی ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے
انہیں کسی نہ کسی طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ ماسٹر ہی جانسن...
اس لئے وہ اس تک پہنچ گئے اور یقیناً انہوں نے جانسن یا ماسٹر
این فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ میں
راجر سے کہا ہے کہ وہ مجھے تفصیلات بتائے تاکہ میں عمران اور
... ساتھیوں کو روک سکوں اور اس نے کہا ہے کہ وہ پہلے آپ
... گا اور پھر آگے بات کرے گا۔ اب آپ راجر سے بات
...... گیری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو راجر۔ اوور"...... چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں راجر بول رہا ہوں۔ کیا مسٹر گیری کو این فیکٹری کے بارے میں بتا دیا جائے کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اوور"۔ راجر نے کہا۔

"اب کیوں تم اسے ٹاپ سیکرٹ کہہ رہے ہو۔ دشمنوں کو اس کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں اور وہ کسی بھی لمحے اس فیکٹری کو تباہ کر سکتے ہیں اور تم بیٹھے اسے ٹاپ سیکرٹ کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ گیری کو بتاؤ اور اس کے ساتھ ہی تم نے گیری سے مکمل تعاون بھی کرنا ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"گیری تم نے فوری حرکت میں آنا ہے۔ اس این فیکٹری کو کسی صورت بھی تباہ نہیں ہونا چاہئے ورنہ کاسٹریا کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور اس کے ساتھ ساتھ شاید ٹارک کو بھی ختم کر دیا جائے اور تمہارا اور میرا دونوں کا کورٹ مارشل بھی کر دیا جائے گا۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ چیف سیکرٹری صاحب نے جس طرح اس فیکٹری کے سلسلے میں کاسٹریا کے مفادات کے بارے میں مجھے بریف کیا تھا اس کے بعد یہ میری قومی ذمہ داری بن گئی ہے کہ میں اس فیکٹری کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے تحفظ دلاؤں۔ اوور"۔

گیری نے کہا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گیری نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ہاں تو مسٹر راجر۔ اب آپ بتائیں "...... گیری نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب اصل بات یہ ہے کہ فیکٹری تو میگا کلب کے نیچے ہے لیکن اس کا راستہ راجر ہوٹل سے جاتا ہے۔ ان دنوں فیکٹری میں کام بند کر دیا گیا ہے اور فیکٹری کلوز کر دی گئی ہے کیونکہ چیف سیکورٹی آفیسر جانسن نے حکم دیا تھا کہ جب تک پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہو جاتے اس وقت تک فیکٹری کلوز رہے گی اور وہ خود ماسٹر کے روپ میں مستقل میگا کلب میں بیٹھنے لگ گئے تھے ۔ انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ایک سرکاری ایجنسی رافٹ کی خدمات بھی حاصل کر لی تھیں اور رافٹ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر لیا تھا لیکن چیف جانسن نے انہیں صرف نگرانی تک محدود رکھا تھا کیونکہ چیف جانسن کا خیال تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی صورت بھی یہاں فیکٹری کو ٹریس نہیں کر سکتے اس لئے وہ ناکام ہو کر واپس چلے جائیں گے اس طرح فیکٹری ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی لیکن لگتا ہے کہ نہ ہی رافٹ نگرانی میں کامیاب ہو سکی ہے اور نہ ہی چیف جانسن ان لوگوں کو روک سکے ہیں اور لازماً ان لوگوں نے چیف جانسن سے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ فیکٹری کا راستہ راجر ہوٹل سے جاتا ہے اس لئے

وہ یہاں آئیں گے "...... راجر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہاں حفاظت کے کیا انتظامات ہیں "...... گیری نے چونک کر پوچھا۔

" یہ عام سا قصبہ ہے جناب۔ اس لئے یہاں آکر انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہاں اتنی بڑی فیکٹری کا راستہ بھی ہو سکتا ہے "...... راجر نے کہا تو گیری طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

" وہ اگر جانسن سے معلوم کر سکتے ہیں تو کیا تم سے معلوم نہیں کر سکتے "...... گیری نے کہا۔

" مجھے معلوم ہو گا تو میں بتاؤں گا "...... راجر نے جواب دیا تو گیری بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا مطلب ۔ راستہ اس ہوٹل سے ہے اور تمہیں نہیں معلوم۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو "...... گیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہی تو اصل نکتہ ہے جناب ۔ مجھے بھی چیف جانسن نے یہی بتایا ہے کہ راستہ اسی ہوٹل سے جاتا ہے اور میں یہاں مستقل رہتا ہوں لیکن مجھے آج تک اس راستے کا علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی کبھی کوئی آدمی اس ہوٹل کے ذریعے فیکٹری میں گیا ہے اور نہ باہر آیا ہے اور نہ کبھی مشینری گئی ہے "...... راجر نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جانسن نے یہ بات تم سے بھی چھپائی ہے "...... گیری نے کہا۔

"میں نے ایک بار یہی بات چیف سے کی تھی تو چیف نے کہا کہ انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ راستہ واقعی راجر ہوٹل سے ہی جاتا ہے لیکن اس کا علم مجھے یا کسی دوسرے کو قطعاً نہیں ہو سکتا اور یہی بات ہے جناب کہ باوجود کوشش کے واقعی مجھے آج تک معلوم نہیں ہو سکا"...... راجر نے کہا۔

"یہ بات بھی تمہیں جانسن نے بتائی تھی کہ فیکٹری کلوز کر دی گئی ہے"...... گیری نے کہا۔

"یس سر"...... راجر نے جواب دیا۔

"جانسن کے علاوہ اور کسے معلوم ہو سکتا ہے اس راستے کے بارے میں"...... گیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم جناب"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری سیڈ۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... گیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر چیف کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے کال کیا اور پھر رابطہ ہونے پر اس نے راجر سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔ چیف نے بھی اس پوائنٹ پر راجر سے تفصیل سے بات کی لیکن راجر نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے اس سے پہلے گیری سے کی تھی۔

"گیری۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس راجر ہوٹل میں کوئی ٹریپ بچھاؤ تاکہ ان کا خاتمہ کیا جا سکے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اب اس کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ بہرحال ر عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے تو پھر فیکٹری محفوظ رہ جائے ی اور پھر اسرائیلی حکام سے اس بارے میں تفصیلات حاصل کر کے س کو کھولا جا سکتا ہے۔ اوور"...... گیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ چیف ے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گیری نے ٹرانسمیٹر آف ر دیا۔

"تمہارے پاس کتنے مسلح افراد ہیں"...... گیری نے کہا۔

"دس آدمی ہیں جناب"...... راجر نے جواب دیا۔

"انہیں بلاؤ۔ میں انہیں ہدایات دوں گا"...... گیری نے کہا تو اجر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تہہ خانے نما کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت راجر ہوٹل کے خاصے بڑے ہال کے
ایک کونے میں موجود تھا۔ ان سب نے مقامی افراد کا میک اپ ک
ہوا تھا۔ وہ میک اپ جس میں انہوں نے میگا کلب میں کارروائی ک
تھی وہ انہوں نے تبدیل کر لیا تھا تاکہ پولیس انہیں فوری طو
چیک نہ کر سکے۔ البتہ ان کے لباس وہی تھے کیونکہ فوری طو
لباس وہ تبدیل نہ کر سکتے تھے۔ راجر کلب کا فاصلہ میگا کلب سے زی
نہ تھا لیکن درمیان میں تمام علاقہ عمارتوں سے بھرا ہوا تھا اس
عمران کے ذہن میں اب یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ کیا جانسن
درست بتایا ہے کہ راستہ راجر ہوٹل سے جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر ج
انہوں نے راجر کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں بتایا گیا کہ
اپنے کسی مہمان کے ساتھ خصوصی آفس میں ہے اور جب تک
خصوصی آفس میں ہو تب تک اسے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ

کیا جا سکتا تو وہ ہال کے ایک کونے میں خالی میز کے گرد آکر بیٹھ گئے تھے۔ ویٹر سے انہوں نے کافی طلب کر لی تھی اور پھر ویٹر کو ایک بڑا نوٹ دے کر انہوں نے رضامند کر لیا تھا کہ جیسے ہی راجر اپنے آفس میں پہنچے وہ انہیں اطلاع کر دے اور ویٹر نے اس کا وعدہ کر لیا تھا۔ وہ سب بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے کہ کچھ دیر بعد ویٹر ان کے قریب آیا۔

"باس راجر ہال میں آ رہے ہیں"...... ویٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر برتن اٹھانا شروع کر دیئے۔ اسی لمحے سائیڈ راہداری سے ایک درمیانے قد کا آدمی ہال میں داخل ہوا تو کاؤنٹر پر موجود دونوں افراد چوکنا ہو گئے۔

"یہی باس راجر ہے"...... ویٹر نے برتن اٹھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راجر کاؤنٹر پر موجود آدمیوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچتے، راجر مڑا اور دوسری راہداری میں غائب ہو گیا۔

"راجر صاحب اب کہاں گئے ہیں"...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کہا۔

"سپیشل آفس میں جناب"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"ٹونی اپنے ساتھیوں کو لے کر سپیشل آفس پہنچ جاؤ۔ باس نے کال کیا ہے"...... کاؤنٹر مین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کاؤنٹر پر ہی کھڑے تھے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے چونک کر کہا۔

"کہاں ہے سپیشل آفس۔ کیا اسی راہداری میں"...... عمران نے کہا۔

"وہ آپ کو وہاں نہیں مل سکتے جناب۔ آپ مجھے بتائیں کیا کام ہے آپ کو ان سے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"کام ان سے ہے تو انہیں ہی بتایا جا سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ ہال میں بیٹھیں اور انتظار کریں۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس اپنے جنرل آفس میں جائیں گے تو میں ان سے آپ کی بات کرا دوں گا"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا ہوا۔ تم اتنی ڈھیل کیوں دے رہے ہو اسے"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے راستہ جاتا ہے اور اگر ہم نے یہاں گڑبڑ شروع کر دی تو پھر اس راستے تک ہم نہ پہنچ سکیں گے۔ پولیس یہاں فوراً پہنچ جائے

گی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب یہ دس گھنٹے سپیشل آفس سے باہر نہ آئے تو ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ مشین گنوں سے مسلح دس افراد سیڑھیاں اتر کر اوپر والی منزل سے نیچے آئے اور پھر وہ کاؤنٹر کے پاس جا کر رک گئے۔ کاؤنٹر مین سے انہوں نے چند باتیں کیں اور پھر اس راہداری کی طرف بڑھ گئے جس راہداری میں پہلے راجر گیا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ٹونی اور اس کے ساتھی ہیں جنہیں کاؤنٹر مین نے کال کیا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک راہداری سے ایک آدمی باہر آیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یہ گیری تھا۔ اس کا دوست اور ایون کا منگیتر۔ اس کے پیچھے وہی دس مسلح افراد تھے۔ گیری ان افراد کے ساتھ تیزی سے چلتا ہوا مین گیٹ سے باہر نکل گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب گیری کو مقابلے پر لایا گیا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"گیری۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ویٹر تیزی سے ان کے قریب آ کر رک گیا۔

"کاؤنٹر پر آپ کو کال کیا جا رہا ہے جناب"...... ویٹر نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔
" آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب کے ساتھ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

" باس اپنے آفس میں پہنچ گیا ہے۔ آپ ان سے مل سکتے ہیں۔ راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے"...... کاؤنٹر مین نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو اندر میز کے پیچھے وہی درمیانے قد والا آدمی جسے راجر بتایا گیا تھا، بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

" آپ کون ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں"...... راجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے اسلحے کے بارے میں ایک بڑی ڈیل کے سلسلے میں تمہاری مدد حاصل کرنی ہے"۔ عمران نے کہا تو راجر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔

" اوہ اچھا۔ بیٹھو"...... راجر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" کیا ڈیل ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں"...... راجر نے کہا۔

" ہم نے کیمیائی ہتھیار حاصل کرنے ہیں۔ فاسفیٹ ہتھیار۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ ان ہتھیاروں کی فیکٹری راشیم میں ہے اور تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو راجر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیمیائی ہتھیار۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیسے کیمیائی ہتھیار اور کیسی فیکٹری"...... راجر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف کھسک گیا تھا۔

" وہ آدمی جو تمہارے آدمیوں ٹونی اور اس کے ساتھیوں کو باہر لے گیا ہے کہاں گیا ہے"...... عمران نے کہا تو راجر ایک بار پھر چونک پڑا۔

" تم۔ تم ٹونی اور اس کے ساتھیوں کو کیسے جانتے ہو"...... راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تو اس آدمی کو بھی جانتا ہوں جس سے تم سپیشل آفس میں بیٹھے مذاکرات کرتے رہے ہو۔ اس کا نام گیری ہے اور وہ راک کا چیف ایجنٹ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راجر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

" خبردار۔ ہاتھ سر پر رکھ لو ورنہ"...... راجر نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ سی نکلی۔ وہ اس طرح ہاتھ کو جھٹک رہا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اس کے

ہاتھ کی انگلیاں اس کی ہتھیلی میں گھس گئی ہوں اور وہ انہیں جھٹک جھٹک کر باہر نکالنا چاہتا ہو۔

" تم بہت چھوٹی مچھلی ہو راجر"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی راجر چیختا ہوا واپس کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت گھوم گیا۔ گولی اس کے کاندھے پر لگی تھی۔ کرسی کے گھومنے کی وجہ سے اس کا منہ دیوار کی طرف ہو گیا تھا کہ عمران نے ایک ہاتھ میز پر رکھا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس نے پوری قوت سے راجر کے سر پر مار دیا۔ راجر کے منہ سے ایک چیخ نکلی لیکن عمران نے فوراً ہی دوسری ضرب لگا دی اور راجر کا جسم اچھل کر کرسی میں ہی ڈھیلا پڑ گیا تو عمران نے کرسی کو گھمایا تو راجر کے کاندھے سے خون بہہ رہا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" اسے اٹھا کر فرش پر ڈالو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے راجر کو اٹھایا اور پھر میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ڈال دیا۔

" اب اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے جھکا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے راجر کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں

حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

" دروازے کا خیال رکھنا۔ گیری کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ہم کسی بھی وقت شدید خطرے کا شکار ہو سکتے ہیں اس لئے میں اس سے جلد از جلد معلومات حاصل کر لینا چاہتا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے راجر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے دباتے ہوئے سر کی طرف موڑ دیا تو اس کا سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑتا چلا گیا اور منہ سے یکلخت خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا پیچھے ہٹایا اور ساتھ ہی دباؤ بھی کم کر دیا۔

" کہاں ہے راستہ این فیکٹری کا۔ بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"...... راجر نے کہا تو عمران نے پیر کو دوبارہ سر کی طرف موڑ دیا تو راجر کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہونے لگ گئی۔

" بولو۔ کہاں ہے راستہ۔ بولو ورنہ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"...... راجر نے

رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور عمران نے چونک کر پیر ہٹا لیا۔ راجر ختم ہو چکا تھا۔

"کیا مطلب۔ راجر کو نہیں معلوم تو پھر کسے معلوم ہو گا"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ یہ آدمی مر گیا لیکن اس نے بتایا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اسے واقعی معلوم نہیں تھا ورنہ اس کیفیت میں جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب گیری کو گھیرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے گیری تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ برق رفتاری سے حرکت میں آیا اور نزدیک آتا ہوا گیری یکلخت چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے قالین پر جا گرا۔ عمران نے اس کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اس انداز میں گھما کر نیچے فرش پر پٹخ دیا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور گیری کا جسم بے اختیار پھڑکنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ نیلا پڑ گیا تھا۔ عمران تیزی سے جھکا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں گھمایا تو گیری کا تیزی سے نیلا پڑتا ہوا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا اور عمران سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اسے اٹھا کر سامنے صوفے پر ڈالو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو۔ اب یہ بتائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر گیری کو اٹھایا اور سامنے پڑے ہوئے صوفے پر ڈال دیا۔ تنویر نے صوفے کے پیچھے آ کر اس کا کوٹ اس کے عقب میں کافی نیچے کر دیا۔

"اس کی تلاشی لو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا جو صفدر نے نکال لیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب گیری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"تنویر خیال رکھنا۔ اسے اٹھنے نہ دینا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد گیری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران اب سامنے موجود کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ گیری نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا تو اس نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو"...... گیری نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں عمران ہو گیری۔ مجھے افسوس ہے کہ تم نے غلط موقع پر مداخلت کی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ راجر۔ راجر کو کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ گیری نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے مجھے وہ راستہ بتانے سے انکار کر دیا تھا جو یہاں سے این فیکٹری کو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو گیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اسے معلوم ہی نہ تھا تو یہ بتاتا کیا۔ وہ صرف اس جانسن کو معلوم تھا جسے تم نے ہلاک کر دیا ہے"...... گیری نے کہا۔

"تو تمہیں معلوم ہے کہ جانسن کو ہم نے ہلاک کیا ہے"۔ عمران کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"ہاں۔ میں ہیلی کاپٹر سے کچھ دیر پہلے یہاں پہنچا ہوں کیونکہ جانسن نے چیف سے یہی کہا تھا کہ میں راجر ہوٹل پہنچ کر راجر سے مل لوں۔ پھر راجر میری بات جانسن سے کرا دے گا لیکن یہاں پہنچ کر جب راجر نے جانسن سے بات کرنے کی کوشش کی تو ٹرانسمیٹر سے رابطہ نہ ہو سکا جس پر راجر نے اپنا آدمی بھیج کر معلوم کرایا تو معلوم ہوا کہ میگا کلب میں قتل عام کیا گیا ہے اور ماسٹریا جانسن کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ البتہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ کام چار مردوں اور ایک عورت نے کیا ہے تو میں سمجھ گیا کہ یہ تمہارا کام ہے اور اب بھی یہاں کمرے میں تم پانچ افراد ہو اور پھر تمہارا قدوقامت اور انداز

دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ تم عمران ہو اور یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ راجر کو بھی اس راستے کا علم نہیں ہے اس لئے میں نے تمہیں کور کرنے کے لئے پیش بندی کی اور دس مسلح افراد کو ہوٹل کے مین گیٹ کی سائیڈوں میں اس انداز میں چھپا دیا کہ جیسے ہی میں انہیں اشارہ کروں وہ گیٹ میں داخل ہونے والوں پر بیک وقت فائر کھول دیں۔ میرا خیال تھا کہ میں تمہاری تعداد اور تمہارے قدوقامت کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا اس لئے میں بھی وہیں رکا ہوا تھا کہ اچانک مجھے خیال آیا کہ راجر کو یہ بتا دوں کہ اگر تم لوگ کسی اور راستے سے اس تک پہنچ جاؤ تو وہ مجھے باہر ریز کاشن دے کر مطلع کر دے۔ اب یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم پہلے سے ہی اندر موجود ہو"۔ گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر راجر کو بھی اس راستے کا علم نہیں ہے تو پھر ایک ہی حل ہے کہ کاسٹریا کے چیف سیکرٹری کو اس کا علم ہو گا یا اسرائیلی حکام کو"...... عمران نے کہا۔

"چیف سیکرٹری کو صرف اس کے محل وقوع کا علم ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور یقیناً اسرائیلی حکام کو بھی اتنا ہی معلوم ہو گا کہ یہ فیکٹری راشیم قصبے میں ہے۔ اس کا راستہ کہاں ہے اس بارے میں انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... گیری نے جواب دیا۔

"لیکن ہم نے بہرحال اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہے اور اب اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس راجر ہوٹل اور میگا کلب دونوں

میں میگا ڈاسٹامیٹ فٹس کر دیں اور اسے فائر کر دیں تاکہ فیکٹری اور اس کا راستہ اوپن ہو جائے اور دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میگا کلب سے لے کر راجر ہوٹل تک جتنی بھی عمارتیں ہیں سب کو ڈاسٹامنٹ سے اڑا دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" یہ تمہاری مرضی ہے عمران۔ جو چاہے کرو لیکن یہ بتا دوں کہ اسرائیلی اس قدر احمق نہیں ہیں کہ انہوں نے یہ فیکٹری عام انداز میں بنائی ہو گی۔ اس پر یقیناً ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکے گا جب تک کہ تم اندر جا کر بم نہ رکھ آؤ"...... گیری نے جواب دیا۔

"تو پھر راستہ معلوم کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کس سے معلوم کرو گے"...... گیری نے کہا۔

" مارشل تم جا کر کاؤنٹر پر موجود آدمی کو بلا لاؤ۔ اسے کہو کہ راجر اسے بلا رہا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" جب راجر کو معلوم نہیں ہے تو پھر اس کے کسی آدمی کو کیسے معلوم ہو گا"...... گیری نے کہا۔

" بعض باتیں بڑوں کو معلوم نہیں ہوتیں لیکن چھوٹوں کو معلوم ہو جاتی ہیں۔ کاؤنٹر پر جو آدمی موجود ہے اس کا چہرے اور آنکھیں بتا رہی ہیں کہ وہ انتہائی شاطر ذہن اور کایاں طبیعت کا مالک ہے اور ایسے لوگ نفسیاتی طور پر معاملے کا کھوج لگاتے رہتے ہیں تاکہ کسی بھی وقت کسی بھی معاملے کو اپنے کسی مفاد میں استعمال کر سکیں

اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بہرحال اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا تو گیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کاؤنٹر پر موجود آدمی جیسے ہی اندر آیا وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ سی گئی تھیں۔ اس کے عقب میں صفدر اندر آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا کیپٹن شکیل کا بازو گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل نے اس کی کنپٹی پر لات جما دی اور دوسرے لمحے اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" اب اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ گیری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

" سامنے دیکھو تمہارا باس راجر ہلاک ہو چکا ہے اور یہی انجام تمہارا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں"...... اس آدمی نے

رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے سے خوف پوری طرح ظاہر ہو رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام جونز ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کب سے یہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"آٹھ سال سے"...... جونز نے جواب دیا۔

"اب سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اس جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ تمہارا باس راجر ہمیں پہلے اس کا جواب بتا چکا ہے اور میں یہ سوال تم سے صرف چیکنگ کے لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو دوسرے لمحے تمہاری کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ بولوں گا۔ مجھے مت مارو"...... جونز نے کہا۔ وہ صرف کاؤنٹر پر کام کرنے والا آدمی تھا۔ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لئے اس کی حالت اس ماحول میں انتہائی بدتر نظر آ رہی تھی۔

"کیمیائی ہتھیار بنانے والی فیکٹری کا راستہ راجر ہوٹل سے جاتا ہے۔ بتاؤ کہاں سے جاتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ راجر ہوٹل سے نہیں جاتا بلکہ راجر کلب سے جاتا ہے۔ مم۔ میں پہلے راجر کلب میں ہی کام کرتا تھا۔ اس وقت یہ ہوٹل قائم ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ ہوٹل بنایا گیا اور کلب بند کر دیا گیا۔ تب سے میں یہاں ہوں"...... جونز نے جواب دیا۔

"کہاں ہے راجر کلب"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"راجر ہوٹل کے عقب میں چھوٹی سی عمارت ہے جو بند پڑی ہے۔ وہ پہلے کلب تھا۔ راجر کلب"...... جونز نے جواب دیا۔

"اس کا مالک کیا یہی راجر تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ اس کا مالک اور راجر تھا لیکن وہ اسے ایک آدمی جانسن کے ہاتھ فروخت کر گیا۔ پھر وہ آدمی جانسن بھی اسے چھوڑ گیا۔ تب سے وہ بند پڑا ہے۔ البتہ یہ ہوٹل بھی اسی جانسن نے تعمیر کرایا تھا۔ پہلے اس کا نام جانسن ہوٹل تھا پھر باس راجر نے اسے خرید لیا اور اس کا نام راجر ہوٹل رکھ دیا گیا"...... جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن فیکٹری کے لوگ تو اس راستے سے آتے جاتے رہتے ہیں اور مشینری بھی وہاں پہنچائی جاتی ہے جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ وہ بند پڑا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ کلب پبلک کے لئے بند ہے۔ وہ ڈریگون کلب ہے۔ رات کو خاص خاص ممبرز کے لئے کھلتا ہے اور بس"...... جونز نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ اسے سپیشل کلب بنا دیا گیا ہے تاکہ عام آدمی وہاں نہ جا سکیں۔

"پھر تو وہاں کوئی نہ کوئی ہر وقت رہتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ دو چوکیدار وہاں رہتے ہیں"...... جونز نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" تم دونوں جاؤ اور چیک کر کے آؤ"...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے عمران کا بازو حرکت میں آیا اور جونز کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا تو کمرہ جونز کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی چیخ اس کے حلق سے پوری طرح نکل ہی رہی تھی کہ دوسری ضرب لگی اور جونز کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

" مارشل اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے گیری کے پیچھے کھڑے ہوئے تنویر سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ گیری کچھ سنبھلتا اس کے عقب میں کھڑے تنویر کے دونوں ہاتھ اس طرح تیزی سے اکٹھے ہوئے جیسے تالی بجانے کے لئے ہاتھ اکٹھے کئے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی گیری کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر وہیں کرسی پر ہی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

" انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"...... تنویر نے کرسی کے عقب سے نکل کر آگے آتے ہوئے کہا۔

" مار کر بھی کیا ملے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر آ گیا۔

" کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

" وہاں واقعی دو چوکیدار موجود تھے۔ انہیں ہم نے بے ہوش کر دیا ہے۔ وہاں تہہ خانہ موجود ہے جس میں ایک فولادی دروازہ بھی ہے

لیکن وہ بند ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کیپٹن شکیل کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ وہیں موجود ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ آؤ"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" اس گیری کو ہوش نہ آ جائے"...... صفدر نے کہا۔

" اس کو تنویر کے ہاتھ لگے ہوئے ہیں۔ آسانی سے کہاں ہوش میں آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

" رسک لینے کا کیا فائدہ۔ کہو تو گولی سے اڑا دوں"...... تنویر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے تمہیں اپنے ہاتھوں پر اعتماد نہیں ہے۔ آؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے ہوٹل سے باہر نکلے اور پھر عقبی طرف موجود چھوٹی سی عمارت میں پہنچ گئے جہاں کیپٹن شکیل موجود تھا۔

گیری کی آنکھیں کھلیں اور اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔

"آپ کو کیا ہوا ہے"...... ایک آواز گیری کے کانوں میں پڑی تو گیری بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ راجر کے آفس میں موجود ہے۔ راجر کا آدمی ٹونی جس کی ڈیوٹی وہ باہر لگا کر تھا وہ اس کے سامنے موجود تھا۔

"وہ۔ وہ لوگ کہاں گئے ہیں"...... گیری نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن کوٹ عقب میں نیچے ہونے کی وجہ سے وہ سنبھل نہ سکا اور واپس کرسی پر گر گیا۔ ٹونی نے بازو سے پکڑ کر گیری کو اٹھایا اور پھر اس کا کوٹ کھینچ کر اوپر کر دیا۔

"وہ۔ وہ لوگ کہاں گئے ہیں"...... گیری نے اپنے بازو جھٹک کر سیدھے کرتے ہوئے کہا۔ اس کی دونوں کنپٹیوں میں اس وقت بھی

شدید درد ہو رہا تھا اور ذہن میں اب ہلکے ہلکے دھماکے ہو رہے تھے لیکن بہرحال وہ ہوش میں تھا۔

"یہ باس راجر کو کس نے ہلاک کیا ہے اور جونز بھی یہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... ٹونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں"...... گیری نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ میں تو باہر آپ کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ آپ نہ آئے تو آپ کے بارے میں معلوم کرنے میں یہاں آیا ہوں کیونکہ ہم لوگ تو ان لوگوں کو پہچانتے نہیں ہیں۔ یہاں یہ صورت حال دیکھی کہ آپ کسمسا رہے تھے اس لئے میں نے آپ کو جھنجھوڑا تو آپ ہوش میں آ گئے"...... ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ لوگ تو یہاں اندر راجر کے پاس موجود تھے۔ راجر ہلاک ہو چکا تھا۔ میں اچانک اندر داخل ہوا تو انہوں نے مجھے بھی بے ہوش کر دیا"...... گیری نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ لوگ اندر کیسے پہنچ گئے"...... ٹونی نے کہا۔

"راجر کا نمبر ٹو کون ہے۔ اسے بلاؤ۔ ہمیں ان کا پیچھا کرنا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے"...... گیری نے کہا تو ٹونی

سرہلاتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد چار پانچ آدمی دوڑتے ہوئے آئے اور آفس میں داخل ہوئے۔ ان میں سے سب سے آگے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔

"باس کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ کس میں یہ جرأت ہے کہ باس پر ہاتھ اٹھائے"...... اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... گیری نے کہا۔

"میرا نام سٹاگ ہے۔ میں باس راجر کا نمبر ٹو ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"راجر کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کیا ہے۔ مجھے بھی انہوں نے بے ہوش کر دیا تھا۔ تم ہوٹل سنبھالو میں ٹونی اور اس کے آدمیوں کے ساتھ ان کے پیچھے جاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں انہیں کور کر لوں گا۔ آؤ ٹونی"...... گیری نے کہا اور تیزی سے آفس سے باہر آگیا۔ ٹونی بھی اس کے پیچھے تھا۔

"تمہارے ساتھی کہاں ہیں"...... گیری نے پوچھا۔

"وہ باہر موجود ہیں"...... ٹونی نے جواب دیا تو گیری سر ہلاتا ہوا تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اپنے ساتھیوں کو لے کر میرے پیچھے آؤ۔ بے حد چوکنا رہنا"۔ گیری نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ہوٹل کی عقبی طرف کو آگیا۔ اس نے ٹونی کو یہی بتایا تھا کہ پاکیشیائیوں نے اسے فوراً بے ہوش کر دیا تھا اور اب اسے ہوش آیا ہے لیکن ظاہر ہے عمران نے جونز سے

اس کے سامنے پوچھ گچھ کی تھی اور جونز نے بتایا تھا کہ راجر کلب ہوٹل کے عقب میں ہے جو بند پڑا ہے اور وہیں سے اس فیکٹری کا راستہ ہے اور گیری کو یقین تھا کہ یہ لوگ وہیں گئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ ابھی تک وہیں ہوں۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس بند کلب کے گیٹ پر پہنچا تو گیٹ بند تھا۔ گیری نے گیٹ کو ہلکا سا دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ گیری تیزی سے اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی دو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹونی اور اس کے نو مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ سامنے برآمدہ تھا جس میں ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔ گیری اس راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جن کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا۔

"یہ کیا ہے جناب"...... ٹونی نے پوچھا۔

"حکومت کی انتہائی خفیہ فیکٹری کا گیٹ"...... گیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کے اوپر لگے ہوئے فولادی سٹیئرنگ کو پکڑ کر دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ دائیں طرف گھمانے کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور گیری اندر داخل ہوا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی لیکن اس میں روشنی اس طرح موجود تھی جیسے چھت میں بلب روشن ہوں حالانکہ چھت میں جگہ جگہ ایسے سوراخ تھے جہاں سے باہر کی روشنی اندر آ رہی تھی۔ گیری دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹونی اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور پھر

خاصی طویل راہداری طے کرنے کے بعد راہداری کا اختتام ہوا تو وہاں بھی ایسا ہی ایک فولادی دروازہ تھا جیسا راہداری کے آغاز میں تھا اور گیری نے اس دروازے پر موجود فولادی چکر کو گھما کر اسے کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔یہاں بھی قدرتی روشنی چھت سے آ رہی تھی۔آفس کی سائیڈ میں دروازہ تھا۔ گیری اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف بھی ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ یہ دروازہ ایک وسیع و عریض ہال کا تھا جس میں چاروں طرف عجیب و غریب چھوٹی بڑی مشینری موجود تھی لیکن یہ تمام مشینری بند تھی۔ کونے میں ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔ گیری اس دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک اور ہال میں پہنچ گیا۔یہاں بھی پہلے ہال سے بھی زیادہ تعداد میں مشینیں نصب تھیں۔ دونوں ہالز میں نصب تمام مشینری بالکل نئی تھی اور ابھی تک اسے چالو بھی نہیں کیا گیا تھا۔ گیری نے ان ہالز کے علاوہ وہاں بنے ہوئے چار بڑے سٹورز کو بھی چیک کیا جن میں سے دو سٹورز میں کیمیائی مادے کے نیلے رنگ کے بڑے بڑے کنٹینرز بھرے ہوئے تھے جبکہ دو میں ابھی تک پیکڈ مشینری پڑی ہوئی تھی جسے کھولا تک نہ گیا تھا۔

" کیا۔یہی این فیکٹری ہے جناب"...... ٹونی نے جو گیری کے ساتھ ساتھ تھا حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔یہی این فیکٹری ہے جسے تباہ کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آئے تھے "...... گیری نے جواب دیا۔

" لیکن یہاں تو وہ نہیں پہنچے۔یہاں تو سب ٹھیک ہے "۔ ٹونی نے کہا۔

" وہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین لوگ ہیں۔ باہر موجود دو لاشوں سے یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ اس فیکٹری کا راؤنڈ لگا کر گئے ہیں لیکن نہ انہوں نے اس مشینری کو فائرنگ سے تباہ کیا ہے اور نہ ہی کسی چیز کو چھیڑا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے یہاں لازماً کوئی وائرلیس آپریٹڈ بم یا ڈائنامیٹ چھپا کر رکھ دیا ہوگا اور ہمیں اسے ٹریس کرنا پڑے گا"...... گیری نے کہا اور پھر اس نے انتہائی محتاط انداز میں پوری فیکٹری کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر دوسرے ہال کی ایک مشین کے عقب میں موجود وہ وائرلیس آپریٹڈ بم ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ بم چارجڈ تھا اور اسے کسی بھی لمحے ڈی چارج کر کے فائر کیا جا سکتا تھا۔ گیری اس بم کو اٹھائے بیرونی طرف کو بھاگ پڑا۔ ٹونی اور اس کے ساتھی اسے اس انداز میں بھاگتے دیکھ کر اس کے پیچھے بھاگنے لگے ۔ گیری کلب کی عمارت سے نکل کر ابھی چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے وائرلیس چارجڈ بم میں سے گرم لہریں نکلتی ہوئی محسوس کیں تو اس نے انتہائی پھرتی سے وہ بم نیچے رکھا اور تیزی سے واپس بھاگ پڑا۔ ٹونی اور اس کے ساتھی جو اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے اسے اس طرح

واپس بھاگتے دیکھ کر ابھی ٹھٹھک کر رکے ہی تھے کہ ایک کان پھاڑ
دھماکہ ہوا اور واپس بھاگتا ہوا گیری اچھل کر اس طرح منہ کے بل
زمین پر گرا جیسے کسی نے اسے زور دے دھکا دے دیا ہو۔ خوفناک
دھماکے سے زمین لرز گئی تھی اور دھماکے کے ساتھ ہی گیری کے
کانوں میں انسانی چیخیں پڑیں لیکن یہ چیخیں دھماکے کی خوفناک آواز
میں دب کر رہ گئیں۔ دھماکے کی آواز ختم ہوتے ہی زمین پر اوندھے
منہ پڑا ہوا گیری بے اختیار اٹھا اور پھر جیسے ہی وہ گھوما اس کی آنکھیں
حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ٹونی اور اس کے ساتھیوں کے
جسموں کے پرخچے اڑ چکے تھے۔ وہ اس بم کے قریب ہی موجود تھے جب
بم فائر ہوا تھا۔ راجر ہوٹل کی طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی
آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ شاید دھماکے کی آواز سن کر ادھر
رہے تھے۔ گیری نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا جیسے اپنے بال
بال بچ جانے کی خوشی میں قدرت کا شکر ادا کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ
ساتھ اسے اس بات کی بھی بے حد خوشی تھی کہ اس نے بہرحال
فیکٹری بچا لی ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناکامی کا منہ
دیکھنا پڑا اور یہ بات اس کے لئے مزید خوشی کا باعث تھی۔

کاسٹریا سے ملحقہ ملک کے سرحدی شہر سانان کی ایک کوٹھی میں
عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ انہوں نے اسی راستے سے
سرحد کراس کی تھی جس راستے سے وہ کاسکا میں داخل ہوئے تھے اور
جہاں پہاڑی علاقے میں گریفن نے ان کی جیپوں پر حملہ کیا تھا۔
عمران اپنے ساتھیوں سمیت این فیکٹری میں پہنچ گیا تھا اور پھر ان
سب نے پوری فیکٹری کا راؤنڈ لگایا۔ گو تنویر نے تجویز پیش کی تھی کہ
اس تمام مشینری کو فائرنگ کر کے تباہ کر دیا جائے لیکن عمران نے
انہیں بتایا تھا کہ کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال ہونے
والی خصوصی مشینری کے اندر ایک مخصوص گیس استعمال کی جاتی
ہے اس لئے اگر اس مشینری کو فائرنگ کر کے تباہ کیا گیا تو یہ گیس
یہاں بند جگہ پر پھیل جائے گی اور پھر ان میں سے کسی کا بچنا ناممکن
ہو جائے گا اس لئے انہوں نے کسی مشین کو نہ چھیڑا۔ البتہ عمران

نے ایک انتہائی طاقتور وائرلیس آپریٹڈ بم کو چارج کر کے ایک
مشین کے عقب میں اس طرح رکھ دیا کہ جب تک اسے خصوصی
طور پر تلاش نہ کیا جائے اس وقت تک اسے ٹریس نہ کیا جا سکتا تھا۔
اس کے بعد وہ سب فیکٹری سے باہر آ گئے تھے۔ البتہ عمران نے
فولادی دروازے کھول دیئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے قصبے کی
ایک پارکنگ سے ایک بڑی جیپ اڑائی اور جیپ میں بیٹھ کر وہ
کاسکا شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب وہ کاسکا کی سرحد کے قریب پہنچے
تو عمران نے جیپ روک کر جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اس کا بٹن
پریس کر دیا تو اس پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس بلب کو جلتا
دیکھ کر سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا
مطلب تھا کہ بم ابھی تک نہ صرف وہاں فیکٹری میں موجود ہے بلکہ
کام بھی کر رہا ہے۔ عمران نے چند لمحوں بعد دوسرا بٹن پریس کیا تو
سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا اور اس کے
ساتھ ہی سب کے چہروں پر کامیابی اور مسرت کی لہریں سی دوڑنے
لگیں کیونکہ انتہائی طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد آخرکار وہ اس
اسرائیلی فیکٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ کاسکا سے وہ
کیان کے سرحدی قصبے سے سرحد کراس کر کے ملحقہ ملک کے سرحدی
شہر پہنچے تھے اور پھر وہاں سے وہ بڑے شہر سانان آ گئے۔ یہاں ایک
پراپرٹی ڈیلر سے انہوں نے کوٹھی حاصل کی کیونکہ یہاں سے واپس
جانے کے لئے انہیں نہ صرف کاغذات تیار کروانے تھے بلکہ کاغذات

کے مطابق میک اپ بھی کرنے تھے اور اس کام میں انہیں ایک دو
روز لگ جانے تھے اس لئے انہوں نے کسی ہوٹل میں رہنے کی بجائے
کوٹھی میں رہائش رکھنا پسند کیا۔ اس وقت وہ سب ایک بڑے کمرے
میں موجود تھے۔

"چیف کو کامیابی کی اطلاع تو دے دینی چاہئے"...... جولیا نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے معلوم تو کر لیں کہ کامیابی ہوئی بھی ہے یا نہیں"۔ عمران
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ جب بم فائر ہو گیا ہے تو پھر یہ بات تم نے
کیوں کی ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"گیری کو ہم زندہ چھوڑ آئے تھے اور گیری بے حد تربیت یافتہ
ایجنٹ ہے۔ اسے جیسے ہی ہوش آیا ہو گا وہ فیکٹری کی طرف بھاگا ہو گا
اور ہو سکتا ہے کہ اس نے وہاں بم ٹریس کر لیا ہو اور فیکٹری سے باہر
لے آیا ہو۔ اس طرح بم فائر تو ہوا ہو لیکن فیکٹری کے اندر نہ ہوا
ہو"...... عمران نے اسی طرح بڑے معصوم سے لہجے میں وضاحت
کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے یکلخت بگڑ گئے۔

"پھر تم نے اسے زندہ کیوں چھوڑا تھا۔ بولو۔ کیوں چھوڑا تھا"۔
تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ایک تو وہ میرا دوست تھا پھر اس کی منگیتر کو جولیا نے
ہلاک کر دیا تھا اور پھر وہ بے بس ہو چکا تھا تو اب میں کیا کرتا۔ کچھ تو

رعایت بہرحال ہونی چاہئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا
اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ اس کے سارے
ساتھیوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ عمران نے یہ بات کر کے حقیقتاً
ان سب کے موڈ آف کر دیئے تھے۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ
چیف آف ٹاراک۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے
بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف آف ٹاراک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف صاحب۔ آپ کا ٹاپ ایجنٹ گیری ہلاک ہو چکا ہے یا
زندہ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس نے تمہیں واضح شکست بھی دی
ہے۔ وہ فیکٹری جسے تم نے اپنے طور پر تباہ کر دیا تھا اب بھی صحیح
سلامت موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے بڑے فاخرانہ لہجے
میں کہا گیا تو عمران کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
عمران کا اندازہ بالکل اسی طرح درست ثابت ہوا تھا جیسے اس نے
بتایا تھا اور اس کا مطلب تھا کہ ناکامی اور شکست۔

"اچھا۔ لیکن بم تو فائر ہوا تھا۔ پھر کیسے بچ گئی این فیکٹری۔
اوور"۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"گیری اتفاق سے میرے پاس موجود ہے۔ وہی تمہیں تفصیل
بتائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے واہ۔ تو گیری بھی یہاں موجود ہے۔ ویری گڈ۔ اوور"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو علی عمران۔ میں گیری بول رہا ہوں۔ تم نے مجھے زندہ چھوڑ
کر مجھ پر ذاتی طور پر احسان کیا ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ تم میری
وجہ سے اپنے مشن میں ناکام رہے ہو اور اس سے مجھے اس لئے بھی
بے حد تسکین پہنچی ہے کہ تمہاری اس ناکامی سے ایون کی روح کو
اطمینان ہوا ہو گا۔ اوور"...... گیری کی آواز سنائی دی۔

"لیکن میں نے جب بم فائر کیا تھا وہ کام بھی کر رہا تھا اور فائر بھی
ہوا اور پھر میں نے اسے ایسی جگہ چھپایا تھا کہ جہاں سے اسے چیک
نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بم فائر ہوا بھی ہی
یکن فیکٹری بچ گئی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے ساتھ صرف یہی ایک مسئلہ ہے کہ تم صرف اپنے آپ
دہی عقلمند سمجھتے ہو لیکن تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ عقل
رف تمہارے حصے میں ہی نہیں آئی۔ بہرحال میں تمہیں تفصیل بتا
ہتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ری نے ٹونی اور اس کے ساتھیوں سمیت ہوش میں آنے سے لے
فیکٹری کے اندر جانے اور پھر وہاں کا جائزہ لینے اور مشین کے
ب میں موجود بم اٹھا کر فیکٹری سے باہر لے آنے اور اس کے گرم

ہونے پر اسے زمین پر رکھ کر واپس دوڑنے اور پھر بم فائر ہونے اور
ٹونی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی ساری تفصیل بتا دی۔
"اس کا مطلب ہے کہ اس بم سے صرف ٹونی اور اس کے ساتھی
ہلاک ہوئے ہیں۔ چلو نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ بہرحال اپنے
زندہ بچ جانے پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ البتہ یہ بتاؤ
کہ تم نے دوبارہ فیکٹری کا راؤنڈ لگایا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا تو
اس کے ساتھی اس کے آخری فقرے پر ایک بار پھر چونک پڑے۔
"ہاں۔ تمہارے اس بم سے دس افراد ضرور ہلاک ہوئے ہیں اور
اسے تم اپنی کامیابی قرار دے سکتے ہو۔ ویسے میں نے بعد میں اس
فیکٹری کا راؤنڈ لگایا تھا۔ وہ مکمل طور پر محفوظ ہے اور یہ بھی بتا دوں
کہ اب وہاں کاسٹریا نے باقاعدہ فوج کا پہرہ لگا دیا ہے اور وہاں کا پورا
علاقہ خالی کروا کر وہاں فوج کی بڑی چھاؤنی بنائے جانے کی منظوری
دے دی گئی ہے اس لئے اب وہاں کا رخ کیا تو پھر تم کسی صورت
بھی زندہ واپس نہ جا سکو گے۔ اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اوور"۔
گیری نے کہا۔
"تمہارے پاس یقیناً ایسے ذرائع ہوں گے کہ تم اب وہاں سے
معلوم کر سکو کہ کیا وہ اپنی فیکٹری قائم دائم ہے یا نہیں۔ میں ایک
گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"کیا مطلب۔ کیا وہ فیکٹری تباہ ہو چکی ہے"...... جولیا نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔
"ابھی تباہ تو نہیں ہوئی لیکن اب میں ناکام تو پاکیشیا واپس نہیں
جا سکتا ورنہ چیف سے پہلے تنویر مجھے مار ڈالتا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی
جیب سے ایک چھوٹا سا ڈی چارجر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔
ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تو عمران نے دوسرا بٹن پریس
کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جل
کر بجھ گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈی چارجر
سامنے میز پر رکھ دیا۔
"اب تم چیف کو کامیابی کی خبر دے سکتی ہو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب۔ یہ تم نے وہاں کیا ڈبل بم لگائے ہوئے تھے"۔ جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے
عمران کو دیکھ رہے تھے۔
"ہاں۔ یہ کیمیکلز فیکٹری تھی اور نہ صرف اس فیکٹری میں
استعمال ہونے والی مشینری میں انتہائی زہریلی گیس بھری ہوئی تھی
بلکہ وہاں سٹور میں فاسفیٹ کیمیکل سے بھرے ہوئے دو کنٹینر بھی
موجود تھے اور فاسفیٹ کیمیکل کے یہ دونوں کنٹینر لامحالہ بم سے
پھٹ جاتے اور یہ خوفناک کیمیکل گیس میں تبدیل ہو کر فضا میں
شامل ہو جاتا تو کئی میل کے اندر کوئی جاندار زندہ نہ بچ سکتا تھا اور

پھر گیری بھی وہاں موجود تھا اور خطرہ تھا کہ وہ تلاشی لے کر بم کو ضائع بھی کر سکتا تھا اور ہم فوری طور پر اس بم کو فائر بھی نہ کر سکتے تھے اس لئے میں نے ایک بم تو اس مشین کے عقب میں رکھ دیا اور دوسرا جو کہ لانگ رینج ڈی چارجر کی مدد سے ڈی چارج ہو سکتا تھا اسے میں نے کیمیکل سٹور میں ایسی جگہ رکھ دیا تھا جہاں سے کسی صورت بھی اسے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس طرح دو صورتیں ہو سکتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ جب میں پہلا بم فائر کرتا تو وہ فیکٹری کے اندر پھٹتا اور فیکٹری بھی تباہ ہو جاتی اور دونوں کیمیکلز کنٹینرز بھی تباہ ہو جاتے اس طرح کئی میلوں تک وہاں کوئی جاندار زندہ نہ رہتا اور ہمارا مشن بھی مکمل ہو جاتا لیکن اگر ایسا نہ ہوتا تو انسانی نفسیات کے مطابق ایک بم ٹریس ہو جانے کے بعد انسان مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس طرح لانگ بار رینج بم وہیں رہ جاتا اور اس کی طرف کسی کا دھیان ہی نہ جاتا اور ایسے ہی ہوا۔ پہلا بم فائر ضرور ہوا لیکن فیکٹری سے باہر اور چونکہ وہ فائر ہوا تھا اس لئے گیری مطمئن ہو گیا کہ اس نے فیکٹری کو بچا لیا ہے۔ میں نے باتھ روم میں لانگ رینج ڈی چارجر کو چیک کر لیا تھا۔ اس کا زرد بلب جل اٹھا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ پہلا بم فیکٹری کے اندر فائر نہیں ہوا۔ یہ دوسری بات ہے کہ دوسرا بم اب بھی فیکٹری کے اندر موجود تھا اس لئے میں نے ٹارک کے چیف کو کال کیا۔ اب قسمت کی بات ہے کہ گیری بھی وہاں موجود تھا اس طرح اسے مجھ پر طنز کرنے کا موقع مل گیا لیکن اب جب

وہ وہاں سے معلوم کرائیں گے تو انہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ نہ صرف فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے بلکہ کئی میل تک وہاں موجود تمام لوگ بھی ختم ہو چکے ہوں گے جس میں وہ فوجی بھی شامل ہوں گے جو اب وہاں پہرہ دے رہے ہیں اس لئے کاسٹریا کو ایسا سبق ہمیشہ کے لئے مل جائے گا کہ پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کرنا کتنا مہنگا پڑتا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان کے چہروں پر اب چمک ابھر آئی تھی۔

ٹاراک چیف اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ گیری بھی بیٹھا ہوا تھا۔

"تم نے کمال کر دیا گیری کہ اس بم کو اٹھا کر لیبارٹری سے باہر لے آئے ورنہ تو یہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جاتی"...... چیف نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"عمران انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے چیف۔ اسے معلوم تھا کہ اگر کیمیکل لیبارٹری کی مشینری کو فوری طور پر تباہ کر دیا گیا تو نہ صرف لیبارٹری بلکہ ارد گرد کے ایریئے میں بھی زہریلی کیمیکل گیس پھیل جائے گی۔ اس طرح وہ اور اس کے ساتھی بھی یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ اس وجہ سے اس نے لیبارٹری کی کسی مشین کو چھیڑا تک نہیں بلکہ لانگ رینج وائرلیس بم وہاں چھپا کر وہ سب نکل گئے اور ہم یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ وہ لیبارٹری میں

گئے بھی ہیں لیکن انہوں نے وہ کام نہیں کیا جس کے لئے انہوں نے اتنی طویل جدوجہد کی لیکن میں عمران کے ذہن کو سمجھتا ہوں اس لئے میں دیکھتے ہی ساری بات سمجھ گیا۔ چنانچہ میں نے بم کی تلاش شروع کر دی اور پھر میں نے وہ بم ٹریس کر لیا حالانکہ جہاں یہ بم چھپایا گیا تھا وہاں کسی کا خیال تک نہ جا سکتا تھا لیکن میں نے وہ بم ٹریس بھی کر لیا اور اسے وہاں سے نکال کر باہر بھی لے آیا لیکن عمران نے اسے ڈی چارج کر دیا تھا اس لئے جیسے ہی بم میرے ہاتھ میں گرم ہوا میں سمجھ گیا کہ وہ ڈی چارج کیا جا رہا ہے اس لئے میں نے بم وہیں رکھا اور خود الٹی طرف چھلانگ لگا دی۔ میرے پیچھے آنے والے ٹونی اور اس کے آدمی پوزیشن نہ سمجھ سکے۔ چنانچہ بم پھٹ گیا اور وہ اس کی زد میں آ گئے۔ اب عمران مطمئن ہو گا کہ اس نے لیبارٹری تباہ کر دی ہے اور اس طرح اب اس نے واپس آنے کا سوچنا بھی نہیں"...... گیری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ تم عمران کے بارے میں درست کہتے رہے ہو لیکن اس کے باوجود وہ اتنا بھی عقلمند نہیں ہے کہ تمہارا مقابلہ کر سکے۔ تم نے اسے ایسی شکست دی ہے کہ وہ شاید اسے زندگی بھر نہ بھول سکے"...... چیف نے کہا۔

"آپ کا شکریہ چیف۔ لیکن اس کے باوجود جناب نے میری بات نہیں مانی کہ اس لیبارٹری کا تفصیلی سروے ہونا چاہئے۔ کہیں اس عمران نے کوئی اور بم نہ رکھ دیا ہو لیکن اب چونکہ کافی عرصہ گزر چکا

ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ میں غلطی پر تھا۔ میں نے واقعی عمران
کو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ذہین سمجھ لیا"...... گیری نے کہا تو چیف
بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک
میز کے کنارے پر رکھے ہوئے خصوصی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز
سنائی دینے لگی تو چیف اور گیری دونوں چونک پڑے۔

"یہ کس کی کال ہو سکتی ہے"...... چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ
چیف آف ناراک۔ اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی مخصوص
چہکتی ہوئی شگفتہ سی آواز سنائی دی تو چیف کے ساتھ ساتھ گیری بھی
اچھل پڑا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ چیف آف ناراک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چیف نے
باوقار سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف صاحب۔ آپ کا ٹاپ ایجنٹ گیری ہلاک ہو چکا ہے یا
زندہ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس نے تمہیں واضح شکست بھی دی
ہے۔ وہ فیکٹری جسے تم نے اپنے طور پر تباہ کر دیا تھا اب بھی صحیح
سلامت موجود ہے۔ اوور"...... چیف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا
تو گیری کے چہرے پر مسرت اور افتخار کے تاثرات ابھر آئے۔

"اچھا۔ لیکن بم تو فائر ہوا تھا۔ پھر کیسے بچ گئی این فیکٹری۔

اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گیری اتفاق سے میرے پاس موجود ہے۔ وہی تمہیں تفصیل
بتائے گا۔ اوور"...... چیف نے کہا اور پھر عمران اور گیری کے
درمیان براہ راست گفتگو شروع ہو گئی۔ گیری نے بڑے فاخرانہ لہجے
میں عمران کو اس کی اس خوش فہمی پر طنز کیا کہ وہ صرف اپنے آپ کو
ہی عقلمند سمجھتا ہے۔

"تمہارے پاس یقیناً ایسے ذرائع ہوں گے کہ تم اب وہاں سے
معلوم کر سکو کہ کیا وہ این فیکٹری قائم دائم ہے یا نہیں۔ میں ایک
گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔

"چیف۔ آپ وہاں سے معلوم کرائیں"...... گیری نے قدرے
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسے لوگ جب شکست کھاتے ہیں تو اس طرح
کی احمقانہ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہاں فوج کا پہرہ ہے اور ہم
تم پہلے ہی باہر بلاسٹ کر چکے ہو۔ عمران اب اس علاقے میں داخل
ہی نہیں ہو سکتا۔ بس اس نے شرمندگی سے بچنے کے لئے ایسی بات
کی ہے اور کیا ہو گا"...... چیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف۔ آپ ضرور معلوم کرائیں۔ عمران بغیر کسی وجہ
کے ایسی بات نہیں کر سکتا"...... گیری نے بے چین سے لہجے میں

کہا تو چیف کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"آخر ہوا کیا ہے کہ تم عمران سے اس قدر مرعوب رہتے ہو۔ نانسنس۔ کتنی بار میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ اب تمہاری یہ مرعوبیت مجھ سے برداشت نہیں ہو گی۔ وہ شکست کھا چکا ہے اور یہ شکست بھی تم نے اسے دی ہے۔ اس کے باوجود تم احمقوں کی طرح اس سے مرعوب ہو رہے ہو"...... چیف نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے کئی بار آپ کو بتایا ہے کہ میں اس سے مرعوب نہیں ہوں۔ میرے ساتھ پرابلم صرف یہی ہے کہ میں اسے زیادہ بہتر انداز میں جاننے لگ گیا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ اس بار مجھ سے شکست کھا گیا ہے لیکن اس نے یہ آخری بات جو کی ہے اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے"...... گیری نے کہا۔

"سوری گیری۔ اب میں مزید باتیں برداشت نہیں کر سکتا۔ بہتر ہے تم چلے جاؤ ورنہ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے خلاف کوئی سخت ترین قدم اٹھاؤں"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... گیری نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ گیری چیف کو سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں چیف۔ ابھی ابھی راشیم سے انتہائی ہولناک اطلاع ملی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف بے

اختیار اچھل پڑا۔

"گیری واپس آؤ"...... چیف نے فون پیس پر ہاتھ رکھ کر گیری سے کہا تو گیری چونک کر مڑ گیا۔

"باس۔ یہ اطلاع کاسکا سے روجر نے دی ہے۔ وہ لائن پر موجود ہے۔ آپ اس سے براہ راست بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ انتھونی جو اس ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا، کا لہجہ اور انداز ایسا تھا کہ چیف کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔ اس نے فون پیس کے نیچے موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی سر کے اشارے سے اس نے گیری کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا تو گیری کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ باس نے اسے کیوں واپس بلا کر اس طرح بیٹھنے کا کہا ہے۔

"روجر بول رہا ہوں باس۔ کاسکا سے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ دی ہے راشیم کے بارے میں۔ کیا ہوا ہے وہاں"...... چیف نے کہا تو گیری بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"چیف۔ یہاں قیامت برپا ہو گئی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے این لیبارٹری میں قیامت خیز دھماکے ہوئے ہیں اور پوری لیبارٹری مکمل

طور پر تباہ ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی انتہائی زہریلے کیمیکل کی خوفناک گیس بھی پورے ایریئے میں پھیلتی چلی گئی جس کے نتیجے میں وہاں ہزاروں افراد دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہو گئے۔ پورے راشیم قصبے میں موجود کوئی آدمی نہیں بچا۔ کاسڑیا فوج کا دستہ بھی وہاں تھا وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ یہاں تو ہر طرف قیامت ہی قیامت برپا ہے"۔ روجر نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا تو چیف کی آنکھیں خوف سے پھٹتی چلی گئیں جبکہ گیری کے لاؤڈر پر یہ رپورٹ سن کر بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے تھے۔

"تم۔ تم کاسکا میں ہو۔ پھر کیسے تمہیں یہ رپورٹ مل گئی"۔ چیف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی ڈوبتا ہوا تنکے کا سہارا لینے کی کوشش کر رہا ہو۔

"چیف۔ سکیورٹی کا ایک ہیلی کاپٹر لیبارٹری والے علاقے پر سکیورٹی پرواز کر رہا تھا کہ نیچے دھماکے ہوئے اور پھر نیلے رنگ کی گیس کے بادل اٹھے اور اس پورے علاقے پر تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے نیچے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا کوئی رابطہ نہ ہو سکا تو اس نے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے اسے مزید بلندی پر جانے کی ہدایت کی کیونکہ نیلے رنگ کی گیس بہرحال خطرناک ہو سکتی تھی اور جب گیس کے بادل بکھر گئے اور نیچے فضا صاف ہو گئی تو سکیورٹی ہیلی کاپٹر میں موجود دو افراد نے گیس ماسک پہنے اور پھر پائلٹ نے انہیں نیچے اتار دیا۔ انہوں نے وہاں گھوم پھر کر

جو کچھ دیکھا اس کی رپورٹ مجھے ملی تو میں نے انتھونی کو رپورٹ دی اور اب آپ کو دے رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر پہلے یہ دھماکے ہوئے ہیں"...... چیف نے پوچھا۔

"جناب۔ پندرہ منٹ پہلے کی بات ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے بغیر کچھ کہے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ عمران تو وہاں موجود ہی نہیں تھا۔ پھر یہ کیسے ہو گیا"۔ چیف نے روہانسے سے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہوں چیف۔ میں بات کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔ میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ لیبارٹری کا تفصیلی سروے کرائیں لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی۔ عمران نے یقیناً وہاں ڈبل بم لگائے ہوں گے۔ ایک شارٹ رینج وائرلیس ڈی چارجر والا اور دوسرا لانگ رینج وائرلیس ڈی چارجر بم اور جس طرح گیس کے بادل اٹھے ہیں اس کا مطلب ہے کہ عمران نے دوسرا بم اس مخصوص کیمیکل کے بڑے کنٹینر کے پیچھے چھپایا ہو گا جو اس نے اب ڈی چارج کر دیا"...... گیری نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شکست ہمیں ہوئی ہے اسے نہیں"۔ چیف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ گیری کوئی جواب دیتا ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور چیف نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس کا چہرہ مایوسی سے لٹکا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی اس قدر فاصلے سے وہ بم فائر ہو گیا ہو گا"...... صفدر نے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تم نے خود پہلے زرد بلب اور پھر سرخ بلب جلتے دیکھا ہے پھر تمہارے اس سوال کرنے کی وجہ"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہاں قریب ہی کوئی دوسرا ایسا بم ڈی چارج ہو گیا ہو۔ اکثر ایسا بھی تو ہو جاتا ہے۔ جیسے ٹرانسمیٹر کی فریکونسیاں آپس میں مل جاتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ بہرحال ابھی تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب کے چمکتے ہوئے چہرے یکلخت بجھ سے گئے۔

"تو پھر کرو وہاں کال۔ بیٹھے سوچ کیا رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے انہیں ایک گھنٹے کا وقت دے رکھا ہے اور ابھی ایک گھنٹہ تو نہیں ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر وہ تمہارے والا بم فائر نہ ہوا تو پھر کیا ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پھر صفدر کو بھیجیں گے کہ پہلے وہ جا کر اس ناہنجار بم کو ٹریس کرے جو راستے میں خواہ مخواہ کود پڑا"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"اگر مجھے ذرا برابر بھی شک ہوتا کہ تم غلط بات کر سکتے ہو تو میں اتنا اہم ترین کام تمہارے ذمے ہی کیوں لگاتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سا کام۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سب ساتھی بھی حیرت بھری نظروں سے عمران اور صفدر کو دیکھ رہے تھے۔

"ارے کمال ہے۔ خطبہ نکاح یاد کرنا اہم کام نہیں ہے اور جہاں تک غلط بات کرنے کا مسئلہ ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم غلط بات کرنے والے ہوتے اور میں تمہارے ذمے یہ اہم کام لگا دیتا کہ تم غلطی سے خطبہ نکاح کی بجائے وہ الفاظ دوہرانا شروع کر دیتے جس

سے نکاح ہی ختم ہو جاتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"فضول بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مشن کی بات کرو۔ صفدر نے بات کر کے معاملے کو سیریس کر دیا ہے۔ تم وہاں کال کرو اور معلوم کرو کہ کیا ہوا ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ابھی ایک گھنٹہ تو نہیں گزرا"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو گھنٹے پر۔ وہ سرکاری ایجنسی کا چیف ہے اسے لازماً اب تک اطلاع مل چکی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"بشرطیکہ کوئی اطلاع ہوئی تو"...... اس بار خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اب تمہیں بھی بات کرنے کا سلیقہ آتا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کال کرو"...... جولیا نے پہلے کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں آخر اتنی جلدی کیوں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے چیف کو کامیابی کی رپورٹ دینی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو دے دو۔ میں نے تو خود تمہیں کہا ہے کہ کامیابی کی رپورٹ دے دو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن صفدر کی بات سن کر میرے ذہن میں شک پیدا ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر تمہارے ذہن میں اتنی جلدی شک پڑ جاتا ہے تو پھر تو معاملہ بے حد گھمبیر ہے۔ شادی کے بعد تو ویسے ہی شک کی پیداوار بڑھ جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کال کرتے ہو یا نہیں"...... یکلخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ابھی سے آنکھیں دکھانا شروع نہ کرو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔ چونکہ اس پر پہلے سے فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے دوبارہ اسے ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک ڈھیلی اور مایوسی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تو جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے چہرے یکلخت چمک اٹھے۔ وہ چیف کی آواز سن کر ہی سمجھ گئے تھے کہ صفدر کا خدشہ غلط ہے۔ واقعی لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے۔

"چیف صاحب۔ آپ کو یقیناً اب تک این لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ مل چکی ہو گی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم نے راشیم قصبے میں قتل عام کیا ہے۔ تم کاسٹریا کے قومی مجرم ہو۔ وہاں کاسٹریا کے فوجیوں سمیت سینکڑوں ہزاروں افراد کیمیائی گیس سے ہلاک ہوئے ہیں۔ تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا۔ انتہائی عبرتناک۔ اوور"...... یکلخت چیف نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس یقیناً گیری موجود ہو گا۔ یہ ساری کارستانی اس کی ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں صرف اپنے آپ کو ہی عقلمند سمجھتا ہوں اور اس نے مجھے باقاعدہ اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ عقل صرف میرے حصے میں نہیں آئی تو اب آپ پوچھیں اس گیری سے کہ جو عقل اس کے حصے میں آئی ہے اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ اوور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ گیری نے کیا کیا ہے۔ اوور"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لئے ایک بم لیبارٹری میں چھپایا تھا کہ اس بم کے فائر ہونے سے لیبارٹری کی مشینری تباہ ہو گی اور اس مشینری کے اندر جو گیس موجود ہوتی ہے صرف وہی اس لیبارٹری میں پھیلے گی اس طرح لامحالہ کم افراد ہلاک ہوتے لیکن گیری صاحب نے اپنی طرف سے کارنامہ سرانجام دیا اور اس بم کو اٹھا کر لیبارٹری سے باہر لے آئے جس کے نتیجے میں مجبوراً مجھے وہ بم فائر کرنا پڑا جو کیمیکل کنٹینروں میں چھپایا گیا تھا کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت

باقی نہ رہی تھی۔ اس کے نتیجے میں کنٹینرز میں موجود تمام کیمیکل گیس میں تبدیل ہو گیا کیونکہ بم نے اپنی بے پناہ حدت کی وجہ سے کیمیکل کو گیس میں تبدیل کر دیا تھا اس نے لامحالہ لیبارٹری کی مشینری کو بھی تباہ کر دیا۔ اس طرح لیبارٹری کی مشینری تو تباہ ہو گئی لیکن ساتھ ہی پورا راشیم قصبہ بھی تباہ ہو گیا ورنہ اگر پہلا بم فائر ہوتا تو صرف لیبارٹری کی مشینری تباہ ہوتی۔ اوور"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم واقعی شیطانی عقل کے مالک ہو۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ گیری کیوں تم سے اس قدر مرعوب رہتا ہے۔ بہرحال تم اب تیار رہنا۔ میں راشیم قصبے میں ہونے والے اس قتل عام کا تم سے انتقام ضرور لوں گا۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"بے شک لیتے رہنا۔ میں اپنی ذات کے خلاف انتقام لینے والوں کو معاف کر دیا کرتا ہوں۔ بے شک گیری سے پوچھ لو۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری ذات کی بات نہیں کر رہا۔ میں تمہارے ملک پاکیشیا کی بات کر رہا ہوں۔ اب چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے پاکیشیا کو اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔ اوور"...... چیف نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت شعلے سے ناچنے لگے۔

"چیف صاحب۔ یہ بات سن لیں کہ آپ نے پاکیشیا کے خلاف غلط زبان استعمال کر کے اپنے تابوت میں آخری کیل خود ہی ٹھونک

لی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ آپ اب اس قابل بھی نہیں کہ ناراک کے چیف رہ سکیں۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔اس کے چہرے پر اس قدر پتھریلی سنجیدگی تھی کہ جولیا سمیت سب ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔عمران نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار ایک مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری سر کریگ کے آفس کا نمبر دیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"سر کریگ سے کہیں کہ پاکیشیا کا علی عمران ان سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔اگر انہوں نے بات نہ کی تو کاسٹریا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"ہو۔ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔چیف سیکرٹری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں چیف سیکرٹری صاحب۔آپ کو یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی کہ ہم نے این لیبارٹری جسے اسرائیل خفیہ طور پر آپ کے ملک میں آپ کی رضامندی سے کیمیکلز ہتھیار تیار کرنے کے لئے بنا رہا تھا، کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے اور وہاں راشیم قصبے میں کاسٹریا فوج کا دستہ اور راشیم میں موجود ہر آدمی اس گیس کی وجہ سے ہلاک ہو چکا ہے۔ایک لحاظ سے وہاں قتل عام ہوا ہے لیکن یہ قتل عام میں نے نہیں کیا۔اس کی وجہ آپ کی ایجنسی ناراک بنی ہے۔میں نے وہاں ایک کم پاور کا بم لگایا تھا تاکہ صرف لیبارٹری کی مشینری تباہ ہو۔مجھے مزید تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔آپ ناراک کے چیف سے مزید تفصیل معلوم کر سکتے ہیں لیکن جس بات کے لئے میں نے آپ کو براہ راست فون کیا ہے وہ یہ ہے کہ ناراک کے چیف نے مجھے دھمکی دی ہے کہ وہ میرے ملک پاکیشیا کے خلاف انتقامی کارروائی کرے گا اور آپ کو بھی معلوم ہو گا اور آپ کے دوست اسرائیل کو بھی کہ میں اپنی ذات کے خلاف کسی بھی کارروائی کا انتقام نہیں لیا کرتا لیکن پاکیشیا کے خلاف اٹھنے والی ہر ٹیڑھی نظر پر وہ آنکھ ہی نکال لیا کرتا ہوں اور ایسا کرنے والے کو زمین بھی جگہ نہیں دیا کرتی۔اس لئے اب اگر ناراک کے چیف نے میری ذات سے کوئی انتقام لینے کی کوشش کی تو مجھے اس کی

پرواہ نہیں لیکن اگر اس نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی یا آپ نے کی تو پھر اس کا نتیجہ بھی آپ کے ملک کو بھگتنا پڑے گا۔ اب تو صرف یہ لیبارٹری تباہ ہوئی ہے پھر آپ کی قومی دفاعی لیبارٹری، ڈیم، آپ کے ایٹمی مراکز اور آپ کی تمام اہم تنصیبات تنکوں کی طرح بکھیر دی جائیں گی"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح دھمکیاں دے رہا تھا جیسے اس کے مقابل کاسٹریا جیسے ملک کے چیف سیکرٹری کی بجائے کوئی انتہائی کمزور آدمی بیٹھا ہوا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا این لیبارٹری واقعی تباہ ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ اور جو کچھ میں نے کہا وہ بھی وقوع پذیر ہو جائے گا اور یہ بھی میں بتا دوں کہ اسرائیل نے آپ کو دانستہ استعمال کیا ہے ورنہ وہ لیبارٹری اپنے ملک میں بھی بنا سکتا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ وہاں صرف یہ لیبارٹری تباہ نہ ہوتی اور بھی بہت کچھ تباہ ہو جاتا اور اب یہی بات میں آپ سے بھی کہہ رہا ہوں کہ اب اگر آپ کے ملک نے یا ٹاراک کے چیف نے پاکیشیا کے خلاف کوئی معمولی سی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر کاسٹریا میں بھی بہت کچھ تباہ ہو جائے گا"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ۔ پلیز آپ ایسا نہ کریں۔ پلیز۔ یہ واقعی ہماری حماقت تھی

کہ ہم نے لالچ میں آ کر اسرائیل کو یہاں لیبارٹری بنانے کی اجازت دے دی۔ ہماری پاکیشیا سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن ٹاراک کا چیف مجھے معلوم ہے باز نہیں آئے گا اور نتیجہ بہرحال پورے ملک کو بھگتنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اسے فوری طور پر ایجنسی سے علیحدہ کر کے گیری کو چیف بنا دیں۔ وہ عقلمند آدمی ہے اس طرح کاسٹریا بہت بڑے نقصان سے دوچار ہونے سے بچ جائے گا"...... عمران نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی فون پر ہی آرڈر دے دیتا ہوں۔ پلیز آپ کاسٹریا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ پاکیشیا کے خلاف کارروائی کی دھمکی دے رہا تھا"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ چیف سیکرٹری تو آپ کے سامنے بالکل ہی بھیڑ بن گیا تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسرائیلی حکام نے اسے بتا دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کچھ کر سکتی ہے اس لئے وہ میرے سامنے نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے بھیڑ بنا ہے ورنہ میری کیا حیثیت ہے۔ نہ تین میں نہ تیرہ میں"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا

غصہ اب ختم ہو گیا تھا۔

" یہ بات تو آپ صرف محاورے کے طور پر کر دیتے ہیں عمران صاحب۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اصل نمائندگی آپ ہی کرتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ارے ۔ مجھ سے کون ڈرتا ہے۔ میں آج تک تنویر کو بھیڑ نہیں بنا سکا تو دوسروں کو کیا بنا سکتا ہوں"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی خوفناک ایڈونچر

پلاٹینیم جوبلی نمبر

کاروان دہشت

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے خوفناک منصوبے۔
- کافرستان اور روسیاہ۔ پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دو خوفناک منصوبوں پر بیک وقت عمل شروع کر دیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران پر مشتمل وطن کی سلامتی پر جان دینے والا کاروان آگے بڑھتا ہے۔

کاروان دہشت جو دنیا کی دو خوفناک طاقتوں سے دیوانہ وار ٹکرا گیا۔

مہاویر چکر کافرستان کی خوفناک تنظیم۔ جس نے پاکیشیا کے کروڑوں عوام کے خاتمے کے لئے انتہائی خوفناک منصوبہ بنایا مگر کاروان دہشت مجسم موت بن کر مہاویر چکر سے ٹکرا گیا اور پھر گزرنے والا ہر لمحہ موت کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔

کے۔ جی۔ بی روسیاہ کی انتہائی طاقتور اور خطرناک تنظیم۔ جو پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی مگر کاروان دہشت کو روکنا ان کے بس سے باہر تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار کے۔ جی۔ بی۔ سے ٹکرا گئے۔ کے۔ جی۔ بی۔ جیسی دہشت ناک تنظیم کو آخر کار اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔

- کافرستان کی خوفناک تنظیم مہاویر چکر اور روسیاہ کی طاقتور تنظیم کے۔ جی۔ بی سرزمین پاکیشیا کے ایک ایک فرد کو ہلاک کرنے اور ایک ایک انچ ٹکڑے کو ہمیشہ کے لئے اور مکمل طور پر تباہ کرنے کے منصوبے لئے میدان میں کود پڑیں۔

خوفناک اور دہشت انگیز منصوبے مگر کاروان دہشت ایک ایسا کاروان جس کا ہر ممبر مجسم موت کا روپ دھار چکا تھا۔ کاروان دہشت سے مقابلے پر آ کر دونوں تنظیمیں موت کی دلدل میں اترتی چلی گئیں۔ ایسی موت جو پوری دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئی۔

- برستی گولیوں' بموں کے خوفناک دھماکوں' فضا میں اڑتے ہوئے انسانی اعضا اور فواروں کی طرح ابلتے ہوئے انسانی خون کے دھاروں میں کاروان دہشت آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

کاروان دہشت

ایک ایسا ناول جسے صفحہ قرطاس پر ابھارتے ہوئے قلم بھی دہشت سے لڑکھڑاتا رہا

ان سب کے خوبصورت امتزاج کا نام ہے

کاروان دہشت

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زیرو لاسٹری

سپیشل نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

زیرو لاسٹری ایک پراسرار لیبارٹری جس میں پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک ہتھیار فوناک ماسٹر تیار کیا جا رہا تھا۔

زیرو لاسٹری جسے تلاش کرنے کی غرض سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا میں مختلف تنظیموں سے ٹکراتا پھرا۔ لیکن آخر کار اسے ناکامی ہوئی۔ کیوں ؟

زیرو لاسٹری بین الاقوامی مجرم تنظیم "گن گرین" کے تحت قائم کی گئی تھی اور گن گرین کا سربراہ شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا۔ ایک حیرت انگیز کردار۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ماڈرن وچ ڈاکٹر جس کی قوتوں سے عمران بھی واقف نہ تھا۔ پھر —— ؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن ایک ایسا کردار جس نے اپنی ساحرانہ قوتوں سے عمران کی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو یکسر سلب کر لیا۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کے مقابلے میں آکر عمران، جوزف اور جوانا تینوں حقیر کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ گئے۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن ایک ایسا کردار جس نے زیرو لاسٹری کے گرد اپنی شیطانی قوتوں کا ناقابل تسخیر جال پھیلا رکھا تھا۔

موٹیری ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی مادام ڈنشا جسے موٹیری یعنی غضبناک شیرنی کہا جاتا تھا۔

موٹیری جس نے عمران، جوانا اور ٹائیگر کی نظروں کے سامنے جوزف جیسے شہ زور کی گردن اپنے خوفناک دانتوں سے بھنبھوڑ کر رکھ دی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

زیرو لاسٹری جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل بے بسی کے بعد ٹائیگر نے بے مثال اور جان لیوا جدوجہد کی۔ کیا ٹائیگر کامیاب ہو گیا۔ یا ؟

زیرو لاسٹری کیا عمران اور اس کے ساتھی اس پراسرار لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے۔ یا ؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کی شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے عمران کو بالآخر نورانی قوتوں کا سہارا لینا پڑا۔ کیا عمران نورانی قوتوں کی مدد سے ڈاکٹر فرینکسٹائن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکا —— یا —— ؟

جوزف افریقہ کا شہزادہ جس نے عمران کی جان بچانے کے لئے اپنے آپ کو شیطانی قوتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ کیا جوزف ہمیشہ کے لئے عمران سے بچھڑ گیا۔ یا ؟
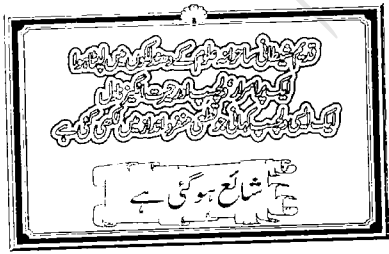
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

مکمل ناول

پارٹن

Partan

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پارٹن بحیرہ روم کا ایک جزیرہ جہاں پاکیشیا کے خلاف انتہائی خوفناک سازش تیار کی جارہی تھی۔

پارٹن ایک ایسا جزیرہ جہاں سازش تو اسرائیلی تھی لیکن اس کی حفاظت ایکریمین ایجنٹ کر رہے تھے۔

پارٹن جس کی حفاظت کے لئے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے دو ٹاپ ایجنٹ موجود تھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

سواکن بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں اس وقت کو فضا میں ہی ہلاک کر دیا جب ان کا ہیلی کاپٹر ان سمیت شعلوں میں تبدیل ہو کر سمندر میں جا گرا۔

کیلی بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جو پارٹن جزیرے پر موجود تھا اور جس نے پارٹن جزیرے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا پہنچنا ہی ناممکن کر دیا تھا۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پارٹن جزیرے تک پہنچنے کی ترکیبیں سوچتے رہے اور اسرائیلی سازش مکمل بھی ہوگئی۔ ایسی سازش جس کے بعد پاکیشیا اسرائیل اور کافرستان کے لئے تر نوالہ ثابت ہوتا۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سازش تک پہنچ بھی گئے لیکن وہ آگے بڑھنے اور پاکیشیا کے خلاف اس خوفناک سازش کو روکنے سے قاصر تھے کیوں ——؟

کیا پارٹن جزیرے پر ہونے والی پاکیشیا کے خلاف اسرائیلی سازش کامیاب ہوگئی یا ——؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

میکارٹو سینڈیکیٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کاشاس

ایکریمیا کی ایک ریاست جہاں میکارٹو سینڈیکیٹ ظلم' سفاکی اور بربریت میں اپنی مثال آپ تھا۔

میکارٹو سینڈیکیٹ

جو انسانوں کو بے دریغ ہلاک کرنے' املاک کو تباہ کرنے اور معصوم اور بے گناہ افراد' عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دینے میں معمولی سی جھجک بھی نہ رکھتا تھا۔

میکارٹو سینڈیکیٹ

جس نے ایک پاکیشیائی خاتون کے ساتھ بربریت اور سفاکی کی انتہا کر دی اور معاملہ ایکسٹو تک پہنچ گیا۔ پھر؟

میکارٹو سینڈیکیٹ

جس کے مقابل عمران بھی اس قدر جذباتی ہوگیا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کے مقابل غیرت سینڈیکیٹ کا نام دے دیا۔ پھر؟

جیری میکارٹو

سینڈیکیٹ کا سپر ماسٹر جو اپنی طاقت' پھرتی اور مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت کی وجہ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ کیا واقعی وہ ایسا تھا؟

کنگ برادرز

جیری میکارٹو کے باڈی گارڈ جو جوانا اور جوزف سے بھی پھرتی اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے۔ کیا واقعی؟

⋘ وہ لمحہ جب جوزف اور کنگ برادرز کے درمیان انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ہوئی اور جوزف کو فرش چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

حیرت انگیز اور دلچسپ انجام

⋘ وہ لمحہ جب جیری میکارٹو اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کی ایسی خوفناک فائٹ ہوئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک' جان لیوا اور خونریز جسمانی فائٹ۔ انجام کیا ہوا؟

⋘ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل مشن کیا تھا؟ کیا وہ اپنے مشن کی طرف توجہ بھی کر سکے۔ یا؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان